BREAST OF DISEASES

امراض پستان

باتصویر

بریسٹ ٹریٹمنٹ

- چھوٹے پستان کا علاج
- بڑے پستانوں کا علاج
- کچھ عورتوں کے پستان نہیں ہوتے اُن کا علاج
- امراض پستان کا ڈاکٹری اور ہربل علاج
- کینسر پستان رسولی کا علاج







عثمان پبلی کیشنز

پستان کے امراض پر لاجواب تحقیقی کتاب
ہومیوپیتھی اور طب یونانی علاج

(بریسٹ ٹریٹمنٹ)

امراضِ پستان

اور

ان کا علاج

معاونت

حکیم عبدالرحمٰن تھانوی

ترتیب

ڈاکٹر جاوید اقبال

عثمان پبلی کیشنز
جلال الدین ہسپتال بلڈنگ،
چوک اُردو بازار، لاہور

﴿فہرست مضامین﴾

پیش لفظ

عورتوں کے خطرناک امراض، امراض پستان پر میں نے کچھ اپنی طرف سے لکھا
ہے کچھ دوستوں کی رائے لکھ رہا ہوں۔ مرض خطرناک ہے میری پوری کوشش ہے کہ میری
اس کتاب میں آپ کو مدد ملے اور ملے گی امراض بیان کر رہا ہوں۔ دوائی اور تشخیص بھی درج
ہے آپ کی رائے کا انتظار رہے گا۔ شکریہ

☆......☆......☆......☆

پستانوں میں دودھ جم جانا

(Freezing of Milk فریزنگ آف ملک)

تعریف: اس مرض میں پستانوں میں دودھ جم جاتا ہے۔

وجوہات: دودھ کی نالیوں میں بلغم جمع ہونا اور سدہ جم جانا، پستانوں کے گوشت کا رگوں پر دباؤ اور دودھ کی رکاوٹ کا باعث بننا، دودھ کا زیادہ دیر تک پستانوں میں رہنا۔

تشخیص

پستانوں کے اندر دودھ جم جانے سے تناؤ ہونا۔ جس سے شدت کا درد ہوتا ہے اور زہریلی کیفیت پیدا کر دیتا ہے جو ورم میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اور مریضہ کو ہلکا ہلکا بخار آتا ہے۔

علاج

شروع میں مریضہ کے پستانوں سے دودھ نکالنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ درد اور تناؤ دور ہو جائے۔ اس مطلب کے لئے بریسٹ پمپ استعمال کریں۔ خراطین صاف کیے ہوئے باریک سفوف کردہ قدرے پانی ملا کر روغن نرگس ملا کر طلا کریں یہ طلا دودھ کی رکاوٹ کو دور کرتا ہے اور اندر کی رسولیوں کو مندمل کرتا ہے۔

غلبۃ النساء

(عورتوں میں شہوت کا بڑھ جانا)

فائدہ: بعض عورتوں کو جماع سے نفرت ہو جاتی ہے اس کا علاج بھی اس کے نیچے کرنا چاہیے یعنی جن اسباب سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ ان کے عمل سے نفرت ہو جاتی ہے۔

اسباب: ظنون اوہام عادت کتب عشق، عشقیہ مجالس جن میں شہوت اور محبت بڑھے اور عطر، خوشبو، منہیات کا استعمال ادویہ مقوی باہ ایسی باتیں کرنا جن سے شہوت بڑھے پھر حق کرنا حکمہ قوبا محرک یا ایسا سبب ہوا اسیر اسعاء کیفیت ریاح کا استعمال۔

علاج:
گردن اور کان کے نیچے جونک لگوانا، گرم پانی سے غسل کرنا مگر سر پر سرد پانی ڈالنا۔ ہمارا تجربہ شدہ شیر مغز کدو، مغز تربوز، مغز خیارین، مغز بادام پلانا، سکنجبین لیموں، آب خطمی، ماء الشعیر، نقوع، بنفشہ، نیلوفر پلانا السی ریشہ خطمی آب عنب الثعلب آب پوست خشخاش غذا نباتاتی خرفہ کدو یخنی مرغ یا بچھڑے کی، ترک منبہات یعنی کافی، شراب، چائے اور گرم مصالحہ۔

ایک عورت کو اس مرض کی شدت ہو گئی تھی میں نے اس کو ٹارٹار امیٹیک بقدر چاول دن میں تین دفعہ دیا تھا۔ اسی لئے آرام ہو گیا۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاشیم 2 رتی، برومائیڈ آف پوٹاشیم 5 رتی کا پلانا بھی مفید ہے۔

رحم کے سکڑنے کا علاج

1- ارگومیرین گولیاں (ارگونوین، ارگوٹریٹ) Ergometrine Tablets
Ergonovine, Ergotrate ایک گولی صبح ایک دوپہر ایک شام یا
Tablets

2- می تھائیل ارگومیٹرین گولیاں (Methbergint Tablets)
Methylergometrine Tablets ایک گولی صبح ایک دوپہر ایک شام یا

3- ارگٹ مکسچر پلائیں۔ نسخہ ایکسٹریٹ ایگٹ لیکوئیڈ 10 منم سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک 20 قطرے ایکوا کلوروفارم ایک اونس تک ایک خوراک صبح ایک دوپہرے ایک شام

پستانوں کا ورم
(انفلامیشن آف میما)
Inflamation of Mima

تعریف: اس مرض میں مریضہ کے پستانوں میں ورم ہو جاتا ہے۔

وجوہات: مریضہ کو شروع میں خارش ہوتی ہے اگر یہ مرض دیر تک قائم رہے تو ورم کی صورت اختیار کر جاتا ہے کبھی ابتدا سن بلوغ میں حدت خون کے سبب یہ مرض ہو جاتا ہے کبھی خرابی جگر
• پستانوں پر چوٹ لگنا بھی اس مرض کا باعث بنتا ہے۔



پستانوں کا بڑا ہونا

چربی دار مادہ زیادہ ہو کر ایسا مرض پیدا کرتا ہے بدن کا فربہ ہو جانا، پستانوں کا زیادہ مسلنا
یا پستان بھاری ہونے کے سبب لٹکے رہنا یا کسی روغن کی مالش اور بعض موروثی ہوتا ہے

تشخیص

مریضہ کو میٹھی میٹھی خارش رہتی ہے کبھی ختم ہو جاتی ہے اور کبھی پھر ہونے لگتی ہے اور سوزش ہو جاتی ہے۔ درد اور تیز بخار ہوتا ہے درد کی شدت کے باعث مریضہ بے چین ہوتی ہے۔

علاج

ابتداء میں بریسٹ پمپ سے دودھ نکال لینا چاہئے۔ متورم شدہ پستان سے دودھ بچوں کو نہیں پلانا چاہئے۔ پستان پر بیلاڈونا گلیسرین لگائیں اور پٹی باندھ دیں یا السی کی پلٹس لگائیں۔ مریضہ کو قبض رفع کرنے کے لئے میگنیشیا نصف اونس پانی میں حل کر کے پلائیں اگر ورم میں پیپ پڑ جائے تو شگاف دے کر پیپ کو خارج کر دینا چاہئے۔

نسخہ: برگ سنبھالو، برگ نیم اکاس بیل ہموزن لے کر پانی میں گرم کر کے پستانوں پر باندھیں۔ یا ان کے پانی کو نیم گرم کر کے پستانوں پر ڈالیں تا کہ پستانوں کی تناوٹ دور ہو جائے۔ علاج بھٹنی کا درد، گزشتہ صفحات پر درج ہے۔

پستانوں کا بڑا ہو جانا...... ہائی بر پٹوری آف دی میمرین

(High Tertromy of the Memaryan)

تعریف: بعض عورتوں کے پستان اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ جسم کی خوبصورتی ضائع ہو جاتی ہے اور دودھ کی پیدائش بھی بہت تھوڑی ہو جاتی ہے۔

وجوہات: چربی دار مادہ زیادہ ہو کر ایسا مرض پیدا کر دیتا ہے۔ بدن کا فربہ ہو جانا۔ پستانوں کا زیادہ مسلنا یا پستان بھاری ہونے کے سبب لٹکے رہنا یا کسی روغن کی مالش اور بعض میں موروثی ہوتا ہے۔

تشخیص

اس مرض میں دودھ کی پیدائش کم ہو جاتی ہے۔ دودھ کی نالیوں پر بوجھ پڑنے سے دودھ کا نکلنا بہت کم ہو جاتا ہے اگر خرابی خون سے ہو تو پستانوں پر سرخی پائی جاتی ہے اگر مادہ بلغم سے ہو اور جسم کا موٹاپا سبب ہو تو بلغم کی کثرت پائی جائے گی۔

علاج: مریضہ کو پستانوں پر ایسا لباس پہننا چاہئے جس سے پستان لٹکے نہ رہیں۔



پستانوں کا چھوٹا ہونا

بعض عورتوں کے پستان بہت چھوٹے رہ جاتے ہیں جو دودھ کی کمی ہونے کے سبب اولاد کی پرورش پوری طرح نہیں کر سکتے۔

پستانوں کا ڈھیلا ہو جانا

(ریلیکشن آف میما Relaction of Mima)

تعریف: اس مرض میں عورت کی پستان ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔
وجوہات: کمی خون بچہ کو عرصہ تک دودھ پلانا حمام کا استعمال کرنا پستانوں کی رگوں کا خون سے خالی ہونا۔
تشخیص: ایسی عورتیں سست مزاج ہوتی ہیں ان کا بدن موٹا اور ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

علاج

جب یہ مرض کسی عورت کو ہو جائے تو فوراً بچہ کا دودھ چھڑا دینا چاہیے اور پستانوں پر ایسا کپڑا چڑھانا چاہیے جس سے پستان نیچے نہ لٹکتے رہیں اور مندرجہ ذیل نسخہ استعمال میں لائیں۔
نسخہ انار کا چھلکا ایک تولہ مازو ایک تولہ اقاقیا 6 ماشہ مائیں ایک تولہ سب ادویہ کو ملا کر خوب باریک کریں اور بوقت ضرورت سرکہ ملا کر پستانوں پر لیپ کریں۔
فائدہ: اس سے پستانوں میں سختی آکر نیچے لٹکنا اور ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے۔
نسخہ: گلنار ایک تولہ چھلکا انار ایک تولہ چھلکا کیکر ایک تولہ چھلکا جامن ایک تولہ تمام ادویہ کو رات بھر پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو روغن زرد میں ملا کر محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت پستانوں پر ملیں۔ اس سے پستان سخت ہو کر اصلی حالت پر آ جائیں گے۔

پستانوں کا چھوٹا ہو جانا۔ اٹروفی آف دی ممیرین گلینڈز

(Atrophy of the Mamregalands)

تعریف: بعض عورتوں کے پستان بہت چھوٹے رہ جاتے ہیں جو دودھ کی کمی ہونے کے سبب اولاد کی پرورش پوری طرح نہیں کر سکتے۔
وجوہات تشخیص: پستانوں کی رگوں میں سدے پڑ جانا جن سے پستانوں کی پرورش کرنے کے لئے خون آتا ہے پستانوں کی قوت جاذبہ کمزور ہو کر قابل نہ رہنا کہ کافی مقدار میں جذب ہو کر

پرورش کر سکتے۔ جسمانی کمزوری اعضائے تولید میں نقص واقع ہو جانا جس سے پستان چھوٹے رہ جاتے ہیں اور کافی دودھ پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتے۔

علاج

اگر قوت جاذبہ کی کمی ہو تو کیچوے خشک ایک تولہ جونک تولہ روغن کنجد سیاہ 4 تولہ کیچوے اور جونک کو باریک پیس کر تیل میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب تمام حل ہو جائیں تو تیل ٹھنڈا کر کے پستانوں پر ملیں۔ فائدہ اس تیل سے پستانوں میں قوت جاذبہ پیدا ہو کر خوب صورت اور دودھ آور بنا دے گی۔ اور پستانوں کا چھوٹا پن دور ہو جائے گا۔ اگر جسمانی کمزوری ہو تو دودھ گھی اور قوت وہ غذا استعمال کریں اگر پیدائشی اعضائے تولید میں نقص ہو تو یہ مرض لاعلاج سمجھا جاتا ہے نیز تپ دق وسل اور ذیابیطس کے ہو جانے سے بھی عورتوں کے پستان چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ ان امراض کے رفع ہونے کے ساتھ ہی اپنی اصلی حالت پر آ جاتے ہیں۔

فصل پستان کا سخت ہو جانا اور ان میں غدد کا ہونا

اور روغن بنفشہ اور بیضہ مرغ کی زردی طلا کریں اور روغن زیت میں موم پگھلا کر نیل کا پتہ ملا کر طلا کریں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس میں قطران ملانے کی حاجت پڑے اور سرکے کا تلچھٹ نگلنا مفید ہے اور برگ مازو کوٹ کر لگانا نافع اور گرہ نرم کرنے کے لئے مرطب چیزوں کا اور چربیوں کا استعمال کرنا مفید ہے اور یہ گرہ بالغ ہونے کے وقت اکثر ہو جاتی ہے۔

پستان پر کوفت پہنچنے کے بیان میں

جان لیں کہ کبھی پستان کا گوشت کٹ جاتا ہے سو اگر امر خفیف ہو دانہ مویز اور مونگ کوٹ کر سرو کے پتے کے پانی میں یا آس کے پانی میں گوندھ لیں اور ضماد کریں اور اگر کوفت کے سبب سے آماس ہو جائے تو جو کچھ آماس کے لئے کہہ دیا ہے احتیاج کے موافق کام میں لائیں اور مونگ اور مویز کے دانہ کا ضماد ابتدا میں مناسب ہے تا کہ عضو کو قوت دے اور مادے کو آنے سے روک دے اور جب ابتدا سے گزر جائے جیسا وقت کے مناسب ہو عمل میں لائیں۔

فصل دبیلہ کے بیان میں

کہ پستان میں پیدا ہو: تخم السی، کنجد، بیخ سوسن، میعہ تر، پنجال کبوتر، نظرون، راتیانج برابر لے کر پیس لیں اور روغن کنجد اور مغز ساق گاؤ میپختہ میں ملا کر ضماد کریں اور باقی تدبیر دبیلہ کی بحث سے دریافت کریں اور اگر شگاف کی حاجت پڑے لوہے کے آلات سے چیر ڈالیں اور زخم کہ اس جگہ پیدا ہو اس کا ویسا ہی علاج کریں جیسا منہ اور زبان کے زخم میں بیان کیا ہے۔ کیونکہ نازک نازک اعضا کے زخم کا علاج یکساں ہے۔

اور جس قدر مناسب ہے اس سے زیادہ نہ ہوں: سفید طین، قیمو نیا ہر ایک دو درم لے کر دونوں کو برگ بنگ کے پانی میں یا اس کے تخم کے جوشاندے میں ملا کر تھوڑا سا روغن مصطگی اس میں ڈال کر ہر مہینے تین دن طلا کریں اور طلا کے وقت کتان کا ٹکڑا مازو کے پانی میں بھگو کر سرد کریں اور پستان پر رکھیں اور تمام کا جانا کم کریں۔

دوسرا طلا: پاکیزہ مٹی جس کو عربی میں طین حر کہتے ہیں بیس درم۔ شوکران دو درم لے کر سرکہ میں ملائیں اور تین دن تک طلا کریں۔

دوسرا نسخہ: طین شاموس، اقاقیا سفیدہ سب برابر لے کر کوٹ لیں اور بنگ کا پانی نچوڑ کر اس میں ملا کر طلا کریں۔

دوسرا نسخہ: پھٹکری پیس کر روغن زیت کے ساتھ سیسے کی کھرل میں پیس لیں جب تھوڑا سا سیسہ اس میں گھس جائے ہمیشہ طلا کریں۔

تنبیہ: بنگ کا جو یہاں ذکر آیا ہے اس سے بیج مراد ہے جس کو ہندی میں اجوائن خراسانی کہتے ہیں اور رنگ خواروں کی بنگ نہیں جس کو قنب بولتے ہیں۔

امراض ثدی (چھاتی کی بیماریاں)

ثدی یعنی پستان میں حسب ذیل امراض عارض ہوتے ہیں۔

(1) قلت (2) کثرت لبن (3) خروج خون (4) تجبن لبن

(5) جمود خون (6) تمد د ثدی (7) ورم (8) درد

(9) صلابت (10) سلع (11) غدود اور ان کا سخت ہونا

(12) دبیلہ (13) خارش (14) شقاق

(15) پستانوں کا بڑا ہو جانا (16) ان کا چھوٹا ہونا۔

قلت لبن (دودھ کی کمی)

دودھ میں زیادتی خون کی مناسب مقدار اور اس کے جید ہونے سے ہوتی ہے۔ علاوہ بریں اس کے لئے پستانوں کے مزاج کا معتدل ہونا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ دودھ کی کمی کا سبب یا خون کی خرابی ہوتی ہے یا اس کی اتنی زیادتی کہ افراط کے باعث اس میں قوت مناسب تصرف نہ کر سکے۔

دودھ کی کمی کے اسباب کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے نبض و قارورہ وغیرہ سے کیفیت چہارگانہ میں سے کسی کیفیت کے غلبہ کی حالت معلوم کریں چنانچہ جس کیفیت کا غلبہ ہو اسی کو دودھ کی کمی کا سبب قرار دیں اور اگر کسی کیفیت یا کسی خلط کی زیادتی محسوس نہ ہو تو غذا کی مقدار اور اس کی کیفیت کے متعلق دریافت کریں چنانچہ اگر غذا کی مقدار کم ہو یا بارد یا یابس غذا کی عادت ہو تو اس کا سبب یہی ہوگا اور اگر غذا معتدل ہو تو جسم سے بکثرت خون خارج ہونے کی بابت دریافت کریں اگر اس کا اتفاق ہوا ہو تو قلت لبن کا باعث یہی ہوگا یا اس کا سبب اعراض نفسانی ہوں گے یا اس کا باعث بچہ پر شفقت کی کمی ہوگی۔

دودھ کی کمی کا علاج یہ ہے کہ اگر اس کا سبب غذا کی کمی ہو تو غذا بڑھائیں بالخصوص چار رطب غذائیں دیں۔ مثلاً دودھ چاول، چوزہ مرغ و حلوان کا گوشت، بیضہ مرغ شکر یا شہد کے ساتھ دودھ، جانوروں کی مغز، تازہ مچھلی، شیر برنج، فالودہ، دودھ اور بادام کی فیرنی، حلوا رنجود، شلجم، بادنجان، گاجریں، حلوہ گزرو حلوا ربیضہ مرغ استعمال کرائیں۔ چار ماشہ تودری سرخ گائے کے پاؤ سیر دودھ کے ساتھ کھلانا اس باب میں مجرب و معمول ہے۔ علاوہ بریں تمام چیزیں دودھ کو بڑھاتی ہیں جو منی کو زیادہ کرتی ہیں، تو دریں تخم خشخاش سفید، پستان، بزویش کھانا اور پستان کو ملنا دودھ زیادہ کرنے کے لئے نہایت موثر ہے اور یہ حریرہ بھی افزائش شیر کیلئے بغایت سود مند ہے۔ دو تولہ نشاستہ آدھ سیر دودھ میں حل کر کے شیرۂ برنج، شیرہ مغز بادام، شیرہ مغز پنبہ دانہ، مغز حسکدانہ سیرہ مغز چلغوزہ ہر ایک ایک تولہ، شیرۂ بادیان، شیرہ دانہ ہیل ہر ایک سات ماشہ، شیرۂ تخم شبت چھ ماشہ، شیرۂ تودری سرخ ایک تولہ، قند سفید ترنجبین بقدر ضرورت سب کو نرم آگ پر جوش دیکر سرد کر کے پلائیں۔ اسی طرح حسب ذیل سفوف بھی اس مقصد کیلئے مفید ہے۔ تخم ریحاں، تخم مرد، تخم بادروج، تودری گلگوں، شقاقل، تخم گزر، تخم انجرہ، مغز تخم مرد، تخم بادردج، تودری



دودھ کی زیادتی

دودھ کی زیادتی بسا اوقات پستان میں تکلیف اور ورم پیدا کر دیتی ہے علاوہ ازیں اس سے خود دودھ فاسد ہو جاتا ہے اور بخار اور جنون وغیرہ امراض لاحق ہوتے ہیں

گلوں شقاقل، تخم گزر، تخم انجرہ، مغز تخم کدو شیریں، مغز تخم ہندوانہ، مغز تخم خربزہ ہر ایک ایک تولہ سب کو سفوف کر کے اس میں سے روزانہ سوا تولہ کھا کر اوپر سے دودھ پی لیں یا تخم حلبہ جوش دے کر صاف کر کے قند داخل کر کے پئیں یا اس کا سفوف بنا کر بموزن قند ملا کر سات ماشہ استعمال کریں۔ قلت شیر کے علاج میں دواؤں کی بہ نسبت غذا کو زیادہ اہمیت حاصل ہے اور مسمن، مرطب غذائیں دودھ بڑھانے میں خاص اثر رکھتی ہیں۔

اگر اس کا سبب غذا کی خرابی اور غیر موافق اشیاء استعمال کرنا ہو تو اس کی اصلاح کریں اور جید الکیموس غذائیں دیں۔ اگر اس کا سبب خروج خون ہو تو اسے بند کریں۔ اگر اس کا سبب سوء مزاج سادہ ہو تو غذا وغیرہ سے اس کی تعدیل کریں اور پستان کے سوء مزاج کے لئے مقامی دوائیں برتیں مثلاً اس میں حرارت کا غلبہ ہو تو تبرید دیں اور مبردات ضماد کریں اور برودت غالب ہو تو مسخن تدابیر اختیار کریں۔

اگر اس کا سبب کسی خلط کا غلبہ ہو تو اس کا تنقیہ اور مزاج کی تعدیل کریں مثلاً غلبہ صفرا کی صورت میں شیرہ مغز تخم کدو، شیرہ تخم خرفہ، آب انار، سکنجبین سادہ اور دوسری ترش دوائیں اور غذائیں دیں۔ شکر یا شربت نیلوفر کے ساتھ ماء الشعیر پلائیں۔ بلغمی مزاج میں ایسی گرم دوائیں جن میں تجفیف کم ہو مثلاً گزر، جرجیر، بادیان سبز، شبت و کرفس تازہ استعمال کرائیں، آرد گندم کا حریرہ قدرے حلبہ، ازیانہ اور شہد کے ساتھ دیں اور بلغم خارج کرنے والی گولیوں سے اسہال لائیں۔ سودا کے غلبہ کی حالت میں مسخن و مرطب دوائیں دیں۔ گندم، نخود، جو اور انجیر کا حریرہ روغن بادام کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر دودھ کی کمی کا سبب خون کی زیادتی ہو تو مقلقل خون، مولد شیر اور مقوی طبع دوائیں دیں اور اس کا سبب نفسانی عوارض ہوں تو ان کا تدارک کریں۔

ستاور کوٹ چھان کر بموزن شکر ملا کر اس میں سے ایک تولہ روزانہ شیرہ بادیان یا شیرہ ادہ گاؤ کے ساتھ کھانا دودھ کو زیادہ کرتا ہے۔ اسی طرح زیرہ سفید، سونف، ستاور سب کو کوٹ چھان اس میں سے سات ماشہ شیرہ شکر کے ساتھ کھانا مفید ہے اور زیرہ سفید لودھ، رنج سرخ ہر ایک سوا تولہ کوٹ چھان کر شیر گاؤ کی حریرہ پکا کر پینا بھی مفید ہے۔

کثرت لبن (دودھ کی زیادتی)

دودھ کی زیادتی بسا اوقات پستان میں میں تکلیف اور ورم پیدا کر دیتی ہے۔ علاوہ ازیں

اس سے خود دودھ فاسد ہو جاتا ہے اور بخار اور جنون وغیرہ امراض لاحق ہوتے ہیں۔ گاہے حمل اور ولادت کے بغیر پستان میں دودھ آ جاتا ہے اور ٹپکنے لگتا ہے اور گاہے بلوغ کے وقت مردوں کے پستان میں بھی دودھ آ جاتا ہے اور درد عارض ہو جاتا ہے۔ اس کا سبب خون کی زیادتی ہوتی ہے یا قوت ماسکہ کی کمزوری اور دودھ میں حدت ورقت پیدا ہو جانا۔

اگر اس کا سبب غذا اور خون کی زیادتی ہو اور دودھ کی کثرت کے باوجود کمزوری یا کوئی اور تکلیف نہ ہو تو اس کو کم کرنے والی چیزیں نہ استعمال نہ کریں، البتہ اگر کسی خرابی کا خوف ہو تو پہلے صرف غذا میں تقلیل کریں اور نحف ومنشف دوائیں استعمال نہ کریں مگر کسی مرض کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو مزاج کے مطابق ایسی مجفف اشیاء استعمال کرائیں جو رطوبت کو جذب کرتی ہوں یا تسخین کے ذریعہ تحلیل کرتی ہوں، علاوہ ازیں مبردات اور وہ تمام دوائیں دودھ کو کم کرتی ہیں جو مقلل منی ہیں مثلاً چار دوائیں دینا چاہیں تو برگ سداب شرباً وضماداً استعمال کریں، تخم سداب، فنجنکشت، تخم فنجنکشت اور بادروج دیں اور بیخ کرنب ضماد کریں یا اشق شراب کے ساتھ لگائیں یا عصارہ حلبہ یا لک، مرداسنگ وروغن گل ملا کریں اور بارد دواؤں کی ضرورت ہو تو تخم کاہو اور عدس سرکہ [illegible] لعاب اسپغول پلائیں اور آرد باقلا روغن گل وسرکہ کے ساتھ کھلائیں۔ لعاب اسپغول پلائیں اور آرد باقلا روغن گل وسرکہ کے ساتھ ضماد کریں۔ کہتے ہیں کہ گل بابونہ ضماد کرنا اس باب میں مجرب ہے اور یہ معجون ہندی بھی دودھ کو کم کرنے کے لئے مفید ہے۔ شہدانہ تین حصہ، تالمکھانا، تخم تمر ہندی، سمندر پھل ہر ایک دو حصہ سب کو کوٹ چھان کر شہد میں بدستور معجون بنا کر کھلائیں اور غذا میں جو کی روٹی اور مسور کی دال دیں۔ اگر اس کا سبب احتباس طمث ہو تو مدرات حیض استعمال کرائیں۔

خروج خون

پستان سے دودھ کے بجائے خون خارج ہونے کا سبب خون کی زیادتی ہے یا اس کی خرابی اور اس کا علاج یہ ہے کہ مناسب معلوم ہو تو پہلے صافن کی فصد کھولیں اور اس کے تین چار روز کے بعد باسلیق کی فصد لیں اور مصفیات خون استعمال کریں۔ خیارین ہر ایک نو ماشہ، تخم کاہو سات ماشہ، شربت نیلوفر، سکنجبین سادہ ہر ایک دو تولہ پلائیں، غذا میں روٹی کے ساتھ خرفہ کا ساگ دیں۔ برگ کاہو، کشنیز و برگ کاسنی ہر ایک ایک تولہ، گیرو ہر ایک نو ماشہ، سب کو گلاب میں پیس کر سات دن میں آٹھ بار ضماد کریں۔

تجبن لبن (پستانوں میں دودھ کا جم جانا)

تجبن یعنی پستان میں دودھ جم جانے کا سبب یا حرارت کی زیادتی ہوتی ہے یا برودت کی یا اس کا سبب بچے کا پستان کو بخوبی نہ چوسنا ہوتا ہے۔ تجبن اگر حرارت سے عارض ہو تو اکثر ورم عارض ہو جاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر اس کا سبب بچے کا زور سے نہ چوسنا ہو تو دودھ خارج کریں یا دوسرے بچے سے چوسنے کو کہیں اور سینہ و پستان پر آب گرم سے نطول کریں۔ اگر دودھ جم جانے کے سبب سے بغیر ورم کے تمدد پیدا ہو جائے تو بابونہ، بنفشہ، گل خطمی، حلبہ سب کو روغن زرد اور پانی میں جوش دے کر اس سے نطول کریں۔ حرام مغز شراب میں پکا کر ضماد کرنا منجمد دودھ کو تحلیل کرتا ہے۔ مونگ اور برنج ساٹھی قدرے پانی میں پیس کر گرم کر کے ضماد کرنا ایسے انجماد کے لئے مفید ہے۔ جس کا سبب حرارت و یبوست ہو۔ انجماد حار میں ہر وقت پستانوں کو روغن بنفشہ سے تر رکھیں۔ آب نیم گرم سے نطول کریں اور موم و روغن بنفشہ کی قیروطی ملتے رہیں یا گل بنفشہ کشنیز، آرد جو ہر ایک تین ماشہ، سب کو آب برگ مکہ سبز کے ساتھ ضماد کریں۔ سرطان نہری کوٹ کر ضماد کرنا منجمد دودھ کو پگھلانے اور ورم کو تحلیل کرنے کے لئے بے بارہا کا آزمودہ ہے۔ اسی طرح چقندر معہ برگ کو روغن گل و روغن بنفشہ و گلاب میں پکا کر ضماد کرنا بغایت سودمند ہے۔

اگر اس کا سبب برودت ہو تو موم زرد اور روغن خیری، روغن سوسن و روغن قسط کی قیروطی استعمال کریں اور تین روز کے بعد حلبہ، بزرکتاں بابونہ، خطمی، خبازی ہر ایک چار ماشہ، آرد تخم کرنب پانچ ماشہ سب کو روغن زنبق میں ملا کر لگائیں اور اکلیل، بابونہ، کتاں، مکو حلبہ، برگ کرنب و شلجم کے مطبوخ سے بھپارہ لیں اور روغن بابونہ و روغن زنبق باہم ملا کر لگائیں۔

پستان میں جمے ہوئے دودھ میں عفونت پیدا ہو جانے کا اندازہ اس کے رنگ اور مزے سے ہو سکتا ہے، چنانچہ اس صورت میں چقندر کو خوب پکا کر مغز نان و آرد باقلا کے ساتھ خوب کھرل کر کے روغن کنجد ملا کر ضماد کریں یا کنجد کوفتہ شہد میں ملا کر لگائیں اور اسی میں آرد باقلا یا مغز نان بھی ملا دیں تو زیادہ مفید ہوگا علاوہ بریں آب گرم سے تکمید کریں۔

اگر پستانوں میں خون جم جائے تو آرد باقلا میں پانی اور شہد ملا کر ضماد کریں اور آب گرم و روغن بنفشہ سے یا حلبہ، بزرکتان و حاشا کے جوشاندے سے تکمید کریں اور شیرۂ کاسنی، شیرۂ خیارین ہر ایک [illegible] ماشہ شیرۂ تخم کاہو سات ماشہ، شربت نیلوفر و سکنجبین داخل کر کے پلائیں۔

اورام ثدی (پستانوں کے ورم)

پستانوں کا ورم دوسرے اعضا کے ورموں کی طرح چاروں اخلاط اور ریاح و مائیت سے عارض ہوتا ہے لیکن زیادہ تر یہ ورم دموی یا خون اور بلغم سے مرکب ہوتا ہے۔ پستانوں کے ورم کا علاج بھی وہی ہے جو دوسرے اعضاء کے ورم کا۔

ورم حار: تبرید کے لئے لعاب بہدانہ، شیرۂ عناب، شیرۂ مغز تخم تربوز، عرق شاہترہ و عرق عنب الثعلب میں نکال کر شربت نیلوفر و خاکشی داخل کر کے پلائیں اور گیرو، رسوت، عنب الثعلب، حفض مکی ہر ایک چار ماشہ آب عنب الثعلب کے ساتھ ضماد کریں، جونکیں لگانا بھی اس کے لئے سود مند ہے۔ یا ابتداء میں آرد باقلا سکنجبین و روغن گاؤ باہم ملا کر ضماد کریں یا اسپغول سرکہ اور برگ عنب الثعلب میں جوش دے کر لگائیں۔ اگر ورم میں التہاب ہو تو مغز نان جواری، آب عنب الثعلب و روغن گل ملا کر ضماد کریں یا موم سفید لعاب خطمی، لعاب بہدانہ، لعاب اسپغول و روغن گل یا روغن بنفشہ کی قیروطی مرکب کر کے لگائیں، سرکہ انگوری، روغن گل و آب عنب الثعلب باہم مخلوط کر کے طلا کرنا بھی مفید ہے۔ مادہ کو لوٹانے کے لئے عدس و برگ عنب الثعلب کوٹ کر روغن گل ملا کر ضماد کرنا سود مند ہے اور تلئین کی خاطر تا کہ رطوبتیں پستان میں منجمد نہ ہونے پائیں۔ گل نیلوفر، گل بنفشہ، گل خطمی، عنب الثعلب، برگ خبازی و برگ خطمی پانی میں جوش دے کر صاف کر کے نطول کریں یا چاول اور مونگ کی دال پانی میں پکا کر اس سے نطول کریں۔

تزید کے زمانہ میں ضماد نطول میں مذکورۂ بالا روادع کے ساتھ حلبہ، اکلیل و بابونہ کے ملینات داخل کریں یا آرد جو، گل خطمی، گل نیلوفر، اسپغول سب کو کوٹ چھان کر و مغز نان، آب عنب الثعلب تازہ و روغن گل میں پکا کر اس میں مخلوط کر کے ضماد کریں یا خصص، جدوار و زعفران پیس کر ضماد کریں یا پوست ہلیلہ زرد، صبر، رسوت و زنجبیل یا پوست ہلیلہ، آرد جو، آرد مونگ، و آرد باقلا آب عنب الثعلب تازہ کے ساتھ ضماد کریں۔

زمانہ انتہا حلبہ، اکلیل، بابونہ اور دوسرے محللات استعمال کریں یا گل خطمی، بزر کتاں و عنب الثعلب کوٹ چھان کر روغن گل ملا کر ضماد کریں یا تخم کتاں، بابونہ، اکلیل، الملک، کنجد باریک کر کے موم و روغن گل کی قیروطی میں ملا کر طلا کریں۔

گا ہے پستان میں دودھ جم جانے کی وجہ سے گرم ورم پیدا ہوتا ہے۔ اس صورت میں گلاب وسرکہ میں کپڑا تر کر کے رکھیں اور اس کے گرم ہونے پر بدلتے رہیں اور آرد جو، آرد باقلا، مغاث سب کو آب کشنیز سبز، آب خرفہ وسبز و زردی بیضہ مرغ کے ساتھ ضماد کریں۔ خراطین یا سرطان زندہ کوٹ کر پستان پر باندھنا ورم حار کو تحلیل کرنے اور منجمد دودھ کو پگھلانے کے لئے عجیب الاثر ہے۔ اگر مادہ تحلیل نہ ہو اور ریم پڑ جائے تو دبیلہ پستان کا علاج کریں۔ پستانوں کے دودھ کی صورت میں مدرات حیض پلانا اور حلبہ، بزرکتاں وروغن گل ضماد کرنا سودمند ہے۔

ورم بارد بلغمی: اگر ورم بارد بلغمی ہو تو گل بابونہ، اشنہ، اکلیل ملک، سنبل الطیب، برگ کرنب، برگ انار، برگ ملکو ہر ایک تین تولہ سب کو پانی میں جوش دے کر نطول کریں اور تخم کرفس، بابونہ، اکلیل، ملکو ہر ایک سات ماشہ ضماد کریں اور بار بار بلغم کا مسہل دیں۔ میدہ لکڑی، پوست کچنال، تخم حلبہ، پوست بیخ بید انجیر، گیرو ہر ایک بوزن مساوی ورم بارد کے لئے مفید ہے۔ علاوہ بریں مذکورہ بالا گرم ضماد لگائیں اور محلل نطول استعمال کریں۔

ورم صلب وغیرہ: اگر پستان کے ورم میں صلابت ہو تو سودا کا مسہل دیں اور موم زرد ڈیڑھ تولہ، زردی بیضہ بط دو عدد، روغن بنفشہ، روغن بادام، روغن گل ہر ایک ڈیڑھ تولہ سب کی قیروطی مرتب کر کے استعمال کریں یا آرد باقلا و اکلیل روغن کنجد کے ساتھ ضماد کریں، گرم وخوشبودار اشیاء سے نطول کریں اور مولدات سودا سے پرہیز رکھیں۔ علاوہ بریں عنب الثعلب چار ماشہ، شاہترہ چھ ماشہ، اصل السوس چار ماشہ سب کو جوش دے کر ڈیڑھ تولہ قند سفید داخل کر کے پلائیں۔ ورم صلب بعض اوقات سرطان پر منتج ہوتا ہے اور یہ اکثر کسی علاج سے نہیں جاتا لیکن بہر حال ماء الجبن پلائیں اور وہ ضماد برتیں جو سرطان کی بحث میں لکھے جائیں گے۔

شیخ نے لکھا ہے کہ ورم پستان میں صلابت آنے لگے تو ابتداء میں بہروزہ شراب میں بھگو کر ضماد کریں یا روغن بنفشہ زردی بیضہ مرغ کی قیروطی لگائیں اور اگر ورم صلب ہو جائے تو موم، روغن گل قطران و ماء الکافور کی قیروطی طلا کریں۔ سلع اور غدود کی بہترین دوا یہ ہے کہ برگ شفتالو تر و برگ سداب سبز پیس کر ضماد کریں اور اگر صلابت اس کی گرہ کے باقی رہ جانے کا نتیجہ ہو جو بلوغ کے وقت بندھتی ہے تو یہ دواؤں سے تحلیل نہیں ہو سکتی اور اس کا علاج یہی ہے کہ شگاف دے کر اسے خارج کر دیں۔

دبیلہ وقرحہ وغیرہ (پستانوں کے پھوڑے)

اگر ورم کا مادہ پستان میں جمع ہونے لگے تو منضجات استعمال کریں مثلاً تخم ریحاں شیر گاؤ میں پکا کر باندھیں یا تخم کتاں، بابونہ اکلیل الملک پانی میں جوش دے کر صاف کر کے موم و روغن گل کے ساتھ قیروطی بنا کر ضماد کریں یا حلبہ۔ خطمی اور تخم کتاں کا لعاب یا انجیر کوٹ کر ضماد کریں یا گندم، بادیان، حلبہ، تخم کتاں ورانیخ، مطبوخ انجیر میں ملا کر لگائیں۔ نضج کے بعد مفجر (پھاڑنے والی اشیاء ضماد کریں یا شگاف دے کر مواد خارج کریں بعد ازاں مرہم سفیداب کے مانند مدمل مرہم لگائیں باقی تدابیر حسب حاجت مطلق دبیلہ کی بحث سے اخذ کریں۔

پستان کے قرحوں کا علاج منہ اور زبان کے قرحوں کے مانند کریں۔ رصاص محرق ان قرحوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ اسی طرح صاصی کھرل میں اس کے دستہ سے روغن زیتون حل کر کے طلا کرنا بھی مفید ہے۔ حسب ذیل روغن شیخ کے قول کے مطابق پستان اور دوسرے ڈھیلے اعضاء مثلاً دہن وزبان کے ہر قسم کے قرحوں کے لئے نہایت مفید ہے اور ان کو تاکل سے بچاتا ہے۔ نبیذ قابض بیس حصہ میں سماق ایک حصہ مازو خام نصف حصہ، سلیخہ، نصف حصہ وجوز سرو ایک حصہ تر کریں اور سب کو بیس روز بھگونے کے بعد جوش دے کر نصف رہ جائے تو مل چھان کر دوبارہ آگ پر چڑھائیں اور گاڑھا ہو جانے کے بعد اسے شیشی میں محفوظ رکھیں اور بوقت ضرورت مرغ کے پر سے طلا کریں۔

اگر پستان میں خارش پیدا ہو جائے تو انجیر سرکہ خمیر میں پیس کر طلا کریں اور باقی تدابیر حسب حاجت مطلق حاد خارش کی بحث سے اخذ کریں۔

اگر پستان، شکم اور رانوں میں شقاق پیدا ہو جائے جیسا کہ اکثر عورتوں میں ہوتا ہے تو گل قیمولیا و کندر بوزن مساوی کوٹ چھان کر روغن گل میں ملا کر ضماد کریں یا کچھوے کو جلا کر اس کی راکھ سفیدی بیضہ مرغ میں ملا کر لگائیں اور ان تدابیر پر عمل کریں جو عام شقاق کی بحث میں لکھی جائیں گی۔

عظم وسقوط ثدیین (پستان کا بڑا اور ڈھیلا ہو جانا)

گاہے پستان بڑے ہو جاتے ہیں اور نیچے لٹک جاتے ہیں جو عیب کی بات ہے۔ ان ک

اعلاج مبرو مجفف، مخدر اور ایسی مقبض اشیاء سے کریں جو عروق کو تنگ کرتی ہوں مثلاً یہ ضماد لگائیں جو ان صفات کا جامع ہے اور پستانوں کو بڑے ہونے سے بچانے کے لئے عجیب الاثر ہے۔گل قیمولیا، مازو، سفیدہ ویز ابیغ سب کو باریک کر کے سرکہ میں ملا کر باریک کپڑے پر لگا کر تین چار روز ضماد کریں، افیون و تان سرکہ کے ساتھ ضماد کرنا بھی اس باب میں مفید ہے۔ برگ انار بارانار، گل انار، پوست انار ہر چار، اجزاء باریک کر کے ایک شبانہ روز پانی میں تر رکھیں اور دوسرے روز جوڑ دے کر صاف کر کے چہارم حصہ روغن تلخ ملا کر جوش دیں اور پانی جل جائے تو آگ سے اتار کر روغن کو محفوظ رکیں اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا پستانوں پر ملتے رہیں۔

زیرہ سیاہ کوٹ چھان کر پانی میں گوندھ کر ضماد کرنا اور اس کے اوپر سرکہ میں کپڑا اتار کر رکھنا اور سینہ بند مستحکم باندھ کرا سے تین روزانہ کھولنا پستان کی حفاظت کے لئے نہایت موثر تدابیر ہے۔

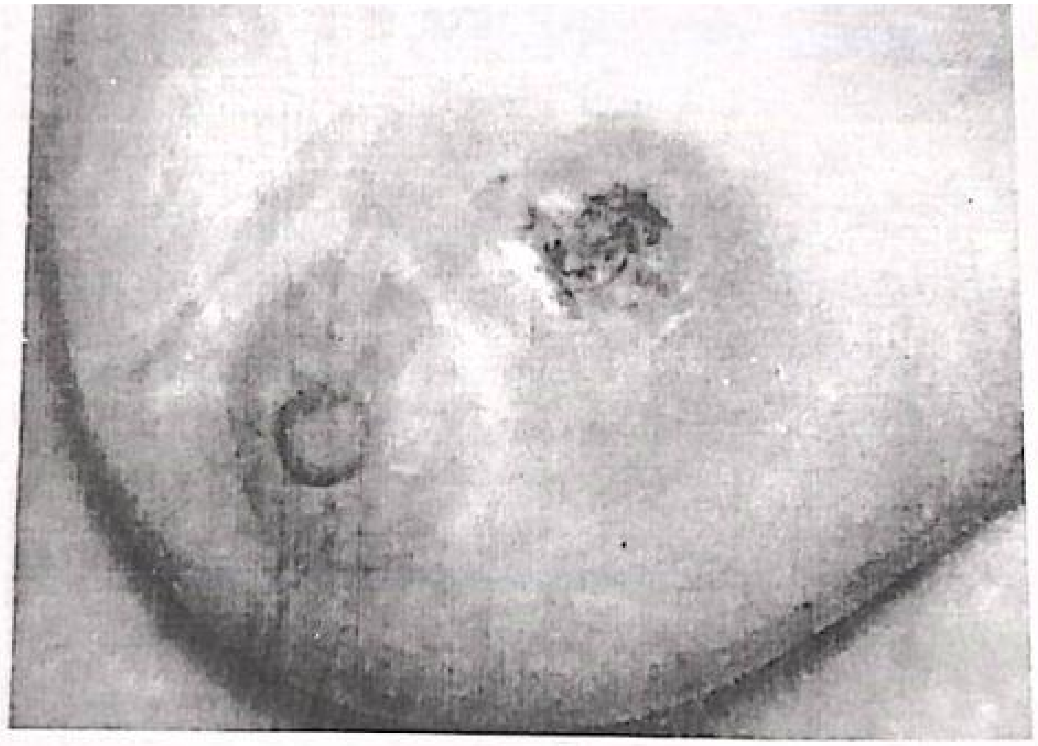
اطباء ہند کا قول ہے بیخ کنائی بزرگ، پوست انار، بیخ کندور، مولسری خام ہر ایک بہ وزن مساوی باریک کر کے ضماد کرنا گری ہوئی چھاتیوں کو سخت کرنے کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح بڑ کے نرم و نازک ریشے خشک کر کے پانی میں پیس کر لگانا بھی مفید ہے اور آموں کی کیری جو نخود سے بڑی نہ ہو، مچھلی خرد بیول، مغز تخم تمر ہندی، پوست انار سب کو سارے میں خشک کر کے کوٹ چھان کر رکھ لیں اس میں سے روزانہ اڑھائی تولہ لے کر آٹھ پاؤ روغن گاؤ اور آدھ پاؤ شکر میں صوابنا کر کھانا اور چالیس روز اس کی مداومت کرنا چھاتیوں کی اصلاح کیلئے نہایت مفید و مجرب ہے۔

صغر ثدیین (پستان کا چھوٹا ہونا)

اگر پستان بہت چھوٹے ہوں جس میں ان کی تخلیق کا مقصد حاصل نہ ہو تو پیہ گاؤ میش، پیہ تیل بوزن مساوی پگھلا کر رکھیں اور اس میں روزانہ شیر گرم مالش کریں۔ اسی طرح خراطین یا زلو روغن کنجد میں حل کر کے طلاء کرنا بھی پستان کو بڑا بنانے کے لئے مفید ہے۔

پستانوں کے زخموں کا علاج

ایک مریض نے بیان کیا کہ ایک شاہ صاحب کے پاس پستانوں کے زخموں کا لاجواب



پستان کا پھوڑا

پستان میں اکثر اوقات پھوڑا بن جاتا ہے اور جس سے پستان سخت اکڑا ہوا جاتا ہے اور ہاتھ لگانے اور دبانے سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔

علاج ہے۔شاہ صاحب عورتوں کو گالیاں دیتے ہیں۔ میں خود بھی کئی عورتوں کو یہ گولیاں لا کر دے چکا ہوں۔تمام کو ہی فائدہ ہوا ہے۔بعض عورتوں کی چھاتیوں کا تو تین دفعہ اپریشن ہو چکا تھا۔

شاہ صاحب سے تعلق پیدا کیا اور نسخہ طلب کیا مگر شاہ صاحب نے نسخہ بتانے سے صاف انکار کر دیا۔خیر کئی بار کی منت سماجت اور ملاقات کے بعد ان کا دل پسیج گیا اور نسخہ مل گیا۔ میں نے تیار کر کے مریضوں کو دیا۔خدا شاہد ہے جن عورتوں کی چھاتیاں دوران حمل متورم ہو جاتی تھیں ان کی تکلیف دور ہو گئی۔بعض عورتوں کا علاج کئے چالیس سال گزر چکے ہیں دوبارہ انہوں یہ تکلیف نہیں ہوئی اور علاج کے بعد ان کے ہاں کئی بچے پیدا ہوئے۔

ہوالشافی: کچور، ہجر دادنہ گڑ پرانا، برگ مہندی، برک نیم، سفید سرسوں، گیری تمام اجزاء ایک ایک تولہ۔

ہوالشافی: تمر مہوکھڑی ایک پاؤ تازہ لے کر اس کا چھلکا دور کر کے گودا بمعہ بیج رگڑ کر گولیاں بقدر جنگلی بیر بنالیں۔یہ گولیاں سرخ رنگ کی ہوں گی۔

ہوالشافی: رسونت صاف، آرد جاکسو 5-5 تولہ۔آب برگ بھنگ یا جوشاندہ سے نخودی گولیاں بنالیں۔ان گولیوں کا رنگ سیاہ ہوگا۔

طریقہ استعمال: ایک دن سرخ گولی صبح شام ایک ایک۔دوسرے دن سیاہ گولی صبح شام ایک ایک گولی دیں۔

ایک دن سادہ پانی سے سیاہ گولیاں دیں۔
دوسرے دن آب برگ نیم کے ساتھ دیں۔
تیسرے دن مہندی کے پتوں کے نقوع کے ساتھ دیں۔
چوتھے دن کچور کے نقوع سے دیں۔
پانچویں دن سادہ پانی کے ہمراہ دیں۔
کبھی کبھی ناغہ بھی کر دینا مفید ہے۔

کبھی کبھی ناغہ بھی کر دینا مفید ہے۔شاہ صاحب نے فرمایا یہ ہمارا خاندانی مجرب نسخہ ہے۔آج تک کسی کو نہیں بتایا۔حالانکہ کئی لوگوں نے آپ سے پہلے بھی طلب کیا۔فقط آپ کی محبت نے یہ نسخہ حاصل کر لیا ہے۔خود میں نے حکمت کی ہزاروں کتب کا مطالعہ کیا ہے لیکن یہ نسخہ کسی کتاب میں نظر نہیں آیا۔لہٰذا مجھے یہ کہنے دیں کہ یہ نسخہ اس کتاب کے تمام نسخوں پر بھاری ہے اب عورتوں کے علاج میں اس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

امراض پستان

عورت کے پستان بھی غدی اعضاء ہیں یہ تعداد میں دو ہیں یہ بھی نشو ونماء کے اعضاء میں شامل ہیں۔ یہ بچہ کے لئے دو سال تک دودھ تیار کرتے ہیں۔ پستان گردوں اور خصیوں کی طرح نالی دار غدود ہیں۔

پستانوں کی ذمہ داریاں

جس طرح جب گردوں کے پاس خون آتا ہے تو وہ اس میں سے پیشاب علیحدہ کر دیتے ہیں۔ جب خصیوں کے پاس خون آتا تو وہ اس سے منی کے اجزاء نکال کر منی بنا لیتے ہیں بالکل اسی طرح جب پستان کے پاس خون آتا ہے تو اس میں سے ایسے اجزاء نکال لیتے ہیں جن سے دودھ بن کر باہر خارج ہوتا ہے۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بدن کے تمام غدد پیدا ہوتے ہی اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔

عرض ہے

بدن کے تمام غدود پیدا ہوتے ہی اپنا کام شروع نہیں کرتے بلکہ وہ غدد جن کے ذمہ بدن کے لئے غذا مہیا کرنا اس کا خلاصہ نکال کر خون میں شامل کرنا اور بدن میں رکے ہوئے فضلات کو دوبارہ خون میں داخل کرنے اور خون سے فاضل مواد کو باہر نکالنے کی ذمہ داریاں ہیں وہ پیدا ہوتے ہی اپنی ذمہ داریاں شروع کر دیتے ہیں۔

جیسے جیسے بدن کے دوسرے اعضاء بڑھتے ہیں اور نشو ونما پاتے ہیں اسی نسبت سے یہ بھی بڑھتے رہتے ہیں اور بدستور اپنی ذمہ داریاں بھی پوری کرتے رہتے ہیں۔

لیکن جو اعضاء انسان کی نسل پیدا کرتے ہیں اور اس کی نشو ونماء کے لئے ہی اس کی غذا تیار کرتے ہیں ان میں جیسے خزانہ منی خصیۃ الرحم قاذف نالیاں رحم اور پستان وغیرہ شامل ہیں۔

مندرجہ بالا اعضاء اس وقت تک اپنا کام شروع نہیں کرتے جب تک یہ اعضاء اپنی نشو ونما مکمل نہیں کر لیتے ان اعضاء کی نشو ونما اس وقت مکمل ہوتی ہے جب مرد عورت جوان ہو گئے ہیں



پستان

عورت کے پستان غدی اعضاء ہیں۔ یہ تعداد میں دو ہیں جو کہ نشوونما کے اعضاء میں شامل ہیں۔ یہ بچے کیلئے دو سال تک دودھ تیار کرتے ہیں۔

اور کم از کم چودہ پندرہ سال کے ہو جاتے ہیں۔ ان اعضاء کے مکمل نشوونما پانے کی نشانیاں بھی ظاہر ہونے لگتی ہیں مثلاً مرد کے خصیے منی بنانے لگتے ہیں جس کا اظہار احتلام کی صورت میں ہوتا ہے اور عورت کے جوان ہوتے ہی ماہواری آنے لگتی ہے۔

مردوں کی مونچھیں داڑھی نکل آتی ہیں اور عورت کے پستان بڑھ جاتے ہیں ان ظاہر علامتوں سے پتہ چلتا ہے کہ مرد عورت جوان ہو گئے ہیں اب کی تمنا ایک دوسرے سے ملنے کیلئے بے چین ہو جاتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اب اپنی مثل پیدا کرنا چاہتے ہیں چنانچہ ان کے ملاپ سے مرد کے جراثیم منویہ اور عورت کے بیضہ انثی ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں تا کہ ان کی نسل یا مثل ساتھ ساتھ بنتی اور نشوونما پاتی رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب ایک عضو کا کام مکمل ہو جاتا ہے تو دوسرا اپنا کام شروع کر دیتا ہے جب دوسرا اپنا کام مکمل کرتا ہے تو تیسرا اپنی ذمہ داریاں نبھانا شروع کر دیتا ہے یعنی ہر ایک انسانی تخم سے لیکر جنین اور بچہ بننے تک اپنی ذمہ داریاں باری باری نبھاتے ہیں۔

مثلاً قاذف نالی میں جو بیضہ ہوتا ہے اس میں انسانی تخم کی نشوونما کے لئے کچھ دن کی غذا موجود ہوتی ہے۔ جنسی ملاپ کے نتیجہ میں جب یہ تخم بیضہ انثی میں داخل ہو جاتا ہے تو اس میں موجود مادہ کو کھانا شروع کر دیتا ہے۔ جب بیضہ انثیٰ غذا سے خالی ہو جاتا ہے تو قاذف نالیوں کا کام مکمل ہو جاتا ہے اب تخم انسان کسی قدر بڑا ہو جاتا ہے اب اسے غذا کی اور بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے لہٰذا وہ قاذف نالی سے نکل کر رحم میں آجاتا ہے یہاں رحم کے جسم میں اس کے لئے وافر مقدار میں غذا موجود ہوتی ہے لہٰذا وہ رحم میں جونک کی طرح چمٹ جاتا ہے اور وہاں سے اپنی غذا کھانا شروع کر دیتا ہے اور اپنی نشوونما مکمل کرنے لگتا ہے۔

یہاں رحم میں اسے تقریباً نو ماہ تک غذا ملتی ہے اس کے بعد رحم میں بھی اس کی غذا ختم ہو جاتی ہے چنانچہ قدرت نے اس کی پیدائش سے قبل ہی عورت کی چھاتیوں میں چشموں کی صورت میں دودھ جاری کر دیا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب جنین بچہ کی صورت میں پیدا ہوتا ہے تو اسے بھوک لگی ہوتی ہے لہٰذا پیدا ہوتے ہی رونے کی صورت میں غذا مانگنے لگتا ہے۔

لہٰذا چونکہ ماں کی چھاتیوں میں غذا وافر مقدار میں موجود ہوتی ہے۔ اس لئے بچہ کے روتے ہی ماں اس کا منہ اپنی چھاتیوں سے لگاتی ہے بچہ فوراً دودھ چوسنا شروع کر دیتا ہے اس طرح دو سال تک دودھ پستانوں میں بنتا رہتا ہے جسے پی کر بچہ اپنی نشوونماء مکمل کرتا رہتا ہے دو

سال تک دودھ پستانوں میں بننا بند ہو جاتا ہے اس دوران بچہ باہر سے غذائیں کھانے کا عادی ہو چکا ہوتا ہے بعد از دو سال کے بعد سے تمام زندگی تک باہر سے غذا کو کھاتا رہتا ہے اور زندہ رہتا ہے۔

چھاتی کو خون کی سپلائی

(Blood Supply of Breast)

چھاتی میں خون کی نالیاں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ اس کو سپلائی کرنے والی شریانیں یہ ہیں۔

(i) انٹرنل تھوریسک آرٹری (Internal Thoracic Artery)

(ii) ایگزلری آرٹری کی شاخیں (Branches of Axillary Artery)

(iii) پوسٹیریئر انٹرکوسٹل آرٹری کی شاخیں (Branches of Posterior Intercostal Arteries)

پستانوں کی ورزشیں

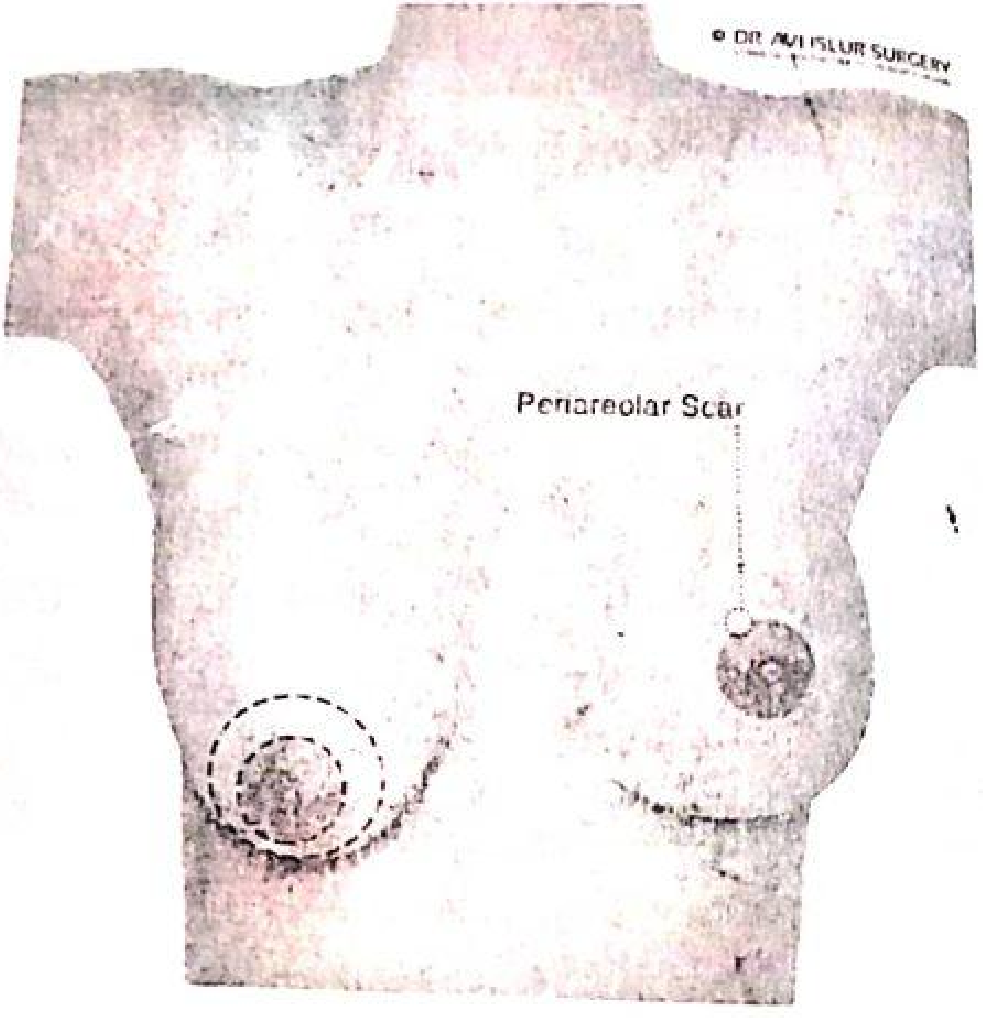
ایسی لڑکیاں یا شادی شدہ عورتیں جن کے پستان نہ ہونے کے برابر ہوں یعنی ان کی قدرتی نشوونما نامکمل ہو۔ ان کا سینہ مردوں کی طرح نظر آتا ہو ایسی صورت میں سبیل سروٹ کی تین چار خوراک روزانہ کھلا دیں اور اسی دوا کی پستانوں پر مالش ویزلین میں حل کر کے کریں۔ چند روز میں پستان نمایاں نظر آنے لگتے ہیں۔

امراض پستان اور ان کے امراض

پستانوں میں دودھ کم پیدا ہونا یا دودھ کا زیادہ پیدا ہونا پستانوں میں درد ورم اور پستانوں میں کینسر ہونے کی تکالیف ہو جایا کرتی ہیں۔

دودھ کا کم پیدا ہونا

جس عورت کے پستانوں میں بچہ کی ضرورت کے لئے بھی دودھ پیدا نہ ہو تو ماں بچہ کو



پستانوں کا ڈھیلا ہونا

پستان طبعی حالت کی نسبت ڈھیلے ہوکر لٹک۔ جاتے ہیں، جیسے جرابوں میں ریت بھری ہو،
عورت کی خوب صورتی گہنا جاتی ہے، عمر سے بیس سال زیادہ کی بوڑھی لگنے لگتی ہے

دوسرے جانوروں کا دودھ پلانے پر مجبور ہو جاتی ہے یا وپر دودھ بعض دفعہ موافق نہیں آتا جس سے اسے بدہضمی ہو جاتی ہے بھی ابکائیاں اور دست شروع ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں ماں اور بچہ دونوں پریشان ہو جاتے ہیں۔

طریقہ علاج

جس عورت کے دودھ کم پیدا ہوتا ہو وہ غدی عضلاتی تحریک کی ہوتی ہے اگر اسے غدی اعصابی غذا و دوا دینی شروع کر دی جائے تو دودھ ضرورت کے مطابق بننے لگتا ہے۔

ھوالشافی: زیرہ سفید 3 تولہ کشنیز خشک 3 تولہ سبز الائچی 3 تولہ چینی حسب ضرورت تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں ضرورت کے وقت تین سے پانچ ماشہ تک دن میں تین بار ہمراہ دودھ بکری کھلائیں فوراً دودھ بڑھ جائے گا۔

پستانوں کا ڈھیلا ہونا

بریسٹ: پستان طبعی حالت کی نسبت ڈھیلے ہو کر لٹک جاتے ہیں، جیسے جرابوں میں ریت بھر دی گئی ہو، عورت کی خوب صورتی گہنا جاتی ہے، عمر سے بیس سال زیادہ کی بوڑھی لگنے لگتی ہے، اس مرض کے اسباب میں کمزوری، کمئی خون، بچے کو زیادہ عرصہ تک دودھ پلانا، بہت گرم پانی سے نہانا شامل ہیں لیکن ایک سبب ان سب سے بھاری ہے۔ مرض میاں صاحب کا پیدا کردہ ہے خواہ مخواہ کی نوچ کھسوٹ سے پستان ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔

علاج: سب سے پہلے سبب کو دور کریں، اگر کمی خون سبب ہو تو اطریفلات اور فولاد کے مرکبات استعمال کرائیں، اگر سبب نوچنا کسوٹنا ہو تو اسے دور کریں، تر پھلہ چھ ماشہ رات کو ایک گلاس پانی میں بھگو دیں صبح مل چھان کر خالی معدے پلائیں اگر قبض کرے تو اگلے روز اس میں ایک ماشہ تک ملا لیں، اگر دست لائے تو چھ ماشے چینی ملا کر میٹھا کر لیں، A1 ٹیلین بھی دے سکتے ہیں، دو دو گولیاں تین مرتبہ دن میں کھانے کے بعد انجبار کے قہوے سے دیں۔

ضماد: صندلین (صندل سرخ، صندل سفید) مازو سبز، گل تیمولیا، کشنیز ہر ایک تولہ ماشہ، اجوائن خراسانی، پوست بیخ انار چھ چھ ماشہ، کافور تین۔ ماشہ سب ادویہ کو عرق گلاب میں گھوٹیں، ملائم پستانوں پر ضماد کریں۔

غذائیں: مربہ آملہ، مربہ ہڑیڑ، پستہ، مونگ پھلی، چھوہارے، بھنے ہوئے انڈے کی زردی، بڑا گوشت، آڑو، ٹماٹر کی چٹنی، انناس، بیاسن، مٹھائی وغیرہ۔

پستانوں کی خارش (حکۃ الثدیین)

پستانوں یا ان کی بھٹنیوں پر میٹھی میٹھی خارش ہوتی رہتی ہے۔ جس میں مزہ بھی آتا ہے اور خارش کر چکنے کے بعد جلن بھی ہوتی ہے۔ خارش کرنے سے ان پر خراشیں آجاتی ہیں اور پستان درد کرنے لگتے ہیں۔ مسلسل خارش سے ان پر بھٹنیوں کے قرب وجوار پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آتی ہوئیں۔ کبھی پستانوں کے نچلی طرف ورم بن جاتا ہے۔ ورم نہایت سرخ ہوتا ہے۔ جب ایک دفعہ اس میں خارش چھڑ جائے تو بڑی مشکل پیش آتی ہے۔ خارش کرنے سے ورم میں سے زردی مائل سفید پانی نکلنے لگتا ہے اور یہ پانی جہاں کہیں لگ جائے وہیں خارش اور بڑھ جاتی ہے۔ اسے اگزیما سمجھ کر علاج کریں۔ یہ تشری ورم ہے تفصیل کیلئے دیکھو اگزیما حصہ دوم امراض جلد

علاج: ارگ 67 یا پانچ ماشہ تین مرتبہ دن میں کھانے کے بعد پانی سے دیں اس کے ساتھ ہی حب بندق ایک ایک کھلائیں۔ دو دن کے وقفے سے تشری اعصابی مسہل دیں۔ بیرونی طور پر روغن سرشف میں خارشی ملا کر لگائیں۔

ہومیوپیتھی: میں بیلاڈونا اور سلفر یاری 200 میں دیں۔

بائیو کیمک: کلکیریا فاس اور نیٹرم میور 6x یاری یاری دن ایک مرتبہ دیں۔

غذائیں: پھلوں کے جوس سبزیوں کے چھلکے سوپ پلائیں۔ جن میں مصالحہ نہ ڈالا گیا ہو، کدو، ٹینڈے، حلوہ کدو، گاجر، گھیا توری، شلغم سفید، امرود، سردا، خربوزہ پھیکا، مربہ گاجر حلوہ گاجر، انار شیریں، انار کا جوس، خمیرہ گاؤزبان اور گاؤزبان، انجیر، قہوہ گل سرخ، مشادلیا، بند، رس، ڈبل روٹی، جیلی، بسکٹ، کسٹرڈ، جیلی، گنڈیریاں، گنے کا رس، تربوز، دودھ سوڈا، کچی لسی، چاول کی لسی، شربت بزوری، شربت بنفشہ وغیرہ۔

پستانوں کا پھٹ جانا

کسی موروثی مرض کی وجہ سے یا غلبہ خشکی کی وجہ سے یا سخت سردی لگنے سے پستانوں کے اوپر پہلے دراڑیں پڑ جاتی ہیں پھر بھٹنی پھٹ کر اس میں سے خون نکلنے لگتا ہے اگر یہ مرض ترقی کر

جائے تو پورے پستان سے پھٹ کر خون بہنے لگتا ہے، نہایت تکلیف ہوتی ہے، معمولی کپڑا چھو جانے سے بھی بہت درد ہوتی ہے، اٹھنا، بیٹھنا، ہلنا، جلنا سب اذیت ناک بن جاتا ہے۔

علاج: مرہم زرد لگائیں، اعصابی قشری ملین دو دو گولیاں کھانے کے بعد تین مرتبہ دن میں دودھ گرم سے دیں، قبض نہ ہونے دیں، اگر قبض ہو تو اسی دودھ میں کیسٹر آئیل ایک چمچ ملا لیں۔

غذائیں: دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی تمام غذائیں زیادہ دیں، مکھن، اسبغول کی کھیر کھلائیں، کدو، ٹینڈے، حلوہ کدو، گاجر، گھیا توری، شلغم سفید، دودھ میٹھا، امرود، گرما، سردا، خربوزہ پھیکا، مربہ گاجر حلوہ گاجر، انار کا جوس، انار شیریں، خمیرہ گاؤزبان، عرق گاؤزبان، زنجیر، قہوہ گل سرخ، بالائی، حلوہ سوجی، دودھ سویاں، میٹھا دلیا، بند، رس، ڈبل روٹی، دودھ جلیبی بسکٹ، کسٹرڈ، جیلی، کھویا، گنڈیریاں، گنے کا رس۔

پستانوں کا درد (وجع الثدیین)

ایک یا دونوں طرف کے پستان درد کرنے لگتے ہیں، اس کی کئی وجوبات ہیں، کسی خرابی سے دودھ کا جم جانا، چوٹ لگ جانا، جیسے کہ بچہ سر مار دے، رحم کی سوزش کی وجہ سے۔ خود پستانوں میں کسی زہر کی سرایت سے درد، مجری، لبنیہ کی سوزش وغیرہ سے درد ہوتا ہے، اگر دودھ جمنے کی وجہ سے درد ہو تو پستانوں میں سے دودھ نہایت کم مقدار نکلے گا، اگر چوٹ کی وجہ سے ہو تو ماں کو پتہ ہوتا ہے، اگر رحم کی سوزش کی وجہ سے ہو تو حیض میں تکلیف ہوگی، اگر پستانوں میں کوئی زہر سرایت کر گیا تو پستانوں کی رنگت میں تبدیلی آجائے گی، اگر مجری لبنیہ کی سوزش وجہ مرض ہو تو دودھ کی کمی اور پستان ذکی الحس ہوں گے ذرا سا چھونا بھی برداشت نہیں ہوگا۔

علاج: اگر دودھ جمنے سے درد ہو تو قشری اعصابی ملین تین ماشہ کھانے کے بعد پانی سے تین مرتبہ دن میں دیں۔

اگر چوٹ کی وجہ سے درد ہو تو پستان پر ضماد کریں۔

ضماد: ہلدی، گڑ، آٹا، روغن سرشف تولہ تولہ، نمک خوردنی تین ماشہ، پانی حسب ضرورت سے حسب دستور آگ پہ رکھ کر گاڑھی سی لئی بنالیں اور نیم گرم لئی پستان کی بھٹنی بچا کر اوپر باندھ دیں، اگر پہلے، روغن کنجد سے چپڑ لیا جائے تو جلد آرام آجاتا ہے۔

اگر سوزش رحم کی وجہ سے درد ہو اور درد دائیں طرف قاذف میں زیادہ ہو تو یہ قشری تحریک سے سوزش اور درد ہے اس لئے اعصابی قشری ملین دو دو گولیاں دن میں تین مرتبہ کھانے کے بعد گرم دودھ سے دیں یہ قشری سوزش رحم کی حتمی دوا ہے۔

اگر کسی زہر کے سبب درد ہو تو اس کی علامات پائی جائیں گی، نبض دیکھ کر اس کا علاج کریں، یا دارالشفاء+R2+حب شفاء دے کر غدد نا قلہ کھولیں جو بھی زہر ہو گا خارج ہو کر آرام آ جائے گا، اس کے علاوہ بھی یہ دوا Pain Killer ہے، کیسی بھی درد کیوں نہ ہو فائدہ ہو جاتا ہے، قبض کا خیال رکھیں، خلط کے مطابق مسہل دیں۔

غذائیں: جو بھی دوا دیں اسی گروپ کی غذائیں دیں۔

چھاتی یعنی پستانوں کا لٹکنا

شگوفہ مدار 3 عدد، شگوفہ دھتورہ 3 عدد، شگوفہ نرم ارنڈ 3 عدد۔ باریک کر کے پستان کے اوپر نیچے لیپ کر دو۔ مگر ڈوڈی پر مت لگاؤ، اور انگیا سخت پہنا دو۔ غایت ایک ہفتہ تک۔

پستانوں میں گلٹیاں:

کونیم 200 طاقت یا 1cm کی ایک خوراک روزانہ دیں اور اس کے علاوہ تین خوراک روزانہ برائی اونیا 30، کلکیریا فلور 4x دونوں ملا کر دیں۔ یاد رکھیں کونیم ایسے مریضوں کے لئے از حد مفید ہے جن کو نچلے دھڑ کا فالج ہو گیا ہو یا نیچے سے اوپر کو درد جاتا ہو یا کنارہ پن کی مردانہ امراض ہوں۔

پستانوں کا زخم

بچے کی پیدائش کے بعد اکثر اوقات میری چھاتیوں میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں جس سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ نہ تو بچے کو دودھ پلایا جاتا ہے اور نہ ہی کپڑا اوپر برداشت کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں بہت علاج کروایا لیکن مستقل شفاء نہیں ہوتی برائے مہربانی کوئی اچھا سا علاج تجویز کر دیں۔

بچے کی پیدائش کے فوراً بعد پستانوں کو نیم گرم پانی میں نمک ڈال کر ان کو مسل مسل کر دھونا چاہیے تاکہ ان کے سوراخ کھل جائیں اگر چھاتی کے مسام بند رہیں تو ان کے اندر دودھ جم جائے

گا اور یہ دودھ منتقل ہو کر ورم پیدا کرے گا اور بچے کو دودھ پلانے میں تکلیف ہوگی اس کی صورت میں دیسی گھی کے اندر ہلدی کو جلا کر اس کی ٹکور کی جائے اور تعدی اصلاحی ادویات کا استعمال کیا جائے اور تعدی اصلاحی مسہل بھی دیا جائے اس کے علاوہ سریقہ کونت ختم کا استعمال کر دیا جائے اور بچے کو ورم والے پستان سے دودھ دیا جائے ان شاء اللہ چند دن کے علاج سے شفا ہوگی۔

دودھ کی کمی

میرا پہلا بچہ پیدا ہوا تو اس کو دودھ کا کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن اب دوسرے بچے کی پیدائش ہوئی ہے اس وقت دودھ کی بہت کمی ہو گئی ہے اس کا پیٹ نہیں بھرتا مہربانی فرما کر کوئی اچھا سا نسخہ تجویز فرما دیں تا کہ بچہ پیٹ بھر کر دودھ پی سکے۔

بچے کی پیدائش کے وقت اور بعد میں آپ نے جو غیر ضروری ادویات کا استعمال کیا ہے اس سے دودھ میں کمی واقع ہو گئی ہے لہٰذا آپ اب درج ذیل غذا کا استعمال کریں کدو، شلغم، توری، دال مونگ، دلیا ان میں دیسی گھی کی مقدار زیادہ ساگو دانہ کی کھیر دودھ والی کھچڑی استعمال کریں۔

زیرہ سفید کشمیر کے چاول بنا کر صبح کے وقت چبائیں دودھ کا استعمال زیادہ کریں اور یہ نسخہ بنا کر استعمال کریں۔ تخم ترب، سونف، کے چاول، زیرہ سفید برابر وزن میں تیار کر کے ایک چمچ چائے والا دن میں تین بار استعمال کریں ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

پستانوں کا ڈھلک جانا: میرے چار بچے ہیں اور سب بچوں نے دودھ پیا ہے اور میرے پستان ڈھلک گئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے حالے مہربانی کوئی اچھا سا علاج تجویز کر دیں کیونکہ میں اس وجہ سے بہت پریشان ہوں۔

پستانوں کا ڈھیلا پن کسی مرض کے زمرے میں نہیں آتا لیکن زیادہ بچوں کو دودھ پلانے اور ناقص غذا کی وجہ سے پستانوں کے عضلات کمزور ہو جاتے ہیں کیونکہ تناسب حسن کا تعلق پستانوں کا مناسب ہونے میں چھپا ہوا ہے لہٰذا آپ کو چاہیے کہ آپ مقوی عضلات غذا کا زیادہ مقدار میں استعمال کریں اور یقینی طور پر ورزش کریں اس کے علاوہ دودھ کا استعمال ضرور کریں

ہوالشافی: مغز پنبہ دانہ 50 گرام، اسگندھ 30 گرام، کوزہ مصری 100 گرام کا سفوف تیار کریں ایک چمچ بڑا صبح نہار منہ اور ایک چمچ بعد از عصر ہمراہ دودھ استعمال کریں اور درج ذیل طلاء بنا کر مساج کریں۔ چھلکا انار مازو بے سوراخ 50x50 گرام کو روغن کنجد 500 گرام میں جلائیں اور رات کو سونے سے قبل پستانوں پر ہلکا ہلکا مساج کر کے اوپر کپڑا باندھیں اور غذائی چارٹ میں سے عضلاتی غدی، غدی عضلاتی کا استعمال کریں۔

پستانوں کی سوزش

بعض ایسی عورتیں مطلب پر آتی ہویں جن کے پستانوں پر سوزش اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ نپل ہی اندر دھنس جاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تحریر کریں اور اصول علاج کیا ہوگا؟

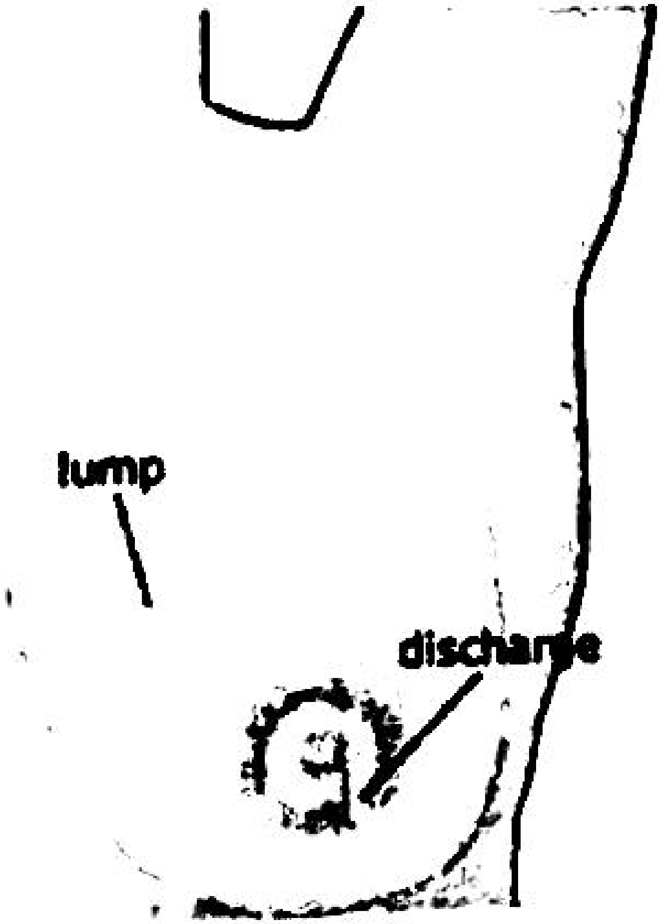
بعض اوقات بچے کو دودھ پلانے کے دوران بخار یا بچے کا سر زور سے چھاتی پر لگ جائے تو درد کی شدت سے دودھ نہیں پلایا جا سکتا اور دودھ چھاتی کے اندر رک کر اس سے چھاتی کے اندر تناؤ، سوزش ورم پیدا ہو جاتا ہے یہ اعصابی عضلاتی تحریک کا عمل ہوتا ہے اور اس سے پچوٹری گلینڈ کے افعال میں کمی بیشی واقع ہو جاتی ہے۔ اس کا فوری طور پر علاج یہ ہے کہ بریسٹ پمپ کی مدد سے دودھ کا اخراج کیا جائے اور غدی عضلاتی ملین 'حب سوزش' کھانے کو دی جائے تمام عضلاتی غذائیں بند کر دی جائیں اور اس کے علاوہ تناؤ کو کم کرنے کے لئے پستانوں پر روغن زیتون کی ہلکی سی مالش کی جائے اور کوشش کی جائے کہ جب تک مکمل صحت اچھی نہیں ہوتی اس چھاتی سے بریسٹ پمپ کے ساتھ ہی دودھ نکالا جائے بچے کو اس طرف سے دودھ پینے سے روکا جائے اس طرح بہتری پیدا ہو جائے گی۔

چھاتیوں کا ورم (Mastitis)

تھنیلا (Swelling of Mammia)۔ سویلنگ آف میمیا

چھاتیوں سے دودھ نہ نکلنے کے سبب وہ تن جاتی ہیں اور بھٹیاں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ جس سے بچے کو دودھ پلانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر تناؤ بڑھ جائے تو پستان میں سوزش ہو جاتی ہیں۔ اور سوزش کے رفع نہ ہونے کی صورت میں پستان میں پیپ پڑ کر وہاں پر پھوڑا بن جاتا ہے۔

Symptoms of Mastitis



The main symptoms of mastitis are: breast pain, swelling, redness, fever, enlargement, changed nipple sensation, discharge, itching, tenderness, and/or a breast lump.

پستانوں کا ورم

چھاتیوں سے دودھ نہ نکالنے کے سبب وہ تن جاتی ہیں اور بھٹنیاں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ جس سے بچے کو دودھ پلانا مشکل ہو جاتا ہے۔

علاج (Treatment)

بریسٹ پمپ سے چھاتیوں سے دودھ نکال دیں اور بیلاڈونا گلیسرین لگائیں۔ چار ڈرام میگ نے شیا سلفاس پانی میں گھول کر مریضہ کو پلائیں تاکہ قبض دور ہو جائے۔ سلفاڈایازین یا سلفاتھیازول کھلائیں اگر فائدہ نہ ہو تو پکانے کے لئے پلٹس باندھیں جب پک جائے تو شگاف دے کر مرہم پٹی کریں۔ اگر زخم بڑھ جائے تو سلفاڈرگز کے علاوہ پنی سلین کا استعمال کریں۔

پستان کی مزید بیماریاں

لدی

یہ دو گلٹیاں ہیں جن میں بچے کیلئے دودھ پیدا ہوتا ہے، یہ عورتوں کی طرح مردوں میں بھی پائی جاتی ہیں، ان کو اگر غیر معمولی اسباب سے بڑھایا نہ جائے تو یہ ایک نشان کی مانند باقی رہ جاتی ہیں، جوان عورتوں میں یہ دو بڑی بلندیاں ہوتی ہیں۔ نصف کرہ کی مانند گول ہیں، یہ سینہ کی اگلی اور پہلوی سطحوں پر تیسری سے چھٹی یا ساتویں پسلی اور سینہ کی ہڈی سے بغل تک رہتی ہیں۔ ان کا وزن اور حجم مختلف عورتوں اور مختلف عمروں میں جداگانہ ہوتا ہے، چنانچہ جوانی سے پہلے چھوٹی ہوتی ہے، پھر اعضاء تناسل کی بالیدگی کے ساتھ بتدریج بڑھتی ہیں، اور ایام حمل اور ایام رضاعت میں (دودھ پلانے کا زمانہ) بڑی ہو جاتی ہیں، اور بڑھاپے میں لاغر اور ڈھیلی ہو جاتی ہیں، بائی چھاتی علی العلوم دائیں سے قدرے بڑی ہوتی ہے، ان کا قاعدہ جو سینہ سے لگا رہتا ہے گول ہوتا ہے جو سینہ کے عضلات سے بذریعہ ایک باریک طبقہ کے علیحدہ رہتا ہے۔ ان کی بیرونی سطح محدب ہوتی ہے اس کے وسط سے قدرے نیچے ایک چھوٹی سی مخروطی شکل کی بلندی ہوتی ہے، جس کو سر پستان (بھٹنی) کہتے ہیں، سر پستان کی سطح سیاہی مائل یا سیاہ اور اس کے گرد گلابی رنگ کا ہالہ (گھیرا) ہوتا ہے، باکرہ لڑکیوں میں اس کا رنگ گلابی ہوتا ہے، عورتوں میں حمل کے دوسرے مہینے کے قریب یہ پھیل جاتا ہے اور اس کا رنگ گندمی ہو جاتا ہے۔

پھر جس قدر حمل کے دن زیادہ ہوتے چلے جاتے ہیں اسی قدر گندمی رنگ بڑھتا جاتا ہے حتیٰ کہ بالآخر سیاہ ہو جاتی ہے، پھر رضاعت کے بعد اس کی رنگت زائل ہو جاتی ہے مگر اس کا یہ اثر پستان گندمی سیاہی مائل تازیست قائم رہتا ہے، اس ہالہ کی رنگت کے تغیرات وجود حمل کی معتبر دلیل بنتی ہے، پستان کی ساخت میں بہت سی چھوٹی چھوٹی گلٹیاں ہوتی ہیں جو دودھ پیدا کرتی ہیں۔

بھٹنی

سر پستان ایک مخروطی بلندی ہے جو عملی تحریک سے کسی قدر کھڑی ہو جاتی ہے، اس کا رنگ گلابی یا گندمی مائل ہوتا ہے، اس کی سطح شکن دار اور اس پر چھوٹے چھوٹے ابھار ہوتے ہیں، اس کی نوک پر بہت سے سوراخ ہوتے ہیں، جو دودھ کی نالیوں کے دھانے ہیں، سر پستان کی جڑ کے پاس اور ہالہ کی سطح پر بہت سی شحمی گلٹیاں ہوتی ہیں جو ایام رضاعت میں بڑی ہو کر جلد کے نیچے میل کی طرح معلوم ہوتی ہویں۔ ان گلٹیوں سے مخصوص روغنی مادہ مترشح ہوتا رہتا ہے، جس کا قاعدہ یہ ہے کہ سر پستان کی جلد رضاعت کے وقت زیادہ محفوظ رہے۔

پستان کی ساخت

پستان کی ساخت میں گلٹی کا گشت (لحم غدودی) اور ان کے جوڑنے والے ریشے داخل ہیں، کچھ چربیلی ساخت بھی ہوتی ہے، لحم غدودی بہت سے ٹکڑوں سے مرکب ہے، جس میں دودھ کی چھوٹی چھوٹی نالیاں ہوتی ہیں، یہ نالیاں باہم مل کر بڑی ہو جاتی ہیں، یہ بڑی نالیاں پندرہ سے بیس تک ہوتی ہیں اور ان کو مجاری لبن (دودھ کی نالیاں) کہتے ہیں یہ نالیاں ہالہ کے پاس پھول جاتی ہیں، جن کو اوعیہ لبن (دودھ کے ظرف) کہتے ہیں، پھر تنگ ہو کر حلمہ میں سوراخوں کے ذریعے کھلتی ہیں۔

لبن: (دودھ) اگرچہ دیکھنے میں بظاہر دودھ کے سارے اجزاء ایک دوسرے سے متشابہ و متجانس (ملتے جلتے اور ہم جنس) معلوم ہوتے ہیں، اور سب چیزیں منحل نظر آتی ہیں، مگر اصل میں دودھ دو قسم کے اجزاء سے مرکب ہے۔

(۱) صاف رقیق وسیال رطوبت جس کو دودھ کا پانی یا ماء الجبن کہتے ہیں۔

(۲) کچھ منجمد اجزاء جو رطوبت مذکورہ میں تیرتے رہتے ہیں، ان کو (کریات لبن) دودھ کے گول دانے کہتے ہیں، انہی دانوں کی وجہ سے دودھ کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

پستانوں کا بڑھ جانا

اس مرض میں ایک یا دونوں پستان بڑھ کر بڑے ہو جاتے ہیں، بعض اوقات اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ ان کی شکل ایک چھوٹے سے مشکیزے جیسی ہو جاتی ہے، اس مرض سے

خوبصورت عورت بھی بد صورت لگنے لگتی ہے۔ عورت کی خوبصورتی کو داغ لگ جاتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے حفاظت
میں ہی مضمر ہے۔ دودھ کی نالیوں پر غیر معمولی دباؤ پڑنے سے دودھ کم ہو جاتا ہے۔ عورت کو ایک
غیر ضروری بوجھ محسوس ہوتا ہے اور وہ اس مرض سے پریشان ہو جاتی ہے۔

کبھی تو تمام جسم کے ساتھ پستان بھی موٹے ہو جاتے ہیں اور کبھی جسم کی لاغری کے باوجود
لبن کی سوزش، مختلف اقسام کے اثرات، گرم آب و ہوا، آرام و آسائش کی زندگی اور کثرت مجامعت یا کثرت
خون سے بڑے ہو جاتے ہیں۔

علاج: سب سے پہلے مریضہ کو ہدایت کریں کہ مناسب سائز کی انگیا پہنے تاکہ پستانوں کو سہارا
پہنچے اور ان کا لٹکنا موقوف ہو جائے۔ اگر مرض کا سبب موٹاپا ہو تو روزانہ صبح مناسب ورزش کی
ہدایت کریں۔ موٹاپا کو دور کرنے کیلئے یہ نسخہ دیں۔

موٹاپا دور

1- تخم حلبہ سفوف کر کے رکھ لیں۔ تین ماشہ یہ سفوف رات کو ایک گلاس پانی میں بھگو دیں، صبح
مل چھان کر خالی معدے پلائیں۔ اگر اس کے پینے سے قبض ہو تو اس میں چھوٹی ہرڑ
ڈال لیں۔ اگر پاخانے لگ جائیں تو چھوٹی ہرڑ نکال لیں۔

2- ملا امیر العزیز سفید ... اور ... ماشہ ... کی ... چار ماشہ
کھانے کے بعد ہمراہ ... نیم گرم پانی سے دیں۔

ضماد

مسئلیں (حنظل سرخ، حنظل سفید) ملتانی مٹی ... گل قسم ... ایک ایک ماشہ ...
خراسانی، پوست ... چھال ... کا تو تین ماشہ سب ادویہ کو سرکہ اور عرق گلاب میں گھوٹیں اور
صبح شام پستانوں پر ضماد کریں۔

غذائیں: ... سادہ غذائیں پلائیں۔ پھلوں کے جوس، سبزیوں کے چھلکے
سمیت پکائیں جن میں ... گیا ہو ...
تمام ... استعمال کرائیں ...
...

خوبصورت عورت بھی بدصورت لگنے لگتی ہے۔ عورت کی خوبصورتی کا راز اس کے سینے کے حسن میں ہی مضمر ہے۔ وہ عورتیں جن کی چھاتیاں غیر معمولی بڑی ہوں ہوتے ہیں وہ کم ہو جاتا ہے عورت کیلئے ایک غیر ضروری بوجھ محسوس ہوتا ہے اور وہ اس مرض سے پریشان ہو جاتی ہے۔

کبھی تو تمام جسم کے ساتھ پستان بھی بڑھ جاتے ہیں اور کبھی جسم کی لاغری کے باوجود صرف بچے کی پیدائش، خلقی اثرات، نیکی آب و ہوا، آرام و آسائش کی زندگی، اور کثرت جماع کثرت وغیرہ سے بڑھ جاتے ہیں۔

علاج: سب سے پہلے مریضہ کو ہدایت کریں کہ وہ مناسب ساخت کی انگیا پہنے تاکہ پستانوں کا پھیلاؤ رکے اور ان کا لٹکنا موقوف ہو جائے۔ اگر مرض کا سبب موٹاپا ہو تو ورزش اور صبح شام سیر و ورزش کی ہدایت کریں، موٹاپا کم کرنے کیلئے مفید دیں۔

مجربات

1- جو ہڑ صاف کر کے رکھ لیں۔ تین ماشہ یہ سفوف رات کو ایک گلاس پانی میں بھگو دیں صبح مل چھان کر خالی معدے پلائیں۔ اگر اس کے پینے سے قبض ہو تو اس میں چھوٹی ہڑ نمک ڈال لیں۔ اگر پیاس لگنے لگ جائیں تو بھی ڈال لیں۔

2- تارامیرا، زیرہ سفید، ہلدی، ریٹھہ خطائی کا نمک برابر وزن پیس لیں۔ چھ ماشہ کھانے کے بعد ہمراہ سادہ پانی سے دیں۔

ضماد:

حب الیں (حنظل، مرچ، حنظل سفید) ملا کر ... ایک تولہ، ... اسپغول، پوست، ... چھالیہ، تین ماشہ، سب ادویہ کو سرکہ اور عرق گلاب میں گھوٹ کر صبح شام پستانوں پر ضماد کریں۔

غذائیں: اصلاحی تحریری اصلاحی غذائی سیال غذائیں پلائیں۔ پھلوں کے جوس بہتر ہیں ... جس میں مرچ مسالہ ... زیادہ ہو ... گھی ... بہتر ہیں۔ تمام ... اسمال ... مرغن ... بہتر ... پیپلا ... روٹی ... غذا ... مرچ ... ترکیب ... سے ... عضو ... سبزیاں ... وغیرہ۔

پستانوں کا چھوٹا ہونا (صغر الثدی)

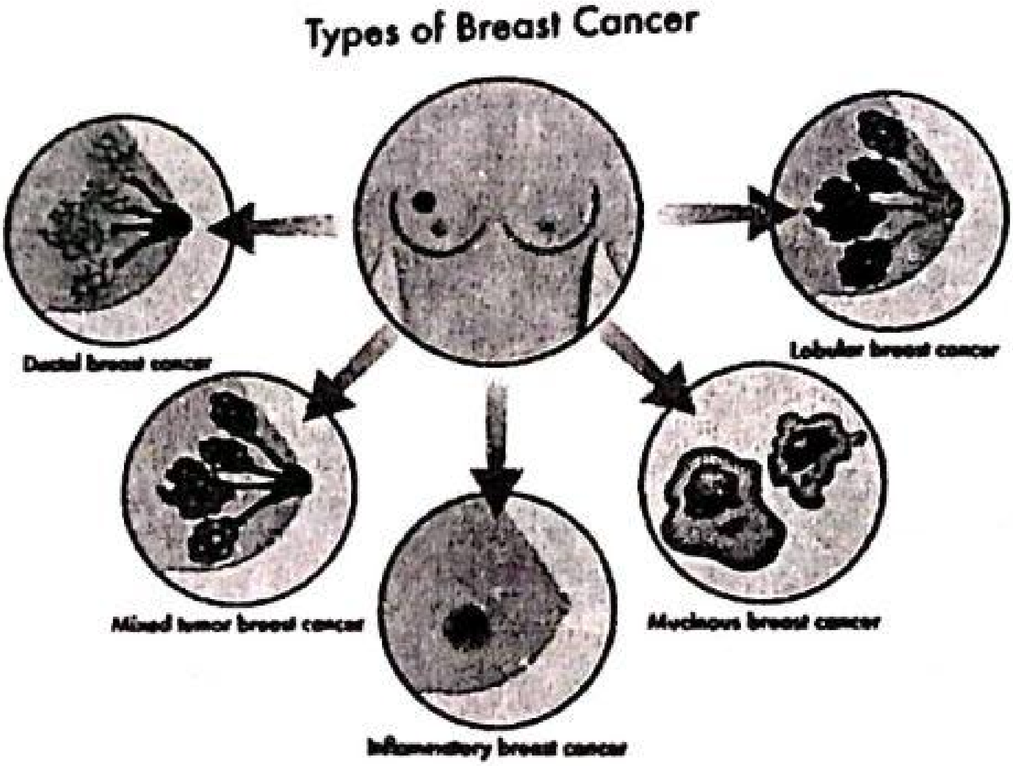
بعض اوقات پستان طبعی سائز سے بہت چھوٹے رہ جاتے ہیں، اس وجہ سے بھی عورت کی خوبصورتی متاثر ہوتی ہے ایسے لگتا ہے جیسے لڑکا ہو صرف کپڑوں سے یا آواز سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لڑکی یا عورت ہو سکتی ہے۔

سب سے پہلے نقص تغذیہ سبب ہے اس پر غور کریں، ہارمون ایسٹروجن کی کمی بھی اس دور کا ایک بڑا سبب ہے، اس کے بعد پستانوں کی رگوں کے سدے، عسر طمث بوجہ سوزش قاذفین، موروثی آتشک یا سوزاک، ہمیشہ ہی گرم پانی سے نہانا جس سے جسمانی بافتیں تحلیل ہو جاتی ہیں، زیادہ محنت مشقت کرنا، کثرت سے مسہل و مدرات کا استعمال، فساد خون کے امراض سے خشکی کا غلبہ، نسلی اعضا کا پیدائشی یا عارضی نقص، عمر کی زیادتی سے بھی پستان چھوٹے ہو جاتے ہیں یا مرجھا جاتے ہیں۔

علاج: سب سے پہلے سبب دور کریں، اگر سوزش قاذفین یا ایسٹروجن کی کمی سبب ہو تو اعصابی قشری ملین دو دو گولیاں کھانے کے بعد تین مرتبہ دن میں دودھ سے دیں، اگر نقص تغذیہ سبب ہو تو غذا بہتر کریں، اگر کوئی اعضاء تولیدی میں خلقی نقص ہے تو یہ نا قابل علاج ہے، اگر موروثی آتشک یا سوزاک کی علامات ملیں تو ان کا علاج کریں، جو اپنے اپنے باب میں لکھا گیا ہے، اگر حبس وغیرہ وجہ ہو تو مولد خون ادویہ (اطریفلات) واغذیہ دیں، اگر سبب خشکی ہو تو اعصابی حریرہ استعمال کرائیں۔

غذائیں: اعصابی قشری، پھلوں کے جوس سبزیوں کے پھیکے سوپ پلائیں، جن میں مرچ مصالحہ نہ ڈالا گیا ہو، دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی تمام غذائیں زیادہ دیں، بالائی، مکھن، اسبغول کی کھیر کھلائیں، کدو، ٹینڈے، حلوہ کدو، گاجر، گھیا توری، شلغم سفید دودھ میٹھا، امرود، گرما، سردا، خربوزہ پھیکا، مربہ گاجر حلوہ گاجر، انار شیریں، انار کا جوس خمیرہ گاؤزبان، عرق گاؤزبان، انجیر، قہوہ گل سرخ، بالائی، حلوہ سوجی، دودھ سویاں میٹھا دلیا، بند، رس، ڈبل روٹی، دودھ بکثرت پلائیں۔

اعصاب مقوی حریرہ: مغز بادام 1/2 کلو، کاجو 1/2 کلو، بادیان، مغز کدو شیریں تربوز، مغز خربوزہ، مغز کھیرا، موصلی سفید پاکستانی سب 1/4، 1/4 کو، کشنیز 1/8 کلو فلفلسیا 1/16 کلو، الائچی سفید 1/32 کلو۔



پستان کا کینسر

بائیں جانب چھاتی پر درد ہو اور وہاں ورم نما پھوڑا بن گیا جو بڑھتا گیا اور آخر کار اس کا آپریشن کرایا گیا ہو اور چھ ماہ بعد دوبارہ وہی حالت ہو جائے اور ایک سال ٹھیک رہنے کے بعد گلٹی بن جائے

مغز بادام رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح چھیل کر دھوپ میں خشک کر لیں، باقی مغزیات بھی اچھی طرح دھولیں کیونکہ یہ تیزاب کی مدد سے نکالے ہوئے ہوتے ہیں۔ ترشی اچھی طرح دور ہو جائے، موصلی سفید بھی اچھی طرح مسل مسل کر دھولیں یہ بھی تیزاب کی مدد سے سفید کی ہوتی ہے جبکہ اس کا اصل رنگ موتیا ہوتا ہے، ان سب ادویہ کو دھوپ میں اچھی طرح خشک کر لیں، پھر سونف، کشنیز، موصلی، مرچ سیاہ اور الائچی کو اچھی طرح سے باریک پیس لیں، مغزیات کو صرف جوکوب کریں اور شربت بارد چار کلو ملا کر معجون بنالیں باقی کا سفوف سنبھال لیں، جب ضرورت پڑی اتنا تیار کر لیا یہ اس وجہ سے بتایا ہے کہ زیادہ دیر رکھا رہنے سے اس کا ذائقہ تبدیل ہو جاتا ہے۔ اعصابی مقوی حریرہ تیار ہے ایک چمچ سفوف اعصابی مقوی حریرہ آدھا کلو دودھ میں ڈال کر ایک جوش دیں اور دو تولہ مکھن شامل کر لیں نیم گرم صبح شام حلوے کو پلائیں، نہایت اعلیٰ دوا ہے جو استعمال کرے گا وہی اس کے فوائد سے واقف ہوگا۔

روغن مسمن: چربی سانڈ، چربی گردہ بز، چربی گاؤ میش، روغن بیضہ مرغ ہر ایک تولہ تولہ، روغن قسط، روغن گل دو دو تولہ، روغن بادام تین تولہ۔

سب کو ایک برتن میں ڈال کر نرم سی آگ پر رکھیں سب حل ہو جائیں گے، محفوظ کر لیں روزانہ صبح شام پستانوں پر طلاء کریں، اس طلاء سے بھی خاطر خواہ فائدہ ہو جاتا ہے لیکن سرفہرست غذا کی طرف توجہ دیں، مریضہ کے آرام کا خاص خیال رکھیں۔

پرہیز: تمام قسم کے گوشت، دال مسور، انڈے، پکوڑے، میٹھی، تمام قسم کے ساگ، کریلے، بینگن، چائے، کافی، پان، سگریٹ، پالک، مچھلی، چھوہارے، پستہ، اخروٹ، چلغوزے، سرخ مرچ، بازاری چٹے اور دیگر تیز مرچ مصالحہ جات سے سخت پرہیز کریں۔

چھاتی کا کینسر درد ورم

بائیں جانب چھاتی پر درد ہوا اور وہاں ورم نما پھوڑا بن گیا جو بڑھتا گیا آخر کار اس کا اپریشن کرایا گیا اپریشن کے چھ ماہ بعد وہی صورت دوبارہ ہو گئی یعنی پھوڑا پہلے سے بھی زیادہ ظاہر ہوا پھر اپریشن کرایا ایک سال ٹھیک رہا۔ پھر آہستہ آہستہ چھوٹی سی گلٹی بن گئی جو کہ بڑھتی گئی اور مکمل ہو کر پھٹ گئی اور اس میں سے خون اور گوشت کے لوتھڑے نکلتے رہے اس حالت کو اب چار ماہ ہو رہے ہیں وہ زخم ٹھیک نہیں ہو رہا اس میں ہڈی نما گوشت بڑھتا ہے جو کہ سفید رنگ کا ہے اور نیم زرد رنگ میں رطوبت رستی رہتی ہے۔

چلنے پھرنے میں تکلیف ہوتی ہے ٹانگیں درست کام نہیں کرتیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ٹانگوں میں کوئی چیز پھرتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی غذا ہضم نہیں ہوتی باقی اعصابی نظام درست ہے اس کے لئے قانون مفرد اعضاء کے مطابق غذائی اور دوائی علاج تجویز فرمائیں۔

مریضہ کی چھاتی میں درد اور ورم ہے اسے غدی عضلاتی تحریک ہے۔ خون میں فاضل مادے اور صفراء کی کثرت ہے علاج کے لئے غدد ناقلہ کو تیز کریں تا کہ ان فضلات کا با آسانی اخراج ہو سکے اس کے لئے غدی اعصابی مسہل اعصابی کھار اعصابی عضلاتی ملین اور حب اکسیر جدید ملا کر استعمال کرائیں غذائیں بھی اعصابی استعمال کرائیں اللہ شفا دے گا۔

پستانوں کا شدید درد

دودھ کا جم جانا: درد کی یہ قسم سادہ پستانوں میں دودھ جم جانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جس سے گرم ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ عرف اسے تفیلہ بھی کہتے ہیں۔

علامات: پستانوں میں دودھ جم جانے سے سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر تناؤ اور صلابت پیدا ہو کر ان کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ پستانوں کو ہاتھ لگانے سے یا کپڑا وغیرہ لگنے سے بھی سخت درد ہوتا ہے اور کبھی بخار بھی ساتھ ہو جاتا ہے۔

طریقہ علاج: پستانوں میں سے دودھ خارج کریں۔ سرکہ سے کپڑا بھگو کر پستانوں پر رکھیں۔ شدت حرارت کے وقت سرد ادویہ کا لیپ کریں۔ جب حرارت کو سکون ہو جائے تو محلل ادویہ لگائیں اور کھلائیں۔

ضروری باتیں: جب پستان میں ورم ہو تو بچے کو اس طرف کا دودھ پلانا چھوڑ دیں۔

پستانوں کا تناؤ

اگر خدانخواستہ بچہ مر جائے یا بچہ دودھ نہ پیئے تو دودھ رک جانے کی وجہ سے پستان خوب تن جاتے ہیں، ہاتھ لگانا تک برداشت نہیں ہوتا، یا دودھ جم کر دودھ کی نالیوں میں سدہ پڑ جانے سے بھی پستان تن جاتے ہیں۔

علاج: اول الذکر میں برسٹ پمپ (آلہ مخرج اللبن) سے دودھ نکالیں اور پستانوں کو کپڑے سے اوپر کی طرف اٹھا کر باندھ دیں، دوسری صورت میں دیکھیں کہ مجری لبنیہ کی سوزش کی وجہ سے

رستہ مسدود ہو کر دودھ رکنے سے تناؤ پیدا ہوتا ہے تو اعصابی قشری ملین دودو گولیاں تین مرتبہ دن میں کھانے کے بعد گرم دودھ سے دیں، اگر خون میں سردی آ جانے سے دودھ جم گیا ہے تو قشری اعصابی ملین تین ماشہ تین مرتبہ دیں۔
غذائیں: سبب کے مطابق دیں، اگر وجہ سردی ہے تو ماءالعسل سے بہتر کچھ نہیں ہے۔

پستانوں کا درد (اعصابی) مرض

ماھیت مرض: یہ علامت خالص خلط بلغمی فاضلہ کے بدن میں ضرورت بدن سے زائد جمع ہونے سے ہوتی ہے اور اس کا اخراج بند ہوتا ہے۔

اسباب: تر گرم و تر سرد اغذیہ و اور اشیاء وغیرہ کا بکثرت استعمال ٹھنڈے ماکول و مشروبات کا استعمال۔

علامات مرض: رطوبت بلغمی کی کثرت کی وجہ سے یا عورت کے مقامی غدد (پستان) زیادہ نشوونما پاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اپنے حجم میں بڑھ جاتے ہیں گا ہے بچہ والی عورت میں اعصابی تحریک بڑھ کر پستانوں کی قوت جاذلہ بڑھا دیتی ہے جس سے پستانوں میں دودھ بکثرت اکٹھا ہونے لگتا ہے جو کہ بچے سے بچ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں پستانوں کے اندر سخت تناؤ اور درد ہوتا ہے۔ جو کبھی ورم کی شکل میں بھی اختیار کر لیتا ہے۔

علاج بالغذا: مریض کو تر سرد اور تر گرم اغذیہ دودھ مغزیات مشروبات سے پرہیز کرائیں۔ غذا خشک سرد یا خشک گرم ملا کر دیں۔ مقصد یہ ہے کہ عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی اغذیہ دیں۔

علاج بالدوا: مریضہ کا بغور معائنہ کریں درست علاج مزاج کی تبدیلی ہے۔

علاج کلی: مریضہ کے معائنہ کے بعد صحیح تشخیص کر کے علاج ادویہ اور اغذیہ تجویز چونکہ اعصابی تحریک میں قوت جاذبہ بڑھنے سے پستانوں میں دودھ بکثرت اکٹھا ہو جاتا ہے اور بعض اوقات بچہ کی ضرورت سے بچ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں پستانوں کی اندر سخت درد اور تناؤ ہوتا ہے اور دودھ بھی خوب ہوتا ہے۔

علاج

عورت کو چاہئے کہ اگر درد دودھ کی وجہ سے ہو رہا ہو تو بذریعہ بریسٹ پمپ دودھ نکال دے۔ غذا میں دودھ اور گوشت یعنی اعصابی اغذیہ اور غدی اعصابی اغذیہ نہ دیں۔ اگر درد جوش

خون کی وجہ سے ہو تو یہ غدی اعصابی تحریک ہے۔ اس کا علاج اعصابی عضلاتی ادویہ واغذیہ سے کریں اور انہی ادویہ کا پستانوں پر لیپ کریں۔

اگر درد پستان دودھ کی زیادتی سے ہے تو دودھ کم کرنے والی عضلاتی اعصابی ادویہ دیں اور اغذیہ بھی یہی دیں اور پستانوں پر بھی انہی ادویہ کا لیپ کریں۔

اجزائے نسخہ: تخم میتھی 7 تولہ، رائی 5 تولہ، کلونجی 2 تولہ۔

دوائی بنانے کا طریقہ: سب ادویہ کا سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک: 2-3 ماشہ دن میں 3 بار کھلائیں اور اسی دوا کا لیپ کریں۔

فائدے: دودھ کم ہو جائے گا۔

انگھی کا استعمال کریں۔

مازو، مائیں، کتھا سفید، پوست انار، کڑا اچھال، پتے کیکر، پھٹکڑی سفید ہموزن لیکر اس کا سفوف بنائیں۔ اور سرکہ میں گھوٹ لیں اور پستانوں پر لیپ کریں۔

نسخہ بنانے کا طریقہ: لونگ دار چینی 1 تولہ، جلوتری، 1 تولہ مصر 3 تولہ۔

ترکیب تیاری: سب ادویہ کو باریک کر کے نخود ی گولیاں بنائیں۔

خوراک کی مقدار: 1-2 گولی دن میں 4 بار ہمراہ پانی یا قہوہ

فوائد: درد پستان میں استعمال کرے بے خطا ہے۔

پستانوں کی گرہ پڑنا

پستان کے مرض میں مجری، لبیہ میں سدہ پڑ جانے سے گرہ بن جاتی ہے جس کی وجہ سے دودھ بند ہو جاتا ہے یا کم مقدار میں نکلتا ہے، پستانوں کو ٹٹولنے سے گانٹھیں سی محسوس ہوتی ہیں اور ان میں درد ہوتا ہے، اس کی عام طور پر دو وجوہات عام پائی جاتی ہیں ایک تو دودھ گاڑھا ہو کر نالیوں میں جم جائے دوسرا دودھ کی نالیوں کی سوزش وورم ہے، اگر دودھ جم جانے سے ہوں تو پستانوں میں تناؤ ہوگا، اگر سوزش کی وجہ سے ہو تو پستانوں میں تناؤ کے ساتھ ساتھ درد بھی ہوگا۔

علاج

اگر دودھ جمنے کی وجہ سے سدہ پیدا ہو گیا ہو تو قشری اعصابی ملین ماء العسل سے تین مرتبہ دن میں کھانے کے بعد چار ماشہ دیں اور یہی دوا شہد اور پانی کی مدد سے ضماد بھی استعمال

کریں، اگر دودھ کی نالیوں کی سوزش و ورم کی وجہ سے سدہ رک کر گانٹھیں پڑی ہیں تو سوزش اتارنے کیلئے اعصابی ادویہ دیں، مجری لبیہ کا زیادہ حصہ چونکہ قشری اور عضلاتی بافتوں سے مرکب ہیں اس لئے اعصابی قشری ملین دو دو گولیاں تین مرتبہ دن میں کھانے کے بعد گرم دودھ سے دینا بہت فائدہ مند ہے، گانٹھیں فورات تحلیل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

غذائیں: اگر دودھ جمنے سے سدہ رکا ہو تو قشری اعصابی غذائیں دیں، اگر دودھ کی نالیوں کی سوزش کی وجہ سے مرض واقع ہوا ہو تو اعصابی قشری غذائیں دیں۔ تمام غذائیں کتاب کے آخر میں لکھ دی گئی ہیں وہاں سے دیکھ لیجئے۔

پستانوں کی رسولیاں

کبھی ایک پستان میں اور کبھی دونوں پستانوں میں پہلے گلٹیاں (رسولیاں) محسوس ہوتی ہیں جن میں درد ہوتا ہے۔ بلکہ ان کا پتہ ہی درد سے لگتا ہے، بچیوں سے لے کر بڑی عمر کی عورتوں تک یہ مرض ہو جاتا ہے، پچپن سال تک کی عورتوں میں تو میں نے یہ مرض دیکھا ہے، نبض قشری اعصابی ہوتی ہے، جسم بھرا ہوا بلکہ بعض اوقات فربہ، اچانک ہی کوئی چیز لگنے سے یا معمولی دباؤ آنے سے پستان میں درد محسوس ہوتا ہے اگر ٹٹول کر دیکھا جائے تو ایک گلٹی سی ہوتی ہے جس میں دبانے سے درد بڑھ جاتا ہے، بڑھتے بڑھتے پستان کے حجم میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اس حد تک کہ دونوں پستان بے ڈول ہو جاتے ہیں، کبھی ایک میں ہی مرض ہوتا ہے، کبھی دونوں میں یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے، یہ رسولیاں دو قسم کی ہیں ایک میں شدید درد ہوتا ہے اور ایک قسم میں معمولی درد، دبانے سے ہی ہوتا ہے، کچھ لوگ اس کا اپریشن کر دیتے ہیں، ان دونوں اقسام کا الگ الگ علاج ہے، ان کی تشریح سادہ رسولی اور خبیث رسولی کے بیان میں تفصیل سے پڑھیں۔ اس مرض کے کئی مریض آئے ان میں سے کچھ ایسی عورتیں بھی آئیں جنہوں نے اپریشن کرا لیا تھا، وہ سال دو سال بعد مر جاتی ہیں ہوتا ایسا ہے کہ کچھ جلد باز عورتیں جب ایک پستان میں رسولی بنتی ہے تو اس کی تکلیف سے عاجز آ کر اسے آپریٹ کرا دیتی ہیں، جب ایک پستان سے آپریٹ کرا دیا جاتا ہے تو اس کا مادہ دوسرے پستان کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور پھر اسے بھی آپریٹ کرانا پڑتا ہے، جن عورتوں نے آپریشن کرا دیا ہو ان کا علاج نہیں کرنا چاہئے، کسی کی مصیبت اپنے گلے کیوں ڈالیں، کیونکہ اپریشن کرانے سے رسولیوں کے خلیات منتشر ہو کر جسم میں کئی اور جگہ پر مرض پیدا کر

دیتے ہیں، جو بظاہر نہیں نہیں آتا لیکن در پردہ پھلتا پھولتا رہتا ہے اور آخر کار ایک دن لے ڈوبتا ہے۔

علاج

اگر رسولی دردناک ہو تو ایچ 67 پانچ ماشہ دن میں تین بار تازہ پانی یا شربت بزوری بارد سے دیں، قشری اعصابی مسہل دیں، مسہل ہفتے میں ایک سے دو بار دینا چاہئے، وہ بھی اس صورت میں کہ اگر غالب خلط کا بہت غلبہ ہو اور ملینات سے مادہ خارج نہ ہوتا ہو، اگر رسولی کی بغیر درد والی قسم ہو تو قشری اعصابی ملین تین ماشہ دن میں تین مرتبہ کھانے کے بعد پانی سے یا شہد والے پانی سے دیں۔

غذائیں

درد والی قسم میں پھلوں کے جوس اور سبزیوں کے پھیکے سوپ پلائیں، جن میں مرچ مصالحہ نہ ڈالا گیا ہو، دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی تمام غذائیں زیادہ دیں اسپغول کی کھیر کھلائیں، کدو، ٹینڈے، حلوہ کدو، گاجر، گھیا توری، شلغم سفید، دودھ میٹھا، امرود، گرما، سردا، خربوزہ پھیکا، مربہ گاجر حلوہ گاجر، انار شیریں، انار کا جوس، خمیرہ گاؤزبان، عرق گاؤزبان، انجیر، قہوہ، گلسرخ، بالائی، حلوہ سوجی، دودھ سویاں، میٹھا دلیا، بند، رس، ڈبل روٹی، دودھ جلیبی بسکٹ، گنڈیریاں، گنے کا رس، کسٹرڈ، جیلی کھویا، رس، تربوز، شربت بزوری، شربت بنفشہ وغیرہ۔ بغیر درد والی قسم میں قشری اعصابی غذائیں دیں۔

دودھ کی زیادتی

کثرت رطوبات کے باعث یا جب بچے کا دودھ چھڑا دیا جائے تو دودھ کی زیادتی ہو جاتی ہے، مقوی و مرغن غذاؤں کے استعمال سے، اور مفرحات کے استعمال سے بھی دودھ بکثرت پیدا ہونے لگتا ہے، پستانوں میں تناؤ پیدا ہو کر پستان درد کرنے لگتے ہیں اگر بچے کا دودھ چھڑانے کے بعد یہ مسئلہ پیدا ہوا ہو تو شروع میں دودھ خود بخود بہتا رہتا ہے بعد میں مناسب علاج کرنے سے ٹھیک ہو جاتا ہے، اگر ٹھیک نہ ہو تو ورم پیدا ہو کر بخار آنے لگتا ہے۔

علاج: اگر بچے کا دودھ چھڑانے سے ہو تو بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دیا کریں چند روز بعد خو،

بخود ٹھیک ہو جاتا ہے، اگر کثرت مقوی و مرغن اغذیہ سبب ہو تو اسے دور کریں اور عضلاتی مخاطی ادوا دیں اور اسی قبیل کی ادویہ پستانوں پر ضماد کریں۔

ضماد: تخم کتان اور تخم حلبہ ہموزن کسی تابہ آہنی یں جلالیں اور تیز سرکہ میں کھرل کر کے پستانوں پر ضماد کریں، چند بار کے استعمال سے دودھ میں کمی ہو جائے گی اور آہستہ آہستہ بند ہو جائے گا۔

غذائیں: سادہ اور بھوک رکھ کر عضلاتی مخاطی ہی کھلائیں، مربیٰ آملہ، مربی سیب، مربی بہی، مربیٰ ہریڑ، بادیان خطائی اور الائچی سفید کا قہوہ، انجبار اور بوڑھ کی داڑھی کا قہوہ، مٹر لوبیا، ہرا چھولیا، چنے بھنے ہوئے، چنے شوربہ دار پکائے ہوئے۔ آلو گوبھی، کچنار، سیم پھلی، مکئی اور باجرے کی روٹی، بیسن کی روٹی میتھی ڈال کر، اوپر لکھے گئے قہوے استعمال کریں، ناریل، آڑو، چھوہارے، پستہ، بڑا گوشت اور اس کے کباب، کڑاہی پکڑے، کوفتے، انڈے کی زردیاں، لیموں کا استعمال بکثرت کریں، فالسہ، کینو، جامن، مالٹے، چکوترا، ترش انار وغیرہ دیں، منقیٰ مویز، خوبانی وغیرہ دیں۔

دودھ کی کمی (قلت لبن)

دودھ کی کمی کوئی تکلیف دہ مرض تو نہیں ہے لیکن ماں کیلئے اس سے بڑھ کر اور کیا دکھ ہوگا کہ اس کے جگر کا ٹکڑا بھوک سے بلکتا رہے اور وہ ماتا کی ماری بار بار اس کے منہ میں پستان دے، لیکن چند الٹے سیدھے منہ مار کر پھر رونے لگے کیونکہ اسے اس کی ضرورت کے مطابق دودھ نہیں ملتا، بچہ دن بدن غذا کی کمی کی وجہ سے کمزور ہوتا چلا جاتا ہے، اس کا سب سے بڑا سبب ماں کی غذا متوازن نہ ہونا ہے اور ماں کا ضعف اشتہا بھی سبب ہے جب ماں ہی کچھ نہیں کھائے گی تو دودھ کہاں سے بنے گا، بھس کی وجہ سے بھی دودھ میں کمی واقع ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ دھوپ میں کام کاج کرنا، حالات نفسانیہ بھی سبب ہیں، کوئی رحم کا مرض، جیسے کثرت طمث کی وجہ سے کثرت زیان خون، بچے سے عدم محبت بھی ایک بڑا سبب ہے۔

علاج:

سب سے پہلے سبب دور کریں اگر پھر بھی مطلوبہ مقدار میں دودھ نہ پیدا ہو تو ہمارے تجربے میں دو تین ادویہ ہیں جن سے مقصد براری ہو جاتی ہے، زیرہ سفید چھ ماشہ آدھا کلو دودھ میں نرم آگ پر اچھی طرح پکائیں جب نصف رہ جائے تو صبح تمام نوش کرنے سے چھوٹی موٹی کی

پوری ہو جاتی ہے، سونف کو دودھ میں جوش دیکر پینے کے بھی یہی فوائد ہیں، اس سے بڑھ کر تودری سفید ایک تولہ آدھا کلو دودھ میں نرم آگ پر رکھیں جب دودھ ڈیڑھ پاؤ رہ جائے تو صبح شام پینے سے بہت زیادہ مقدار میں دودھ آنے لگتا ہے، یہ تو مفرد ادویہ کا کمال ہے ویسے بہتر یہی ہوتا ہے کہ مفرد ادویہ استعمال میں لائی جائیں لیکن درج ذیل حریرہ بھی کمال کا مولد شیر ہے۔

مولد شیر حریرہ: تودری سفید اصلی، موصلی سفید انڈین، مغز تربوز، مغز خربوزہ، کشمش، ہر ایک تولہ تولہ، الائچی سفید چھ ماشہ۔

سب ادویہ کو اچھی طرح ہاون دستہ سے کوٹ لیں، مشین سے نہیں پیسنی یہی ایک راز ہے، ایک تولہ دوا آدھا کلو دودھ میں نرم آنچ پر رکھیں اور اس میں تین تولہ کھویا شامل کر دیں، حسب ذائقہ چینی ملا کر صبح شام خلو ئے معدہ استعمال کریں۔

ایک راز: جتنی بھی مولدِ منی دوائیں ہیں سب ہی مولد شیر بھی ہوتی ہیں، اس لئے اس طرف بھی دھیان رکھیں۔

غذائیں: مغزیات کے حریرے دودھ میں پکا کر دیں، دودھ مکھن، بالائی، کھویا، کھیر، دودھ سویاں، سوجی کا حلوہ دودھ والا، دودھ جلیبی کو بھی اس کام میں کمال حاصل ہے، پھل زیادہ سے زیادہ کھلائیں، اگر قبض ہو تو سبزیوں کا بکثرت استعمال کریں، اگر غذا کی کمی ہو تو اسے پورا کریں، اگر خون کی کمی کی وجہ سے ہو تو غذاؤں اور پھلوں کے ساتھ ساتھ کشتہ فولاد دورتی صبح شام مربہ گاجر سے دیں۔

دودھ کی خرابی (فساد اللبن)

کبھی دودھ میں خرابی آجاتی ہے جس وجہ سے بچہ یا تو اسے پیتا ہی نہیں اگر پی لے تو مختلف امراض میں گھر جاتا ہے جیسے، بدہضمی، اپھارہ، اسہال، قے، لاغری جیسی امراض میں گرفتار ہو جاتا ہے، اخلاط اربعہ کی کمی بیشی سے غالب خلط متعفن ہو کر دودھ کو خراب کر دیتی ہے اور دودھ کا رنگ قوام، ذائقہ، بو اور مقدار متاثر ہو کر بچے کو بیمار کر دیتی ہے، ماں کی صحت بھی دن بدن خراب ہونے لگتی ہے۔

تشخیص

دودھ کے رنگ، ذائقہ اور قوام سے بمطابق خلط تشخیص کر کے علاج کریں یا نبض آپ کی مدد کر سکتی ہے، لیکن عورتوں کی نبض ہر کوئی نہیں دیکھ سکتا کیونکہ ماشاءاللہ صحت مند ہوتی ہے، نبض ڈھونڈھنے سے بھی بمشکل ہی ملتی ہے، صحت مند کیوں ہوتی ہیں اور نبض کیوں نہیں ملتی کسی اور مناسب جگہ ذکر کرونگا۔

علاج: غالب خلط کا اخراج کریں اور علاج بالآمالہ کریں، کیونکہ علاج بالآمالہ کا غالب خلط بھی تحلیل ہوتی رہتی ہے، اگر علاج بالجذب کیا جائے تو متعفن مادہ جذب ہو کر زہر کی شکل اختیار کر کے کئی نئے فساد کھڑے کر دے گا، علاج بالضد بھی نہیں کر سکتے کیونکہ اس سے مرضی مادے میں سکون واقع ہو کر اس کا تعفن در تعفن زہر کی صورت اختیار کر جائے گا۔

غذائیں: جو بھی دوادیں گے اسی گروپ کی غذائیں دی جائیں گی۔

غدی دردِ پستان

ماہیت مرض: یہ علامت خلط صفراوی فاضلہ کے سبب نمودار ہوتا ہے۔

اسباب مرض: کثرت رطوبات صفراوی فاضلہ کا خارج نہ ہونا۔ اچانک گرمی لگ جانا ماکول و مشروب کڑاہی گوشت اور مصالحہ کا بکثرت استعمال حدتِ خون، خون میں سوزاکی زہر ہونا اور اس کا اخراج نہ ہونا۔

مرض کی علامت: بائیں پستان میں ورم درد پھوڑا وغیرہ سے پستان دردناک ہو جاتا ہے۔ جب جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی ہوتی ہے تو غدد صفراء زیادہ بناتے ہیں مگر اس کا اخراج بند ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے مریضہ کے جسم میں گرمی خشکی کی علامات پیدا ہوتی ہیں۔

جب پستانوں کی عشائے مخاطی میں صفراء رکھتا ہے تو وہاں پر پہلے جلن دار خارش ہوتی ہے۔ اس کے اگلے درجہ میں شدت صفراء سے سوزش نمودار ہوتی ہے اور ساتھ ہی درد بھی ہونے لگتا ہے۔

علاج بالغذا: تمام گرم خشک اور خشک گرم ادویہ اور اغذیہ سے پرہیز کرائیں اور تر گرم و تر سرد ماحول میں رکھیں۔ جب تک شدید بھوک نہ لگے ٹھوس غذا نہ دیں۔

ستہ: مغز بادام 250 گرام، دیسی گھی 250 گرام، شہد خالص آدھا کلو۔

ترکیب تیاری: مغز بادام ابال کر ان کو چھیل کر اتار لیں بعد میں گھی میں براؤن کریں نرم آگ پر پکائیں خیال رہے کہ گریاں جل نہ جائیں جب مغز بادام سرخ ہو جائیں تو نیچے اتار کر شہد ملا لیں بس تیار ہے۔ حسب ضرورت کھلا کر قہوہ اجوائن پودینہ کا پلائیں۔

مکھن، ڈبل روٹی، دودھ چاول یا کھیر دیں، گاجر کا مربہ کھلائیں۔ سبزیوں میں مولی، گاجر، شلغم، مونگرے، گھیا کدو، دیسی ٹینڈے، توری، دال ماش، کھچڑی، مونگی کی دال، بھنڈی مرچ، سیاہ ڈال کر پکائیں اور نمک بھی بند کریں بلکہ نمک کی جگہ جوکھار ڈال سکتے ہیں۔

علاج بالدوا: اصول، ماحول کی تبدیلی، موسم کی تبدیلی، غذا کی تبدیلی، میرض کو سرد اور مرطوب موسم میں رکھیں گرمیاں ہوں تو صحت افزا مقام پر لے جائیں۔

2- ماحول کی تبدیلی کیلئے غصہ دلانے والے عوامل اور ماحول وافراشیاء سے پرہیز رکھیں۔

3- غذا کا خاص خیال رکھیں جب تک شدید بھوک نہ ہو ٹھوس غذا ہرگز نہ دیں بدن میں رطوبت پیدا کریں خواہ دوا سے یا غذا سے تاکہ تحریک اگر نا مکمل ہے تو مکمل ہو اس کے لئے غدی اعصابی مسہل دیں اگر پستان کا درود رینہ ہو تو اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی مسہل دے کر صفراء کو خارج کریں اس کے بعد تعدیل کے لئے اعصابی غدی ملین اکسیر بھی دے سکتے ہیں۔

اصل علاج خلط صفراء کو خلط بلغم میں تبدیل کرنا ہے۔

علاج کلی

مریض کا معائنہ بغور کریں اصل سبب تلاش کریں جسمانی حالت دیکھیں بدن کی رنگت لمس قارورہ کی مقدار اور رنگ دیکھیں قبض یا اجابت یا فراغت ہے پستانوں کا معائنہ کرائیں سب امور کو مدنظر رکھ کر دوا کی تجویز کی طرف متوجہ ہوں۔

اگر پستان میں سوزش اور درد ہو رہا ہو تو اور بھی زخم نہ بنا ہو تو اعصابی ادویہ کا لیب کریں۔ مثلاً برگ کاسنی، برگ مکو ہر ایک 50 گرام، سہاگہ بریاں 20 گرام، سفیدی انڈا ایک عدد۔

تیاری کا طریقہ: برگ مکو اور برگ کاسنی کو گھوٹیں اور پھر سہاگہ ملا دیں آخر میں سفیدی انڈا شامل کر کے مقام ماؤف پر لیپ کر دیں۔ انشاء اللہ جلن درد اور ساز ختم ہو جائے گا۔

اگر جلن کا مریض زیادہ احساس کرے تو مذکورہ لیپ میں تھوڑا سا یعنی 5 گرام کافور ملا لیں۔

اگر درد زخم کی وجہ سے یا ناسور بن گیا ہو تو پہلے اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی ادویہ کھلا کر اور اوپر مرہم بنا کر لگا کر صفراء کی غلیظ رطوبات خارج کریں۔

اصول: پیپ جب تک زخم سے آتی رہے۔ اعصابی غدی، اعصابی عضلاتی ادویہ لگائیں اور کھلائیں۔ جب پیپ آنی بند ہو جائے صرف پانی خارج ہو تو عضلاتی اعصابی ادویہ اور اغذیہ سے علاج کریں اور مقام ماؤف پر مرہم بھی عضلاتی اعصابی لگائیں۔

اعصابی غدی ملین: سہاگہ 7 تولہ، ملٹھی 7 تولہ، شیر مدار 1 تولہ، ریوند چینی 4 تولہ

خوراک دینے کا طریقہ: 1-2 ماشہ۔

فوائد: درد اور سوزش پستان کو ختم کرتی ہے۔

نسخہ: سہاگہ 7 تولہ، ملٹھی 7 تولہ، شیر مدار 1 تولہ، ریوند چینی 4 تولہ، سقمونیا اصلی 2 تولہ

مقدار خوراک: 2 ماشہ

اعصابی غدی روغن: روغن کدو 9 تولہ، پودینہ 1 تولہ، ست کافور 1 تولہ

ترکیب تیاری: حسب دستور تیار کرلیں۔

فائدہ: درد و سوزش پستان کے لئے۔

اجزاء نسخہ: ست پودینہ 50 گرام، مشکفور 50 گرام، روغن زیتون 125 ملی گرام۔

ترکیب تیاری: حسب دستور تیار کریں۔

فوائد: سوزش پستان کے لئے۔

اعصابی عضلاتی شدید

اجزاء نسخہ: قلمی شورہ 3 تولہ، جوکھار 5 تولہ، تخم کاسنی 5 تولہ، گل گلاب 8 تولہ۔

ترکیب تیاری: تمام ادویہ کوٹ پیس کر سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک: 1 ماشہ دن میں 3 بار۔

فوائد: درد و سوزش پستان کے لئے

اعصابی عضلاتی مسہل: قلمی شورہ 3 تولہ، جوکھار 5 تولہ، تخم کاسنی 5 تولہ، گل سرخ 8 تولہ، کالا دانہ 20 تولہ

ترکیب تیاری: حب بقدر نخود بنائیں۔

فوائد: مادہ کے اخراج، درد پستان و سوزش میں دیں۔

روغن

نسخہ بنانے کا طریقہ: روغن بادام 9 تولہ، کافور 1 تولہ۔
ترکیب تیاری: حسب دستور بنا کر استعمال کریں۔
ٹکور: برگ سنبھالو، برگ نیم، اکاس بیل برابر وزن۔
ترکیب تیاری: پانی میں گرم کر کے ٹکور کریں پھر یہی اوپر باندھ دیں (بھرتہ بنا کر قدرت تیل ملا کر)
فوائد: پستانوں کے تناؤ اور درد میں مفید ہے۔

درد سوداوی اور پستان

ماہیت: خالص سوداوی (خشکی) فاضلہ کی کثرت اور شدت کا نتیجہ درد ہے۔

مرض کے اسباب

کثرت رطوبت سوداوی کا پیدا ہونا اور خارج نہ ہونا (عضلاتی اعصابی تحریک) ترش اشیاء کا بکثرت استعمال، کڑاہی گوشت یا بڑا گوشت، سرخ مرچ، انڈے اور تیز گرم مصالحہ جات کا استعمال بکثرت استعمال کرنا، نشہ آور ادویات یا شراب نوشی، امیر گھرانے کی عورتیں جو کہ نشہ آور ادویہ اور شراب نوشی کا بکثرت استعمال کرتی ہیں، وہ عورتیں جن کو شہوت کا غلبہ ہو اور کثرت مباشرت میں مبتلا رہتی ہیں۔

غریب گھرانے کی عورتیں جن کی غذائی قلت کے باعث رطوبات بدنی خشک ہو جاتی ہیں۔ اور خون گاڑھا ہو جاتا ہے تو پستانوں میں دودھ جمنے یا رسولی پیدا ہونے سے پستانوں میں درد ہوتا ہے۔

علامات مرض

جسم میں خشکی بڑھ جاتی ہے خون میں بواسیر زہر ہوتا ہے اور کثرت غلط سوداوی یعنی شدت عضلاتی اعصابی تحریک سے رطوبات بدنی خشک ہونے لگتی ہیں اور دودھ کی پیدائش کم ہونے لگتی ہے اور آہستہ آہستہ دودھ کی پیدائش بند ہو جاتی ہے کبھی ان میں خشک خارش اور کبھی

تیزابیت کی وجہ سے پستانوں میں زہر مواد یا بواسیری زہر کی وجہ سے گلٹی بن جاتی ہے یا پھوڑا بن جاتا ہے اگر بروقت علاج نہ کیا جائے تو ورم بن کر یہ درد ہوتا ہے اور پھر پھوڑا پھٹ جاتا ہے۔ او۔ خون بہتا ہے ورم ہو اس زخم کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اگر مرض مزمن شکل اختیار کر جائے۔ عضلاتی اعصابی تحریک شدت اختیار کر جائے مثلاً قارورہ سیاہ آنے لگے یا پاخانہ سیاہ رنگ کا آنے لگے شدید قبض ہو اور ریاح ہو ایسی صورت میں ہر حال میں غدی عضلاتی مسہل سے علاج شروع کریں۔ اور باقی ادویہ حسب شدت مرض کام میں لائیں۔

علاج بالغذا: خشکی گرمی یا خشکی سردی نبض والے مریض کو غذا ہمیشہ گرم تر یا تر گرم دیں۔

صبح کا ناشتہ: مغز بادام رات کو بھگو کر صبح چھیل کر گھوٹ کر مکھن ملا کر کھلائیں۔ انڈے کا حلوہ یا آملیٹ۔

میوہ جات: چلغوزے، پستہ، اخروٹ، کشمش ملا کر کھلائیں۔

قہوہ: ادرک کا قہوہ بنا کر نمک سیاہ مرچ ملا کر پلائیں۔

1- دیسی گھی، انڈا کی زردی ایک عدد، شہد ملا کر پھینٹ کر پلائیں۔

دوپہر: غدی عضلاتی اور غدی اعصابی، اعصابی غدی غذائیں کھلائیں مثلاً گوشت، دیسی مرغ، تتر بٹیر، بکرا کا گوشت، کدو، گھیا توری، دال مونگ چھلکے والی، دال ماش، پالک، میتھی کا ساگ، مولی، گاجر، مونگرے، شلغم، ٹینڈے، گھیا توری، پیٹھا، ول توری، مرچ سیاہ، دیسی گھی ڈال کر پکائیں۔

رات: رات کو دوپہر والا سالن، روٹی گندم یا مکئی کی روٹی، دودھ گائے، بکری اونٹنی کا شہد ملا کر پلائیں۔

پھل: انگور شیریں، امرود، گرما، پپیتا، خوبانی۔

یہ سیرپ پلائیں۔ شہد کا شربت، مالٹا، شربت بزوری، سیون اپ۔

علاج بالدوا

اصول علاج مریض کو گرم تر گرم ماحول میں رکھیں موسم گرما ہو تو مریض کو صحت افزا مقام پر لے جائیں۔ بغیر شدید بھوک غذا نہ دیں۔ ٹھوس غذا نہ دیں گرم تر یا نرم گرم غذا جس میں

دیسی گھی تر بہ تر ہو دیں۔ مثلاً دلیا، جو، گندم یا کسٹرڈ کی کھیر شہد و مکھن ملا کر دودھ گھی بکثرت دیں

مزاج کی تبدیلی کریں۔ یعنی سودا کو صفراء میں تبدیل کرنے کیلئے غذا و دوا کا استعمال کریں۔

ابتدا میں غدی اعصابی مسہل دیکر معدہ آنتوں اور گردوں سے سودا کا اخراج کریں

شدت مرض میں مسہل دوا اتنی تیز ہو کر ایک دو دست آنے چاہئیں۔

مرض میں مسہل دوا اتنی تیز ہو کہ ایک دو دست آنے چاہئیں مریض کنٹرول ہونے پر دوا کم

کردیں کہ ایک پاخانہ ضرور آجایا کرے اور مریض کمزور بھی نہ ہو۔

اجزاء نسخہ: زنجبیل 5 تولہ، نوشادر ٹھیکری 2 تولہ، مرچ سیاہ 1 تولہ، سنائکی 8 تولہ۔

ترکیب تیاری: کوٹ پیس کر خوب باریک کرلیں۔

مقدار خوراک: 4 رتی تا 1 ماشہ تک دن میں 4 بار کھلائیں۔

صفراء: سودا کا بے ضرر مسہل ہے سودا کو ختم کرتا ہے۔

علاج کلی کا طریقہ: مریض کے معائنہ کے بعد صحیح تشخیص کر کے علاج اغذیہ و ادویہ تجویز کریں۔

اگر بدن میں خلط سودا زیادہ ہو تو چہرے پر سرخی نمایاں ہو منہ کا ذائقہ کڑوا، قارورہ اور

پاخانہ سرخ زردی مائل ہو تو عضلاتی غدی تحریک خیال کریں۔

نبض اگر تین انگلیوں یا تین انگلیوں سے بھی کراس کرے اور دباؤ دینے سے سخت تنی ہوئی

محسوس اور حرکت دینے سے ادھر ادھر حرکت نہ کر سکے تو یہ نبض عضلاتی غدی ہوگی۔ یہ درد جو ہے وہ

گرمی و خشکی کی وجہ سے ہوگی۔

علاج تجویز: اگر تشخیص کے مطابق تحریک عضلاتی اعصابی ہو تو پہلے غدی اعصابی مسہل دیں تا

کہ معدہ جگر گردوں کی صفائی ہو اس کے بعد ملین غدی اعصابی 2 ماشہ کی مقدار میں دیں ساتھ قہوہ

اجوائن پودینہ کا دیں۔

درد شدت میں دوا پندرہ پندرہ منٹ بعد دے سکتے ہیں۔ جب درد کنٹرول ہو جائے تو دوا

کا وقفہ بڑھا دیں اور تریاق بھی دے سکتے ہیں۔ بے چینی ہو رات کو نیند نہ آئے تو مفرح دوا دیں۔

پستان میں رسولی گلٹی

میرا ایک کلاس فیلو ہے اس کی والدہ کے پستان میں رسولی ہوئی جو چھوٹی سے بڑی ہوتی

گئی درد بھی ہونے لگا ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے اپریشن نہ کرا سکے

تعویذ گنڈے بھی کرائے لیکن افاقہ نہ ہوا ایک دن رسولی پھٹ گئی اور اس سے پیپ نکلنی شروع ہو گئی پیپ کئی دن متواتر نکلتی رہی پھر کیڑے بن گئے آہستہ آہستہ پیپ ختم ہو گئی کیڑے بھی ختم ہو گئے اور بدبو بھی ختم ہو گئی۔

اب پستان میں پیپ نہیں ہے گہرا زخم ہے زخم بھی ایسا ہے کہ اندر کالال گوشت بھی اوپر کناروں پر ابھرآیا ہے زخم سے کبھی کبھی خون بھی آتا ہے پاؤں پر ورم ہے پانی نہیں پی سکتی ایسا لگتا ہے کہ پانی غذا والی نالی میں لگتا ہے بھوک بند ہے اس کا کوئی آسان علاج بتائیں اور زخم پر لگانے کے لئے بھی کوئی مرہم کا نسخہ بتائیں۔

سولی میں پیپ کا بننا اور خارج ہونا غدی عضلاتی تحریک کی انتہا اور غدی اعصابی تحریک ابتدا سمجھیں آپ اس کی تحریک کو مزید آگے بڑھا دیں یعنی اسے غدی اعصابی اکسیر اعصابی غدی تریاق اور اعصابی کھار استعمال کرائیں زخم پر گل کیسو افتیمون 30,30 گرام لے کر دو کلو پانی میں رات کو بھگو دیں صبح نیم گرم ٹکور کریں بلکہ ٹکور کے بعد گل کیسو افتیمون دھوپ میں خشک کر کے ویزلین ملا کر زخم پر لگائیں غذا اعصابی استعمال کرائیں قبض نہ ہونے دیں اس کے لئے حسیانده سنا کی پلائیں پیشاب، پاخانہ کھل کر آنا چاہئے۔

نوٹ: ایک یا در یٹھے کا چھلکا ایک پاؤ پانی میں جوش دے کر نیم گرم غرارے کرائیں پھر گرم دودھ میں گھی ڈال کر پلائیں اللہ شفاء دے گا۔

پستان کے خطرناک امراض

اعصابی امراض پستان

پستان کا بڑھ جانا یا لٹک جانا۔ کثرت دودھ وغیرہ۔

ماہیت مرض: مندرجہ بالا جملہ علامات خلط خالص بلغمی فاضلہ کا بدن میں ضرورت بدن سے زائد ہونا۔ اور ان کا خارج نہ ہونا۔

اسباب مرض: تر گرم وتر سرد اغذیہ واشیاء کا بکثرت استعمال۔ ٹھنڈے ماکولات ومشروبات کا استعمال۔ نازک مزاجی۔ بچے سے محبت کا جذبہ زیادہ ہونا۔

علامات مرض: رطوبات بلغمی کی کثرت کی وجہ سے عورت کے مقامی غدد (پستان) زیادہ نشوونما

پاتے ہیں۔ جس وجہ سے اپنے حجم میں بڑھ جاتے ہیں۔ گاہ کثرت رطوبت دودھ سے لٹک بھی جاتے ہیں۔

علاج بالغذا: مریض کو تر سرد اور تر گرم اغذیہ: دودھ، مغزیات، مشروبات سے پرہیز کرائیں۔ غذا خشک سرد و خشک گرم دیں۔ مقصد مریضہ کو عضلاتی اعصابی و عضلاتی غدی اغذیہ دیں۔

علاج بالدوا: مریضہ کا بغور معائنہ کریں۔ درست علاج کے لئے اعصابی تحریک کو عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی میں تبدیل کریں۔ اگر ثمن (پستان) چھوٹے کرنے ہو یعنی سڈول بنانا ہو تو عضلاتی اعصابی ادویہ کی پستان پر لیپ بھی ضرور کریں۔

علاج کلی

مریض کا بغور معائنہ کریں اور صحیح تشخیص کر کے علاج ادویہ اور اغذیہ تجویز کریں۔ چونکہ اعصابی تحریک میں پستانوں کی قوت جاذبہ زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ جس سے پستانوں میں دودھ بکثرت اکٹھا ہونے لگتا ہے جو کہ بعض دفعہ بچہ کے پینے سے بھی بچ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں پستانوں کے اندر سخت تناؤ اور درد ہونے لگتا ہے جو کبھی ورم کی صورت میں بھی اختیار کر جاتا ہے۔ کبھی بوجہ کثرت دودھ خود بخود پستانوں سے دودھ بہنے لگتا ہے۔

علاج:

اگر دودھ بکثرت خود بخود بہتا ہو تو عورت کو چاہئے کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے دبا کر نکال دے اور اگر درد ہوتا ہو تو بذریعہ پمپ نکال دے۔ غذا میں دودھ و گوشت مقصد اعصابی اغذیہ اور غدی اعصابی اغذیہ نہ دیں۔ اگر مریضہ میں جوش خون ہو یعنی غدی اعصابی تحریک ہو تو اعصابی عضلاتی ادویہ و اغذیہ دیں اور انہیں ادویہ کا پستانوں پر لیپ بھی کریں۔ اگر دودھ کم کرنا مقصود ہو تو عضلاتی اعصابی خشک سرد ادویہ اور اغذیہ دیں اور پستانوں پر ان ادویہ کی لیپ کریں۔ تخم میتھی 7 حصے۔ رائی 5 حصے سفوف بنا دیں۔ کھانے کے لیئے خوراک 4 ماشہ تا 6 ماشہ دن میں 3 مرتبہ اور اسی دوا کا لیپ بھی کریں۔ پستان سڈول ہو جائیں گے اور دودھ کم ہو جائے گا۔ نسخہ، مازو، مائیں، کتھ سفید، سفید پھٹکری، اقاقیا، پوست انار برابر وزن ان کا سفوف تیار کریں۔ بعد ازاں سرکہ میں گھوٹ کر پستان پر لیپ کریں۔ پستان اپنی اصلی حالت پر آ جائیں گے۔ اس کے ساتھ اگر انگیمی کا استعمال کیا جائے تو بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔

پستان کے غدی امراض

بائیں پستان کا ورم یا پھوڑا۔ پستان کا ناسور۔ سوزش پستان۔ پستان میں جلن وسوزش وغیرہ۔

ماہیت مرض: مذکورہ بالا جملہ علامات خلط خالص صفراوی فاضلہ کے سبب نمودار ہوتی ہیں۔

اسباب مرض: کثرت رطوبات صفراوی فاضلہ کا خارج نہ ہونا۔ گرمی کا لگ جانا اچانک گرمی لگ جانا۔ موسمی تغیرات۔ گرم خشک موسم یا گرم خشک ہواؤں سے متاثر ہونا۔ گرم ماکولات ومشروبات، کڑاہی گوشت اور گرم مصالحہ کا بکثرت استعمال۔ شراب نوشی، سخت غصہ آنا، الرجی، سوزش جگر و گردہ، حدت خون، یرقان، امراض رحم، سوزش خصیۃ الرحم، عسر طمث، اسقاط حمل، اٹھرا اور خون میں سوزاکی زہر کا ہو جانا اور اس کا خارج نہ ہونا۔

علامات مرض:

جگر کے غیر طبعی فعل (غدی عضلاتی) تحریک کی وجہ سے صفرا خون میں جمع ہو جاتا ہے اور اس کا اخراج بند ہوتا ہے۔ جس وجہ سے مریضہ کے بدن میں گرمی خشکی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ چونکہ پستان خود بھی غدد ہیں۔ جب ان کے غشائے میں صفرا رک جاتا ہے تو وہاں پر پہلے جلن دار خارش ہوتی ہے۔ جب اس میں شدت پیدا ہوتی ہے تو سوزش نمودار ہونے لگتی ہے ساتھ ہی درد بھی ہونے لگتا ہے جو بالآخر وہاں پر ورم بن جاتا ہے۔ اگر ورم کا درست علاج نہ کیا جائے تو ورم ناسور کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ جس سے پانی رستا رہتا ہے۔ گاہ پیپ بھی نکلتی ہے۔

علاج بالغذا: مریضہ کو تر گرم و تر سرد اغذیہ دیں اور تمام عضلاتی اور غدی اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔ یعنی خشک گرم یا گرم خشک ہرگز نہ دیں۔ اغذیہ میں مکھن وشہد، مکھن ڈبل روٹی سے دودھ چاول یا چاول کی کھیر دیں۔ مربہ گاجر، سبزیات مولی، گاجر، شلغم، مونگرے، کدو دیسی، گھیا توری، ٹنڈے، پیٹھا، مرچ سیاہ ڈالیں۔ کافی نمک بھی بند کر دیں۔ بلکہ نمک کی جگہ جوکھارا استعمال کریں۔

علاج بالدوا: مریضہ کو سرد اور مرطوب ماحول میں رکھیں جب تک شدید بھوک کا احساس نہ ہو ٹھوس غذا ہرگز نہ دیں۔ بدن میں رطوبات پیدا کرنے والی ادویہ دیں۔ شروع علاج میں تحریک کو مکمل کرنے کے لئے غدی اعصابی مسہل دیں۔ اگر مرض یا علامت دیرینہ ہو تو ایسی صورت

میں ہر حالت پہلے اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی مسہل دیکر صفرا کا اخراج کریں۔ اس کے بعد اعصابی غدی ملین، اکسیر وتریاق نمبر 6 کو استعمال میں لاویں۔ ان کے ساتھ اگر شربت صندل یا شربت بزوری معتدل استعمال کیا جائے تو فوائد کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔ لہذا خلط صفرا کو خلط بلغم میں تبدیل کر دینا درست علاج ہے۔

علاج کلی: مرض کا اصل سبب تلاش کر کے صحیح تشخیص کے بعد علاج کریں۔ مریضہ کا بغور جسمانی معائنہ کریں یا کسی دائیہ سے معائنہ کرا کر رپورٹ حاصل کریں۔ جسمانی حالت کو دیکھیں۔ جسم میں بدن کی لمس ورنگت، قارورہ کا رنگ اور مقدار دیکھیں اجابت بافراغت یا قبض۔ ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے دوا تجویز کریں اگر مرض کا اصل سبب جگر کی خرابی ہو تو اس کی اصلاح کریں۔ مقصد صفرا کا اخراج کریں۔ اگر پستان پر سوزش اور درد ہو رہا ہو اور زخم نہ بنا ہو تو پھر اعصابی ادویہ کی لیپ کریں۔ مثلاً برگ کاسنی، برگ مکو، ہر ایک 50 گرام، سہاگہ بریاں 20 گرام، سفیدی انڈہ ایک عدد۔ ترکیب پہلے برگ کاسنی و برگ مکو کو گھوٹیں۔ اس کے بعد اس میں سہاگہ ملا دیں۔ آخر پر سفیدی انڈہ شامل کر کے مقام ماؤف پر لیپ کریں۔ انشاء اللہ جلن وساڑ اور درد میں فوری تخفیف ہوگی۔ اگر مریضہ جلن کا زیادہ احساس کرتی ہو تو مذکورہ لیپ میں کافور 5 گرام بھی شامل کر دیں اگر پستان میں زخم ہو گیا ہو یا ناسور بن گیا ہو تو ایسی صورت میں پہلے اعصابی غدی و اعصابی عضلاتی ادویہ کھلا کر اور اوپر باندھ کر غلیظ صفراوی رطوبات کو خارج کریں جب زخم سے پیپ آنا بند ہو جائے اور صرف پانی خارج ہونے لگے تو پھر عضلاتی اعصابی ادویہ و اغذیہ دیں اور مقام ماؤف پر مرہم بھی عضلاتی اعصابی لگا دیں۔ نسخہ جات دیئے گئے فارما کوپیا میں ملاحظہ فرما دیں۔

پستان کی سوزش دور کرنے کے لئے برگ سنبھالو۔ برگ نیم اور آکاس بیل برابر وزن لیکر پانی میں گرم کر کے ٹکور کریں۔ پھر یہی بھرتہ بنا کر قدرِ تیل ملا کر اوپر باندھیں۔ اس سے پستانوں کی تناوٹ دور ہوگی۔

پستان کے عضلاتی خشکی کے امراض

قلت دودھ۔ پستان کا سکڑ جانا۔ خشک خارش ہونا۔ دائیں پستان کا ورم۔ پستان سے خون آنا۔ سرطان پستان ہونا۔

ماہیت مرض: مذکورہ بالا جملہ علامات خلط خالص سوداوی (خشکی) فاضلہ کی کثرت اور شدت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔

اسباب مرض

کثرت رطوبت سوداوی فاضلہ اور اس کا خارج نہ ہونا۔ علاوہ ازیں یہ علامات ایسی مستورات میں پائی جاتی ہیں۔ جو اکثر کڑاہی گوشت یا بڑا گوشت۔ سرخ مرچ، انڈے گرم، مصالحہ جات اور ترش اشیاء واغذیہ کا بکثرت استعمال کرتی ہیں یا امیر گھرانوں کی مستورات جو کہ نشہ آور ادویہ اور شراب نوشی کا بکثرت استعمال کرتی ہیں۔ یا جن کو شہوت کا غلبہ ہو اور کثرت مباشرت میں مبتلا رہتی ہوں لیکن بعض اوقات غریب گھرانوں میں غذائی قلت کے باعث رطوبات بدنی خشک ہو جاتی ہیں اور خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ دراصل مقامی طور پر خشکی کی وجہ سے علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

علامات مرض

مریضہ کو اکثر قبض اور نفخ معدہ کی شکایت رہتی ہے۔ سینہ و خوراک نالی اور معدہ میں شدید جلن کا احساس ہوتا ہے۔ ترش ڈکار آتے ہیں۔ بدن کی رنگت سیاہ، بدن کھر درہ، چہرہ اور رخساروں پر سیاہ دھبے ہونا۔ ہونٹ خشک، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے ہونا۔ دل سے دھواں اٹھنا۔ سر خالی محسوس ہونا۔ خوفناک خواب آنا۔ اور سیاہ رنگ کی چیزیں دیکھنا۔ قلت نیند۔ دبلا پن۔ بندش حیض یا کثرتِ حیض کا عارضہ ہونا۔ خون میں بواسیری زہر کا ہونا۔ کثرت خلط سوداوی (شدت عضلاتی اعصابی تحریک) رطوبت بدنی خشک ہونے کی وجہ سے دودھ کی پیدائش کم ہونے لگتی ہے۔ جو بالآخر دودھ کی پیدائش قطعی ختم ہو جاتی ہے۔ پستان سکڑ جاتے ہیں۔ گاہِ اِن میں خشک خارش ہونے لگتی ہے۔ کبھی تیزابیت کی وجہ سے پستان میں زہریلا مواد (بواسیری) زہر کی وجہ سے گلٹی بننے لگتی ہے۔ یا پھوڑا بننے لگتا ہے اگر بروقت اس کا تدارک نہ کیا جائے تو وہاں پر شدید درد ہونے لگتا ہے گا ہے پھوڑا پھٹ جاتا ہے۔ خون بہنے لگتا ہے اور ورم کی شکل اختیار کر لیتا ہے اگر اس کا بھی درست علاج نہ ہو سکے تو پھر یہی ورم و زخم سرطان کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو کہ مریضہ کے لئے جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔

علاج بالغذا:

اصول علاج: جب تک مریضہ کو شدید بھوک کا احساس نہ ہو۔ٹھوس غذا نہ دیں۔ابتدا میں مریضہ کو غدی اعصابی (گرم تر) اغذیہ دیں مگر شدت صورت میں اعصابی غدی (تر گرم) اور غدی اعصابی (گرم تر) دونوں ملا کر دیں۔تا کہ خشکی کا عارضہ جلد دور ہو جائے۔صبح کا ناشتہ،مغز بادام 10 عدد،مغز پستہ 10 عدد،مغز اخروٹ 10 گرام۔ادرک تازہ 5 گرام۔مرچ سیاہ 7 عدد، زردی انڈہ 1 عدد۔دیسی گھی 50 گرام شہد خالص 50 گرام: ترکیب تیاری، جملہ مغزیات بمعہ ادرک۔دیسی گھی میں بریاں کریں۔آخر پر زردی ملا کر نیچے اتار کر شہید ملالیں۔یہ ناشتہ کھا کر قہوہ۔اجوائن دیسی و پودینہ والا پلا دیں۔اگر اس ناشتہ سے مریضہ گھبراہٹ محسوس کرے تو پھر مغز بادام الائچی سبز،مربہ گاجر اور مکھن ملا کر دیں اور قہوہ گل سرخ،سونف ہر ایک 10 گرام سفید زیرا 5 گرام دودھ 2/1-1 پاؤں صبح وشام پلائیں۔

دوپہر گوشت بکرا دیسی۔دیسی مرغ کا گوشت،تیتر،بٹیر کا گوشت ساتھ کوئی سبزی ملا کر کھلا دیں۔مزید سبزیات میتھی پالک کا ساگ۔کریلے۔مولی۔گاجر۔شلغم۔گھیا توری۔دال مونگ و ماش مرچ سیاہ ڈالیں۔(رات) دوپہر والا سالن کھا کر قہوہ پی لیں۔

علاج بالدوا: اصول علاج۔مریضہ کو گرم تر وتر گرم ماحول میں رکھیں۔اگر موسم گرما ہو تو مریضہ کو صحت افزا مقام پر رکھیں یا ایئر کنڈیشنز کمرہ میں رکھیں۔صحیح علاج کرنے کے لئے خلط سودا کو خلط صفرا میں تبدیل کریں۔مقصد، غدی اعصابی تحریک پیدا کریں۔اس لئے شروع علاج میں غدی اعصابی مسہل دیکر جگر۔معدہ۔گردے صاف کریں۔

علاج کلی

مرض کا اصل سبب تلاش کر کے صحیح تشخیص کے بعد غذا اور دوا تجویز کریں۔مریضہ کا اچھی طرح بغور معائنہ کریں اور جسمانی حالت پر غور کریں۔بدن کی جو علامت آپ کی رہنمائی کرتی ہو اسے نبض و قارورہ سے تطبیق دیں۔اگر واقعی علامت درست نشاندہی کر رہی ہے۔تو پھر اس کے مطابق تسکین والے مقام پر تحریک پیدا کریں۔سب سے پہلا مقدم کام جو ہے وہ یہ ہے کہ آپ پہلے غدی اعصابی مسہل دیکر معدہ جگر اور گردوں کی صفائی کریں۔تا کہ تیزابیت خون سے خارج ہو جائے۔اس کے بعد حسب موقع و ضرورت اکسیر۔تریاق اور ملینات کام میں

لاویں۔ غذا کا خاص خیال رکھیں۔ جس میں گھی دودھ بکثرت پلاویں۔ گندم کا دلیا جس میں تر بہ تر دیسی گھی ڈالا گیا ہو۔ اسی طرح جو کا دلیا، چاول کی کھیر، یا شہد و مکھن ملا کر دیں۔ مقصد ہر حالت غدی اعصابی تحریک پیدا کریں اگر خدانخواستہ پستان پر کینسر (سرطان) کا عارضہ ہو گیا ہو تو پھر بھی علاج یہی جاری رکھیں۔ البتہ ساتھ تریاق کینسر مقدار خوراک 1/2 تا 1 ماشہ دن میں 3 مرتبہ دیں اور ساتھ قہوہ اجوائن و پودینہ ضرور دیں۔ حسب ضرورت مقام ماؤف پر مرہم جات کا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ علاج کیلئے باب مرہم جات فارما کوپیا میں ملاحظہ فرماویں۔

زنانہ تولیدی اعضاء

پستان

یہ دو بڑے نالی دار غدود ہیں جو مختلف نشور سے بنے ہوتے ہیں۔ مردوں میں بہت ہی چھوٹے اور مکمل بے کار ہوتے ہیں جبکہ خواتین میں مناسب ابھار کے ساتھ انتہائی کارآمد نوزائیدہ کی مکمل خوراک کا مرکز ہوتے ہیں۔ یہ سینے کی بطنی سطح پر دوسری سے چھٹی پسلی تک عظم قص سے بغل تک پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہر پستان تقریباً بیس فعلیاتی قطعات پر مشتمل ہوتا ہے۔

بریست، پستانوں کا بڑھ جانا

خواتین کے پستان بہت بڑے ہو کر لٹک جاتے ہیں اور چلنے پھرنے سے ادھر ادھر ڈھلکتے ہیں۔

اسباب: پستانوں کو زیادہ گدگدانا اور کھینچنا، بلغمی اشیاء کا کثرت استعمال۔

علاج: یہ اعصابی عضلاتی تحریک کا مرض ہے اس کا علاج عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی تحریک سے کریں اور یہ نسخہ مفید ہے:

2 ملین 3+500mg شدید 500mg صبح دوپہر شام کھانے کے بعد تازہ پانی سے دیں۔

اور بطور ضماد یہ نسخہ استعمال کرائیں:۔

مازو، کھریا مٹی، پھٹکری بریاں، سفیدہ رانگ، اجوائن خراسانی، آرد جو، مولسری، مائیں ہر ایک 10 گرام پیس کر سرکہ میں ملا کر لیپ کریں۔

نوٹ: جب تحریک عضلاتی اعصابی ہو جائے تو اسے عضلاتی غدی کریں اور جب یہ بحال ہو جائے تب غدی عضلاتی بحال کریں۔ اس مقام پر صحت ہوگی ان شاءاللہ!

پستان اور بریسٹ

بریسٹ: پستانوں میں دودھ بہت زیادہ پیدا ہونے لگتا ہے کہ بچہ بھی خوب سیر ہو کر پیتا ہے پھر بھی پستانوں سے دودھ ٹپکتا رہتا ہے۔ اس صورت میں ان میں تناؤ اور درد شروع ہو جاتا ہے۔ پھر اس طرف دوران خون تیز ہو کر سوزش اور ورم کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔

اسباب: بچے کو دودھ چھڑا دینا، بلغمی رطوبات کا زیادہ ہونا، مولد لبن غذا کا استعمال مثلاً دودھ، گھی، دال ماش وغیرہ۔

علاج: یہ اعصابی غدی تحریک کا مرض ہے اس کا علاج اعصابی عضلاتی تحریک سے کریں۔

1 ملین 500mg صبح دوپہر شام دیں تین یا پانچ دن کے بعد عضلاتی اعصابی ملین 500mg+3 شدید 500mg دیں۔ پھر عضلاتی غدی کرنے کے لئے 3 ملین 500mg+4 شدید 500mg دیں۔ اور اس کے بعد یہ نسخہ دیں، مفید ہے:

تخم میتھی 70 گرام، رائی 10 گرام سفوف بنا کر 1 گرام تا 4 گرام دن میں تین چار مرتبہ ہمراہ آب تازہ دیں۔ اچار اور چٹنیاں خوب کھلائیں۔ اگر پھر بھی مرض زیادہ ہو تو اسی دواء کا پتلا سا لیپ لگوائیں۔

نوٹ: اگر دودھ رک کر درد کا باعث بن رہا ہو تو اسے بریسٹ پمپ سے نکال دیں۔

دودھ کا اترنا پستان میں

پستانوں میں دودھ اس قدر کم ہو جاتا ہے جو بچے کی غذا کے لئے ناکافی ہوتا ہے۔ وہ بھوک سے بے تاب ہو کر روتا رہتا ہے اور روز بروز کمزور ہونے لگتا ہے۔

اسباب: غم وغصہ، خشک اشیاء کا کثرت استعمال، غذا کی کمی، خون کی کمی، گرمی میں کام کاج۔

علاج: یہ عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی تحریک کا مرض ہے اس کا علاج غدی اعصابی تحریک سے کریں۔

5 ملین 500mg+5 مقوی 10 گرام صبح دوپہر شام دیں اور ناشتہ میں یہ دیں:

ناریل، مغز چلغوزہ، مغز بادام، مغز اخروٹ، مغز چہار ہر ایک 10 گرام آدھا کلو دودھ میں کھیر بنا کر کھلائیں۔

اور یہ نسخہ مفید ہے:

تخم ترب 50 گرام، زیرہ سفید 50 گرام، بادیان 150 گرام

سفوف بنا کر 1 تا 3 گرام ہمراہ دودھ دن میں تین مرتبہ۔

نوٹ: مغز بادام اور تودری سفید ہموزن دودھ میں کھیر بنا کر نہار منہ استعمال کرائیں

بریسٹ، پستانوں میں دودھ رک جانا

عورت کو بخار یا کوئی عارضہ لاحق ہونے کی وجہ سے اسے دودھ پلانے سے روک دیا جاتا ہے۔ وہ زہریلی کیفیت پیدا کر کے تناؤ، درد، سوزش، ورم اور بخار کا باعث بنتا ہے۔

اسباب: بخار، دودھ کی نالیوں میں سدہ یا سلعہ پیدا ہونا۔

علاج: یہ عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی تحریک کا مرض ہے اس کا علاج غدی عضلاتی اور غدی اعصابی تحریک سے کریں اور یہ نسخہ مفید ہے:

ملین 4 500mg + ملین 5 500mg

صبح دوپہر شام کھانے کے بعد تازہ پانی سے دیں یا شربت نمبر 5 سے دیں۔

رسولیاں گلٹیاں اور بریسٹ کینسر

بریسٹ میں ہونے والی گلٹیاں اس طرح کی ہوتی ہیں:

سلعات بسیط (Simple Tumors): ان کی یہ اقسام ہیں:

صلب لیفی سلعہ (Hard Fibrodenoma)

غددی کیسہ سلعہ (Cystic Adenoma)

صلب لیفی سلعہ (Hard Fibroadenoma): صلبی غددی سلعہ ایک محاط (Circumseribed) اور قدرے لچکدار (Elastic) حجوم کی صورت مظاہر ہوتا ہے۔ اس کا قطر سات سینٹی میٹر تک ہو جاتا ہے لیکن عام طور پر اس کی جسامت زیادہ بڑی نہیں ہوتی۔ یہ نمایاں طور پر ملفوف (Encapsulated) ہوتا ہے اور اس کو آسانی سے نکالا جا سکتا ہے۔ یہ

سلعہ ثدوی فص (Mammary Lobule) کی تمام تشریحی اکائی (Anatomical Unit) سے وجود میں آتا ہے۔ پیدائش سے سلعہ کے طریق کار کی مناسبت سے اس کی دو اقسام ہیں:

الف: پہلی قسم Pericanalicular بیرونی قنالی سلعہ

ب: دوسری قسم Intracanalicular اندرونی قنالی سلعہ

:Pericanalicular

ایک سلعہ کے اندر پیدائش کی دونوں اقسام موجود ہوتی ہیں۔ اول الذکر حالت میں ترتیب بشرہ مخاطیہ (Epithelial Arrangment) حسب معمول چھاتیوں کے بشرہ مخاطیہ کی ترتیب سے مشابہ ہوتی ہے۔ اس حالت میں بشرہ مخاطیہ اور اتصالی بافت دونوں کی پیدائش دیکھنے میں آتی ہے مگر ان کا تناسب ایک جیسا نہیں ہوتا کبھی کبھی عنبیات (Acini) کے اردگرد نسیج اساسی سٹروما کی ساخت بہت زیادہ ڈھیلی ہوتی ہے۔ اس سلعہ کے اندر کی پیدائش نوعیت پستان کی حسب معمول نشوونما کی مانند ہوتی ہے۔ یہ سلعہ بالعموم جوانی کے پہلے سالوں میں رونما ہوتا ہے۔ اگر نسیج اساسی سٹروما قلیل مقدار میں ہو تو ایسی حالتوں کے ۔ لئے عام مشاہدے میں آنے والے لیفی غدوی سلعہ کی بجائے بعض اوقات سادج غدی سلعہ (Adenoma Simplex) کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

:Intracanalicular

اس میں کئی ایک خمیدہ اور شاخوں والی درزیں (Clefts) ہوتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی اطراف پر بشرہ مخاطیہ کا پیرہن موجود ہوتا ہے۔ دراصل یہ ساخت عنبیات (Acini) اور بطانہ قنوات میں لیفی وخلیاتی بافت (Fibro Cellular Tissue) کے کند اور گول زائدوں کی پیدائش کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ نسیج اساسی کی پیدائش کے ساتھ ساتھ استر کرنے والا بشرہ مخاطیہ بھی اسی مناسبت سے پیدا ہوتا رہتا ہے یعنی ان دونوں کا پیدائش میں یکسانیت وتوازن برقرار رہتا ہے جس کی وجہ سے نمونے کی ساخت وجود میں آتی ہے۔

(Cystic Adenoma)

اس حالت میں خلیات بشرہ مخاطیہ بڑے اور عمودی ہوتے ہیں۔ ... Cysts کے

اندر حلمی Papilliform پیدائشیں بھی وجود میں آتی ہیں۔ اس میں ایک قسم ایسی ہوتی ہے کہ جس میں کیس اندرونی حلمی پیدائشوں (Papilliform Ingrowths) سے بھر جاتا ہے۔ اسے تکاثری قسم (Proliferous Types) کہتے ہیں۔ اس کیس کی جسامت بہت بڑی ہوسکتی ہے۔ اس کے اندر تقرح (Ulcration) کے بعد یہ شق بھی ہوسکتا ہے جس کے نتیجے میں ایک حلمی حجوم جلد سے باہر بھی نکل سکتا ہے۔ اس قسم کی پیدائشیں خصوصیات کے لحاظ سے عام طور پر ساذج (Simple) ہوتی ہیں مگر کبھی کبھی ان میں سرطانی تبدیلی ہوجاتی ہے۔

کینسر سلعات (Malignant Tumars):

یہ عام طور پر 30 سال سے زائد عمر کی خواتین میں پایا جاتا ہے۔ سرطان ثدوی کی کئی اقسام بیان کی جاتی ہیں لیکن حقیقت میں غور کرنے سے سبب کی خصوصیات یکساں نوعیت کی ہیں۔ سرطان ثدوی کی Cirrhous Form کثیر الوقوع ہے۔ اس میں اضافے کی بجائے تقلص (Contraction) اور کچھ حصوں کا اندرونی جانب سکڑنے کا رجحان ہو جاتا ہے چنانچہ ایسی حالتوں میں مریضہ کے سیدھا ہونے کی صورت میں متاثرہ طرف بھٹنی اوپر کی جانب اٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ سرطان کی یہ قسم چھاتی کے کسی حصہ میں بھی ہوسکتی ہے لیکن بالائی اور بیرونی حصہ اس کا خاص مقام ہے۔ اس کی وجہ سے ایک غیر معین حاشیوں والا صلب حصہ وجود میں آجاتا ہے۔ بھٹنی میں اکثر کھچاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ درمیانی حصوں کی اس خبیث پیدائش کی زد میں آنے کی صورت میں بھٹنی کی کھچاوٹ بھی نمایاں درجے کی ہوتی ہے۔
بیماری کی زد میں آنے کے تھوڑے عرصہ بعد ابطی غدد جاذبہ (Axillary Lymph Node) بہت متاثر ہوتے ہیں۔ یہ سوج کر سخت گلٹیوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور آہستہ آہستہ جلد کی عروق جاذبہ و غدد جاذبہ تک بیماری سرائیت کر جاتی ہے۔ چھاتی کی متاثرہ جلد بہت سخت اور دبیز ہو جاتی ہے۔

بریسٹ کینسر کی عام علامات:

آج کل بریسٹ کینسر کی وباء عام ہے۔ کسی عمر میں بھی ہوسکتا ہے لیکن اکثر 30 سال سے زائد عمر کی خواتین میں ہوتا ہے۔ چھاتی میں کینسر کی ابتداء ایک خاص قسم کے ابھار یا سخت گلٹی کی ... ہوتی ہے۔ پہلے پہلے جلد کے اندر محسوس ہوتی ہے، پھر ظاہر جلد تک واضح ہو جاتی

ہے۔ مرض کا احساس ابتداء میں نہیں ہوتا کیونکہ گلٹی میں درد نہیں ہوتا۔ محض ایک ابھار سا معلوم ہوتا ہے۔ جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا اور پھیلتا چلا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ اس میں درد محسوس ہونے لگتا ہے۔ سوزش کے بعد وہاں ورم ہو جاتا ہے اور شدید درد ہوتا ہے حتیٰ کہ ورم پختہ ہو کر پھٹ جاتا ہے جس سے سرخی مائل مواد بہتا ہے۔ بریسٹ کینسر میں رسولیوں کی وسعت بغل کے نیچے پیٹ کے نیچے نسوانی اعضاء تک جا پہنچتی ہے لیکن ٹیومرز کے اس پھیلاؤ میں کافی وقت لگ جاتا ہے۔

بریسٹ میں موجود ابھار یا گلٹی ضروری نہیں ہے کہ وہ کینسر کی ہو بلکہ عام طور پر سادہ گلٹی ہوتی ہے جو عام غدی اعصابی محلل ادویہ سے ٹھیک ہو جاتی ہے لیکن جب وہ خبیث ہو تو اس میں مواد متعفن ہو کر کینسر کی صورت اختیار کر لیتا ہے لہٰذا اس کا بروقت صحیح علاج کرانا ضروری ہے۔

چھاتی میں مستقل درد واقعتاً کسی اہم مرض کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ مثلاً چھاتی میں ایک گلٹی یا کئی گلٹیاں، چھاتی میں انفیکشن، چھاتی کی ٹی بی، چھاتی پر خارش، چھاتی کا کینسر وغیرہ ان امراض میں درد کی نوعیت مرض کے اعتبار سے ہوتی ہے، کسی میں زیادہ کسی میں کم ہوتی ہے۔

تشخیص کے بعد اگر گلٹی سادہ ہے تو اس کا جلد علاج کریں اور اگر خبیث یعنی کینسر کی ہے تو فوری طور پر تمام مناسب تدابیر بروئے کار لا کر اس سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں اور مرض کے مکمل خاتمے تک پوری جدوجہد کریں۔ اگر معالج کو شک ہو تو چھاتی کا خاص ایکسرے جسے میموگرافی (Mamography) کہتے ہیں، کروائے۔ اس سے بیماری کی نوعیت سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے البتہ کینسر کا حکم لگانے سے پہلے بائیوپسی (Biopsy) ضرور کرائے۔

حتمی تشخیص کے بعد طب جدید (ایلوپیتھی) میں چھاتی کٹوانے کے لئے بڑا آپریشن (Matictomy) کراتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح اس کے جراثیم دوسرے حصوں تک سرائیت نہیں کرتے۔ اس کا زخم بھرنے کے بعد وہ برقی شعاعیں (Radiation) کے ذریعے مرض کا مکمل طور پر خاتمہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن افسوس ایسے ہوتا نہیں ہے کیونکہ جس عضو کے بگاڑ سے یہ مرض واقع ہوا تھا اس کی اصلاح کرنا ان کے علاج میں شامل ہی نہیں۔ اس لئے وہ عضو اسی طرح کے مواد مسلسل بناتا رہتا ہے اور ایک وقت پھر اکٹھا ہو جاتا ہے۔ جس سے مرض پھر اسی طرح لوٹ آتا ہے جبکہ طب قدیم نہ صرف ظاہری طور پر اس مرض کا خاتمہ کرتی ہے بلکہ خون سے اخلاط (کیمسٹری) مکمل تبدیل کر دیتی ہے جس سے دوبارہ مرض ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اسباب: بچوں کو دودھ نہ پلانا، ہارمونز بڑھانے والی ادویہ اور غذائیں، ملیریائی زہر کے اثرات، ٹی بی کا بگڑنا۔

علاج: یہ عموماً دائیں طرف عضلاتی اعصابی اور بائیں طرف غدی عضلاتی تحریک میں متاثر ہوتے ہیں اس لحاظ سے ان کے نسخہ جات یہ ہیں:

دائیں طرف عضلاتی اعصابی کے لئے:

3ملین 250mg+4شدید 500mg+4اکسیر 250mg

بائیں طرف غدی عضلاتی کے لئے:

5شدید 500mg+1اسارون 500mg+5تریاق 250mg

صبح دوپہر شام دیں۔

دودھ کا زیادہ پیدا ہونا

عورت کو دودھ اتنا زیادہ مقدار میں پیدا ہونے لگتا ہے کہ بچہ اتنا دودھ چوس نہیں سکتا فاضل دودھ عورت کے پستانوں میں رہ جاتا ہے جو ماں کو اذیت دیتا ہے بعض دفعہ بخار چڑھ جاتا ہے بعض سمجھدار عورتیں بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دیتی ہیں اور تکالیف سے محفوظ رہتی ہیں۔

روزانہ دودھ نکالتے رہنے کی بجائے دودھ کی پیدائش ہی کم کر دینی چاہئے یاد رکھیں کہ دودھ کی کثرت غدی اعصابی تحریک کا مظہر ہے۔

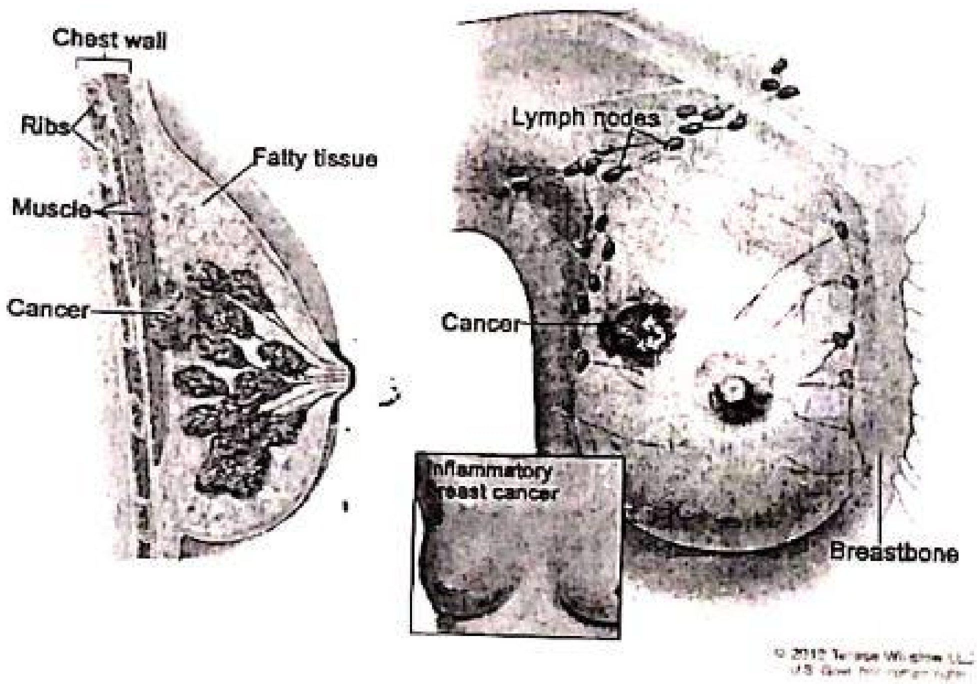
طریقہ علاج: دودھ کی کثرت غدی اعصابی تحریک سے ہوتی ہے لہٰذا ایسی عورت کو اعصابی عضلاتی یا اعصابی غدی غذا دوا دینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی بڑھا دیں فوراً دودھ کی پیدائش نارمل ہو جائے گی۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے غدی عضلاتی سے عضلاتی غدی نسخہ جات فوری فائدہ مند ہیں۔

<u>یاد رکھنے کی باتیں</u>

آپ سوچ رہے ہونگے کہ جب دودھ کی کثرت کی صورت میں عورت کی تحریک غدی اعصابی ہوتی ہے تو اس کا علاج اعصابی غدی تحریک سے کیوں نہیں کیا گیا؟

Stage IIIB Breast Cancer



پستان کا کینسر

پستان نالی دار غدود ہیں جن کا کام حیض وغیرہ کے فلات کو خون سے لے کر دودھ میں تبدیل کر کے خارج کرنا ہے۔

ذہن نشین کر لیں کہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیق کے مطابق ہر عضو کی دو تحریکیں ہوتی ہیں ایک کیمیائی اور دوسری مشینی۔

کیمیائی تحریک میں مفرد عضو اپنی رطوبات پیدا کرنے کے ساتھ روکتا بھی ہے اور مشینی تحریک میں خارج کرتا ہے۔ لہٰذا دودھ کی زیادتی کو روکنے کے لئے جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی پیدا کرنا زیادہ بہتر ہے جس سے دو فوائد حاصل ہونگے ایک طرف عورت کمزور نہیں ہوگی دوسری طرف بچہ کو حرارت غریزی سے بھرپور دودھ ملے گا جس سے اس کی نشوونماء قابل رشک ہوگی۔

ایک اور بات: دودھ کی کثرت غدد ناقلہ میں تسکین پیدا کر کے بھی کی جا سکتی ہے۔ اس مقصد کے لئے عضلاتی اعصابی اغذیہ مفید ہونگی جو جگر خصوصاً غدد ناقلہ میں تسکین کرتی ہیں لہٰذا ان کے استعمال سے جونہی غدد ناقلہ میں تسکین ہوگی دودھ کم پیدا ہونے لگے گا۔

ہمارا نظریہ: ان ادویہ اغذیہ سے حرارت غریزی کی پیدائش بھی کم ہو جائے گی نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک طرف عورت اپنے طبعی مزاج میں نہ رہنے سے کمزور ہو جائے گی دوسری طرف بچہ حرارت غریزی کی کمی سے جلد نشوونما نہ پا سکے گا اور ممکن ہے کہ بچہ دق الاطفال میں مبتلا ہو جائے۔

پستان کا کینسر کیسے ہوتا ہے؟

آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ پستان نالی دار غدود ہیں جن کا کام حیض وغیرہ کے فلات کو خون سے لے کر دودھ میں تبدیل کر کے خارج کرنا ہے۔ بعض دفعہ دودھ پلاتے وقت یا بچہ کے ضد کرتے وقت بچہ کا سر پستان سے ٹکرا جاتا ہے جس سے پستان کی نالیوں میں ورم ہو جاتا ہے اسی طرح کسی وجہ سے پستان پر چوٹ لگ جاتی ہے یا پستان پر کسی قسم کا بوجھ یا وزن لگنے سے ورم آ جاتا ہے جس سے پستان کی نالیاں پچک جاتی ہیں اور ان کے اندر بننے والا دودھ پوری طرح خارج نہیں ہو سکتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پستان کے ماؤف حصہ میں سوزش ورم قائم ہو جاتا ہے دودھ پلانے میں تکلیف ہوتی ہے۔ لہٰذا عورت بچہ کو دودھ پلانے سے کترانے لگتی ہیں اور جو اور بھی باعث نقصان ہوتا ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں: حالت زچگی یا دودھ پلانے کے زمانے میں بچہ کی وجہ سے یا چوٹ لگنے سے پیدا ہوتی ہے۔

جوان عورت کے پستان پر بھی چوٹ آ سکتی ہے یا کسی قسم کی رگڑ یا دباؤ سے پستان میں ورم آ سکتا ہے. جو جلد رفع نہ ہونے کی صورت میں کینسر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

پستان میں کینسر یا چوٹ لگنے کے علاوہ پستان پر کسی غدی سوزش پیدا کرنے والی شے کے لگنے یا اس کے مسلسل استعمال سے جن میں گرم خشک اغذیہ یا ادویہ شامل ہیں ہو سکتی ہیں۔

اسی طرح بعض عورتیں پستانوں کو خوبصورت رکھنے کے لئے مختلف کریمیں لگاتی ہیں جو اپنے مزاج میں گرم خشک ہوتی ہیں جس کے استعمال سے پستانوں میں غدی عضلاتی تحریک پیدا ہو جاتی ہے. جس سے پستانوں سے فضلات اخراج نہیں پا سکتے یہی فضلات پستانوں میں جمع ہو کر گلٹی کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جو بوجھ اور دردوں کا باعث بنتے ہیں اس حالت کو اطباء پستان کا سرطان کا کینسر کہتے ہیں۔

طریقہ علاج: چونکہ پستان کا کینسر غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے اس لئے غدد ناقلہ کا فعل تیز کر دینا چاہئے تا کہ پستان میں رکے ہوئے فضلات خارج ہو جائیں فوراً کینسر ختم ہو جائے گا۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں اللہ شفاء دے گا۔

پستانوں کی تبدیلیاں

(Changes in Breasts)

حمل کے دوران پستانوں میں درج ذیل تبدیلیاں آتی ہیں۔

- ☆ حمل کے آٹھویں ہفتے میں پستانوں کا سائز بڑھنے لگتا ہے۔
- ☆ پستانوں کی بھٹنیاں بڑھ کر بڑی ہو جاتی ہیں۔
- ☆ بھٹنیوں کے حلقے گہرے ہو جاتے ہیں بھورے یا سیاہی مائل ہو جاتے ہیں۔
- ☆ پستانوں کے اندر خون کی سپلائی بڑھ جاتی ہے۔
- ☆ پستان پر موجود رگیں پھول جاتی ہیں۔
- ☆ ایک خاص وقت پر حمل کے آخری مرحلہ پر دودھ بننے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔
- ☆ پستانوں کے Glandular Tissue میں اضافہ ہوتا ہے۔
- ☆ پستانوں کے اندر ایک تناؤ کی حالت آ جاتی ہے۔

☆ تیسرے مہینے میں پستان کی گھنڈی دبانے سے رطوبت خارج ہوتی ہے جو کولسٹرم کہلاتی ہے۔

☆ حمل کے آخر میں پستان بچے کو دودھ پلانے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔

لمفیٹک ڈرینج (Lymphatic Drainage)

چھاتیوں سے لمف (Lymph) درج ذیل غدودوں کی مدد سے خارج ہوتی ہے۔
چھاتی سے 75 فیصد لمف ایگزلری لمف نوڈز (Axillary Lymph Nodes) میں جاتا ہے۔ 20 فیصد انٹرنل میمری لمف نوڈز (Internal Mammary Nodes) اور 5 فیصد پوسٹیریئر انٹرکوسٹل نوڈز (Posterior Intercostal Nodes) میں خالی ہوتا ہے۔

چھاتی پر ہارمونز کے اثرات

(Effecsts of Horomones of Breast)

1- دوران حمل ایسٹروجن ہارمون الیویولائی (Alveoli) اور ڈکٹس (Ducts) کی نشوونما میں اضافہ کرتا ہے۔

2- دوران حمل ایسٹروجن اور پروجیسٹران کی مدد سے کلاسٹرم (Clostrum) بننے کے عمل کو تحریک (Stimulation) ملتی ہے۔

3- جب تک زچگی نہیں ہوتی اس وقت تک دودھ کا اخراج بند رہتا ہے۔

4- جب ایسٹروجن اپنی مجوزہ مقدار سے کم ہو جاتی ہے تو پرولیکٹن (Pro!actin) کا اخراج جاری ہو جاتا ہے۔

5- دودھ کا اخراج پچوٹری غدود کے ہارمونز کے زیر اثر رہتا ہے۔

6- آکسی ٹوسن (Oxytocin) کی وجہ سے چھاتی کے اندر مایواپی تھیلیل خلیات (Myoepithelial Cells) کی کنٹریکشن (Contraction) میں اضافہ ہو جاتا ہے اور دودھ کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ اپی تھیلیل خلیات کی اس کنٹریکشن کو ملک ایجیکشن (Milk Ejection) یا لیٹ ڈاؤن ریفلیکس (Let Down Reflex) کہتے ہیں۔ اس کے بعد بچے کو دودھ ملنا شروع ہو جاتا ہے اور یہ عمل جاری رہتا ہے۔



پستان کی بناوٹ

پستان جسم کا وہ حصہ ہے جس میں بچے کیلئے دودھ غذا کی صورت میں جمع رہتا ہے

دودھ نوزائیدہ کی غذا ہے بچہ اسی پستان کے نپل سے چوس کر دودھ پیتا ہے۔

چھاتی کے افعال (Functions of Breasts/ Mammory Glands): چھاتی کا کام نوزائیدہ بچوں کو غذا اور دودھ مہیا کرنا ہے۔ بریسٹ فیڈنگ (Breast Feeding) پر ایک مفصل باب آگے موجود ہے۔(دیکھئے بریسٹ فیڈنگ)

پستان کی بناوٹ

(Anatomy of the Breast)

پستان جسم کا وہ حصہ ہے جس میں بچے کے لئے دودھ غذا کی شکل میں جمع رہتا ہے۔ یہ دودھ نوزائیدہ کی غذا بنتا ہے اور بچہ اس پستان کو چوس کر اس دودھ کو پیتا ہے۔ قدرت نے اس کی ساخت اس طرح بنائی ہے کہ اس میں دودھ کی کافی مقدار جمع رہتی ہے۔

پستان کی ساخت کو سمجھنے کے لئے اس کی Anatomy کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ پستان Secreting Gland کا مجموعہ ہوتا ہے جس کے اندر دودھ موجود ہوتا ہے۔ آئیں پستان کی ساخت کا جائزہ لیتے ہیں تا کہ اس میں دودھ کے نظام کو سمجھ سکیں۔

Nipple: نپل یا بھٹنی پستان کا اگلا حصہ ہوتا ہے یہ وہ حصہ ہے جس کو چوس کر بچہ دودھ حاصل کرتا ہے۔ پستان کی ساخت Erecting Tissue پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ ساخت Epitheliom سے ڈھکی ہوتی ہے۔ اس میں مختلف قسم کے Muscle Fiber موجود ہوتے ہیں اس سے نپل کے اندر ایک Sphincter بھی ہوتا ہے جس کی وجہ سے دودھ بہنے لگتا ہے۔

Areola: یہ پستان کا وہ حصہ ہوتا ہے جو نپل کے گرد ایک حلقے کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ یہ حلقہ سفید رنگ والی عورتوں میں گلابی رنگ کا اور سانولی رنگت والی عورتوں میں بھورے رنگ کا ہوتا ہے اور ولادت کے بعد اس حلقے کا رنگ گہرا ہو جاتا ہے اس حلقے کے اندر خاص قسم کے غدود ہوتے ہیں۔

Montgomery Glands: یہ خاص طرح کے غدود پستان کے حلقے Areoca میں موجود ہوتے ہیں یہ غدود ایک خاص قسم کے انزائم پیدا کرتے ہیں ان کا کام لبریکنٹ کا ہوتا ہے۔

Lobes: پستان کی ساخت میں مختلف لوبز ہوتے ہیں یہ لوبز Gladular Tissue پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان لوبز کی تعداد 20 ہوتی ہے

Lobule: اگر ایک لوب کی ساخت کو دیکھیں تو مزید لوبیولز نظر آتے ہیں۔ان کی ساخت کے اندر Ducts اور Alveoli ہوتی ہیں۔

Acini Cell: یہ خاص قسم کے خلیات ہوتے ہیں جو دودھ پیدا کرنے میں حصہ لیتے ہیں ان خلیات کے گرد Myoepithelial Cell موجود ہے ہیں۔ان خلیات نے ان کو گھیر رکھا ہوتا ہے۔

Myoedithelial Cell: یہ وہ خلیات یا سیل ہوتے ہیں جو AciniCell کے گرد موجود ہوتے ہیں۔وہ یہ خلیات ہوتے ہوئیں جو دودھ کے اخراج کے نظام میں حصہ لیتے ہیں۔

Lactiferious Duct: یہ خاص قسم کی نالیاں (Ducts) ہوتی ہیں جو دودھ کو Alveoli سے لے کر آتی ہیں اور پھر ایک بڑی نالی میں شامل ہو جاتی ہیں۔

Ampula: جب دودھ بڑی نالی میں آجاتا ہے تو وہ لوبز سے الگ مزید بڑی ہو جاتی ہے اور چوڑی ہو جاتی ہے Ampula پستان کا وہ حصہ ہے جو دودھ کو عارضی طور پر جمع کرتا ہے۔

پستانوں کی سوزش (Mastitis)

دودھ پلانے والی عورتوں میں کبھی کبھار ایک یا دونوں پستانوں کی سوزش میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔اس سوزش کی وجہ سے پستان انتہائی تکلیف دہ حالت میں آجاتے ہیں۔یہ سب طبعی خرابی سے ہوتا ہے اس صورت میں عورت کے لئے دودھ پلانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

علامات (Symptoms):

- ☆ اس سوزش کی حالت کی وجہ سے پستانوں کی رنگت سرخ ہو جاتی ہے۔
- ☆ پستانوں پر سوجن آجاتی ہے اور ان میں درد ہوتا ہے۔
- ☆ ایسے بھی ہوتا ہے کہ کبھی کبھار یہ حالت بگڑ کر زہر یا دبن جاتی ہے۔
- ☆ یہ سوزش کی حالت سطحی بھی ہو سکتی ہے اور گہری بھی ہو سکتی ہے۔
- ☆ سوزش کی وجہ سے پستان ایسے نظر آتے ہیں جیسے کوئی گوشت کا ٹکڑا ہو۔
- ☆ اس سوزش کی وجہ سے پستان میں گانٹھیں بھی بن سکتی ہیں۔
- ☆ بعض اوقات سوزش اس وجہ تکلیف دہ ہوتی ہے کہ حرکت سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔

علاج (Treatment): ☆اس حالت میں بچے کو دودھ پلانے پر پابندی لگا دیں۔ دودھ کا لیبارٹری میں مکمل تجزیہ کروائیں تاکہ جراثیم کی تشخیص ہو سکے اور درست علاج ہو سکے۔

ہومیوپیتھک: ☆مناسب ہومیوپیتھک دوا استعمال کریں۔

Calcarea Flour	6x	کلکیریا فلور	Phytolaca	30	فائیٹولاکا
Kali Mur	6x	کالی میور	Aconite	30	ایکونائیٹ
Bryonia Alba	30	برائی اونیا البا	Ferrum Phos	30	فیرم فاس

ایلوپیتھک: ☆درد کی صورت میں مناسب دوا استعمال کریں۔

Dicloran tab	ڈکلوران گولیاں	Brufen Tab	بروفین گولیاں
Diagesic Tab	ڈایاجیزک گولیاں	Proxen Tab	پروکسن گولیاں
Temgesic Inj	ٹیم جیزک انجکشن	Rheuban Tab	ریوبین گولیاں
		Ponstan Tab	پونستان گولیاں

☆ دافع سوزش ادویات

Chymocin Tab	کائموسین گولیاں	Tantum Tab	ٹین ٹم گولیاں
		Cymotrip Tab	کائموٹرپ گولیاں

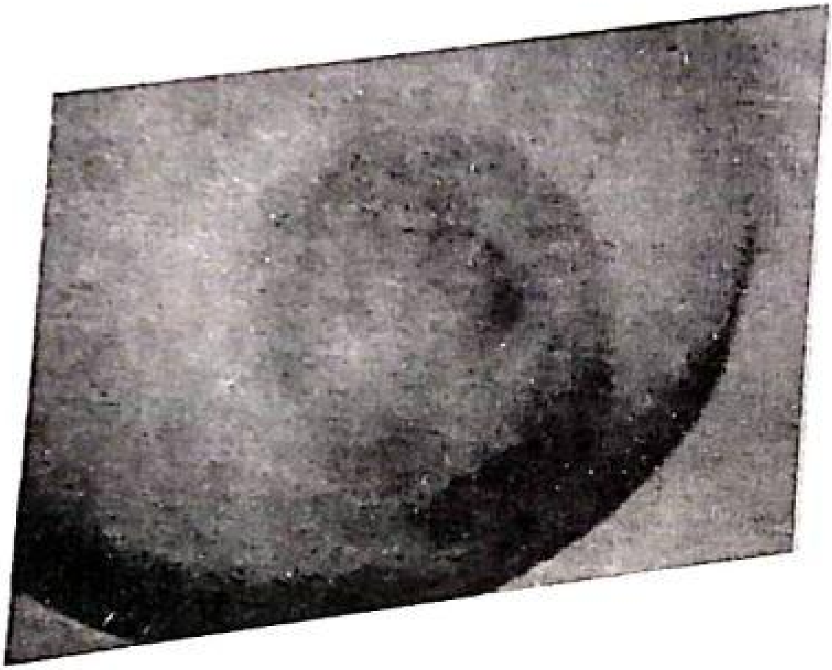
☆مناسب اینٹی بائیوٹک کا استعمال کریں۔

Proloxab Tab	پرولوکساب گولیاں	Oflomed Tabe	اوفلومیڈ گولیاں
Septran Tab	سیپٹران گولیاں	Bactrum Fort Tab	بیکٹرم فورٹ گولیاں
Dalacin-C Cap	ڈیلاسین کیپسول	Penglob Tab	پنگلوب گولیاں
		Ampiclox Cap	ایمپی کلاکس کیپسول

پستان کا کینسر

(Breast Cancer)

عورتوں میں پائے جانے والے کینسر میں پستان کے کینسر کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ یہ کینسر 50 سال کی عمر کے بعد زیادہ ہوتا ہے۔ جوانی کی عمر میں اس کے امکان بہت کم ہوتے ہیں۔



Sore Nipple

نپل کا پک جانا

کسی وجہ سے عورت کے پستان کی بھٹنی یا نپل جس سے بچہ چوس کر دودھ اپنی غذا حاصل کرتا ہے پک جاتی ہے یا پھٹ جاتی ہے جس میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔

☆ پستان کا کینسر ہارمونز کی خرابی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔
☆ جو خواتین چھاتی سے دودھ پلاتی ہیں ان میں اس کینسر کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔
☆ بعض خاص وائرس ایسے حالات پیدا کر دیتے ہیں کہ کینسر کی نمو شروع ہو جاتی ہے۔
☆ بعض اوقات یہ کینسر آہستگی سے بڑھتا ہے اور بعض اوقات تیزی سے بڑھتا ہے۔
☆ اس کے علاج کا انحصار اس پر ہے کہ کس درجے پر کینسر کی تشخیص ہوتی ہے۔
☆ اس کی ابتدا ایک گلٹی سے ہوتی ہے بعد میں یہ کینسر بن جاتا ہے۔

علاج Treatment

☆ اس کی تشخیص کے لئے ایک خاص Mammography کرایا جاتا ہے۔
☆ ادویات کے ذریعے بھی علاج ممکن ہے اگر بروقت کیا جائے۔
☆ اس کے علاج کے لئے سرجری کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔
☆ آج کل اس کا علاج شعاعوں کے ذریعے بھی ہوتا ہے۔

ہومیو پیتھک علاج

علامات کے مطابق مناسب دوا کا استعمال کریں تو کینسر ختم ہو سکتا ہے۔

Arsenicum Album	30-200	آرسینکم البم
Apis Melifica	30-200	ایپس میلی فیکا
Asterias Robens	30-200	اسٹریاز ریوبنس
Belladonna	200	بیلاڈونا
Hepar Sulf	30-1000	ہیپر سلف
Clematis	30-200	کلیمیٹس
Lachesis	200-1000	لیکیسس
Lycopodium	30-1000	لائیکو پوڈیم

بھٹنیوں کا پک جانا (Sore Nipple)

ایسے بھی ہوتا ہے کہ کسی وجہ سے عورت کے پستان کی بھٹنی یا نپل جو بچے کو غذا دینے کا ذریعہ ہے جو پک جاتی ہیں، پھٹ جاتی ہیں۔ ان میں درد ہوتی ہے۔

پہلی دفعہ ماں بننے والی عورت میں یہ شکایات ہو سکتی ہے۔

- ☆ دودھ زیادہ ہونے سے اکڑنے سے چیر آ جاتے ہیں۔
- ☆ موسمی حالات کی وجہ سے بھی بھٹنیاں پھٹ جاتی ہیں۔
- ☆ دودھ پیتے وقت بچہ درست و حالت میں نہ ہو تو بھٹنی پھٹ سکتی ہے۔
- ☆ بچہ نپل کو بہت دیر تک چوستا رہے تو یہ مسئلہ ہو سکتا ہے۔

علاج (Treatment): ☆ جب تک یہ حالت درست نہ ہو بچے کو دودھ نہ پلائیں۔

- ☆ اگر ڈاکٹر حالات کے پیش نظر اجازت دے تو نپل شیلڈ کا استعمال کریں۔

ہومیوپیتھک

ہیپر سلف	Hepar Sulf 30-200
کیلنڈولا	Calendulla 30
کالی میور	Kali Mur 6x-30
سلیشیا	Silicia 6x-200
فیرم فاس	Ferrum Phos 6x-30

ایلوپیتھک

- ☆ بھٹنیوں پر مقامی طور پر کریم لگائیں۔

می مول کریم	Memol Cream
بی پین تھن پلس کریم	Bepan Than Plus Cream

- ☆ مناسب اینٹی بائیوٹک کا استعمال کریں۔

سیپٹران گولیاں	Septran Tab
پنگلوب گولیاں	Penglob Tab
ٹیرامائی سین کیپسول	Teramycin Cap
لنکوسین کیپسول	Lincocin Cap
بیکٹرم فورٹ گولیاں	Bactrum Fort Tab

☆ درد کم کرنے کے لئے استعمال کریں۔

پونسٹان گولیاں	Ponstan Tab
ڈکلوران گولیاں	Dicloran Tab
بروفن گولیاں	Brufen Tab
ڈایاجیزک گولیاں	Diagesic Tab
پیراسٹامول گولیاں	Parcetamol Tab

دودھ پلانے والی عورت کی خوراک

(Diet of Lactating Woman)

جس طرح حاملہ کو خاص اور زیادہ خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح وہ عورت جو بچے کو چھاتی سے دودھ پلاتی ہے اس کو بھی خاص خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچے کی نشوونما دودھ پر ہوتی ہے اور درست نشوونما کے لئے طاقتور دودھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح دودھ اس وقت ہی میسر آسکتا ہے جب عورت کو درست غذا ملے۔

نارمل حالات میں عورت کو روزانہ 2200 کیلوریز کی ضرورت ہوتی ہے لیکن جو عورت بچے کو اپنا دودھ پلاتی ہے اس کو 2700 کیلوریز روزانہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح اس کو اس قدر فالتو غذا درکار ہوتی ہے جس سے وہ 500 کیلوریز حاصل کر سکے۔

عورت کو ایسی غذا چاہئے جو اس کی غذائی ضرورت بھی پوری کرے اور اس کے ساتھ دودھ کے لئے ضرورت پوری کرے۔

☆ دودھ پلانے والی عورت کو روزانہ گندم کی 6 عدد چپاتیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ روزانہ کسی طرح کی سبزی کی 250 گرام مقدار درکار ہوتی ہے۔

☆ دالوں میں سے کسی طرح کی 250 گرام دال درکار ہوتی ہے۔

☆ روزانہ دودھ پلانے والی عورت 250 گرام گوشت درکار ہوتا ہے۔

☆ دودھ پلانے والی عورت کو روزانہ 1 لیٹر دودھ درکار ہوتا ہے۔

☆ دودھ پلانے والی عورت کو روزانہ 50 گرام مکھن یا گھی کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ دودھ پلانے والی عورت کو کسی موسمی پھل کی 250 گرام مقدار روزانہ درکار ہوتی ہیں۔

اس کے علاوہ عورت کو پانی مناسب مقدار میں پینا چاہیے۔دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ عورت کی غذا تقریباً ایک جیسی ہوتی ہے۔پانی کے ساتھ اگر موسم گرما میں لسی مل سکے تو وہ بھی بہترین چیز ہے۔

ثابت ہوا کہ جب تک دودھ پلانے والی عورت متوازن اور طاقتور غذا کا استعمال نہیں کرے گی اس کے دودھ میں وہ غذائیت ہی پیدا نہیں ہوگی جو بچے کو طاقتور بنا سکے۔

صحت مند بچے کو طاقتور دودھ کی ضرورت ہوتی ہے اور طاقت دودھ اس عورت کا ہی ہوسکتا ہے جو متوازن اور صحت بخش غذا کا استعمال کرے۔

صحت مند عورت کے بچے صحت مند ہوتے ہیں اور جو عورتیں کمزور ہوتی ہیں ان کو مناسب غذا نہیں ملتی ان کے دودھ میں طاقت کم ہوتی ہے اور ان کے بچے کمزور ہوتے ہیں اور غذائی کمی کا شکار ہو سکتے ہیں۔

صحت مند بچے کے لئے ماں کو صحت مند بنائیں۔

پستان میں پھوڑا (Absocess)

بیلاڈونا 3x (پھوڑا ہونے کی علامت میں) پستان سخت سرخ پھولے اور ان میں درد،

برائیونیا 3x بیلاڈونا کی علامت کی بہ نسبت پستان زیادہ کڑے بہت تکلیف۔

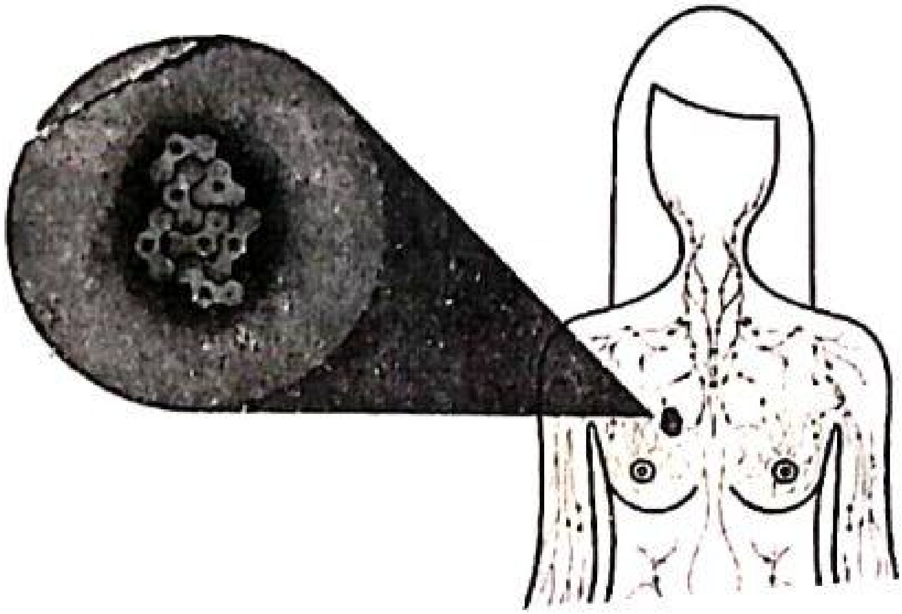
فائی ٹولکا اگر برائی اونیا سے دو دن تک فائدہ نہ ہو، فائی ٹولکا Q (دس گنے گرم پانی کے ساتھ) کا خارجی استعمال۔

ہیپر سلفر 6x مواد پیدا ہونے پر السی کی پولٹس یا گرم کیلنڈولا Q (دس قطرے ایک اونس پانی کے ساتھ) کا خارجی استعمال۔

سلکا 3x پھوڑے کے بعد زخم (Sinus) امراض پستان کی سوزش اور پستان کی گھنڈی میں زخم ملاحظہ ہو۔

پستان میں دانے یا رسولی (Tumour): فائی ٹولکا 3x مزمن رسولی کی اچھی دوا ہے۔

خارجی استعمال فائی ٹولکا Q ایک حصہ دس گنے پانی کے ساتھ ملا کر پستان پر پٹی تر کر کے باندھ دینا چاہیے۔



پستانوں کی رسولیاں

کبھی ایک پستان میں اور کبھی دونوں پستانوں میں پہلے گلٹیاں (رسولیاں) محسوس ہوتی
. ہیں جن میں درد ہوتا ہے بلکہ ان کا پتہ ہی درد چلتا ہے۔



وضع حمل کے بعد پستان کی بیماری

حمل کے تین چار ماہ بعد پستان بڑھنے لگتے ہیں اور بھٹنی سخت ہونے لگتی ہے ایسے میں بھٹنی پر زیادہ دباؤ نہیں ڈالنا چاہیے جس سے بڑھنے میں رکاوٹ ہو۔

(د) سرطان پستان (Cancer): ہائیڈراسٹس 1x یہ سرطان کی ایک اچھی دوا ہے
ہائیڈراسٹس Q (ایک ڈرام چار اونس پانی میں ملا کر) لوشن خارجی استعمال کرنا چاہئے۔

آرسنک 3x یا آرسنک آیوڈ 3x اس مرض کی یہ دوسری اچھی دوا ہے۔

کونیم 3x یا سالیکیوٹا 3x

اگر آرسنک کے دو ماہ تک استعمال کرنے سے بھی فائدہ نہ ہو۔

امراض ورم پستان، پھوڑا یا امراض ابھار اور سرطان ملاحظہ ہو۔

درد پستان: پستان سرخ سخت بھاری، درد ہو جانے پر بیلاڈونا 3x، پستان سخت متورم ہو لیکن سرخی نہ ہو ایسے علامات میں برائیونیا 3۔ ٹھنڈے پانی کی پٹی پر باندھنا فائدہ مند ہے۔ لیکن تشنجی تکلیف میں گرم پانی کی پٹی ہونی چاہئے۔

پستان کی گھنڈی میں سوزش یا زخم: چوٹ لگ کر سوزش ہونے پر آرنیکا 3۔ کا داخلی استعمال اور آرنیکا Q پانی کے ساتھ ملا کر پستان میں خارجا لگانا چاہئے۔ گھنڈی میں زخم ہوتے پر یا چر جاتے پر ہائیڈراسٹس 3 کا اندرونی استعمال اور ہائیڈراسٹس Q (آٹھ گنے پانی میں ملا کر) پٹی لگانا چاہئے۔

پستان بڑے ہونے کی وجہ سے تکلیف: درد قولنج کی طرح تکلیف میں کونائم 3، سوزش کی وجہ سے تکلیف ہوتے پر بیلاڈونا 3x یا برائیونیا 3۔

دماغی تکلیف: حاملہ ہمیشہ افسردہ رہتی ہے۔ نکس وامیکا 6، رنج سے بے چین رہتی ہو۔ اگنیشیا 6 ڈرنے میں ایکونائٹ، تھندی طبیعت ہونے پر کیمومیلا 12۔

کھچاؤ اور درد: آخر حالت میں بچے کی طرح درد برابر ہوا کرتا ہے (غیر طبعی علامات ملاحظہ ہو) کیمومیلا 6۔ اس کی عمدہ دوا ہے۔ پلساٹیلا 3، نکس وامیکا 3۔ یا کولوفائلم 3 کی بھی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

حالات حمل میں اخراج خون: حاملہ کے ہنستے، روتے کھانستے یا گر جاتے پر رحم میں دھکا لگ کر مشیمہ (Placenta) رحم سے کچھ علیحدہ ہوا کرتا ہے اسی سے خون گرتا ہے۔ آرنیکا 3۔ اس کی اچھی دوا ہے۔

(2) مندرجہ بالا اسباب کے علاوہ اگر پھول مشیمہ رحم کے منہ پر ڈھکن کی طرح رہے اور اس کی وجہ سے خون گرتا ہو تو مرض سخت خیال کر کے ہوشیار دائی کو بلانا چاہئے

چاہئے۔ یہ مرض حمل کے آخر حصہ میں یا ٹھیک ولادت کے وقت ہوتا ہے۔ اس وقت اخراج خون ہی اس کی حالت علامت ہے۔ (طبی درزدہ میں بلغم کی طرح ایک چیز نکلتی ہے کبھی خون نہیں اس ولادت کی حالت دیکھئے) ٹرائیلیم Q اس اخراج خون کو بند کرنے کی ایک اچھی دوا ہے۔

کمی خون: ملیریا بخار میں مبتلا رہنا، کیڑے رہنے وغیرہ اسباب سے کمی خون ہو تو اس امراض کا علاج کرنا چاہئے۔

مرض پستان۔ پستام کے دن کی بیماری

ولادت کے بعد امراض پستان کا مقصد ملاحظہ ہو۔

وضع حمل کے بعد پستان کی بیماری

(Diesases of the Breast following Delivery)

معلومات پستان: پستان کے متعلق زچہ کو مندرجہ ذیل باتیں یاد رکھنی چاہئے۔

1- تین چار ماہ کا حمل ہوتے ہی پستان بڑھنے لگتے ہیں اسی وقت سے بھٹنی کی طرف خیال رکھنا چاہئے آج کل کی تہذیب قائم رکھنے کے لئے کپڑا ایسا کس کر نہ پہننا چاہئے کہ جس سے پستان کی بھٹنی پر دباؤ پڑے اور اس کے بڑھنے میں رکاوٹ پیدا ہو جائے۔

2- شروع میں کہا جا چکا ہے کہ ولادت کے آٹھ دس گھنٹہ بعد بچے کو دودھ پلانا چاہئے اس سے بچے کو آسانی سے پاخانہ ہوتا ہے اور زچہ کو دودھ کا بخار وغیرہ نہیں ہوتا۔

3- ہر مرتبہ بچے کو دودھ پلانے کے پہلے تھوڑا دودھ نچوڑ ڈالنا چاہئے۔ اس کے بعد پستان کی بھٹنی بچے کے منہ میں دینا چاہئے۔

4- زچہ کی خراب غذا کی وجہ سے پستان کا دودھ خراب ہو سکتا ہے اس دودھ کو پینے سے پیٹ اینٹھتا ہے اور امراض بدہضمی وغیرہ بیماریاں ہو جاتی ہیں اس لئے کھانے پینے کے متعلق زچہ کو خوب ہوشیار رہنا چاہئے۔

5- بھٹنی میں زخم ہو یا ماں کے پیٹ میں بیماری ہو یا بخار وغیرہ ہو تو بچہ کو دودھ نہ پلانا چاہئے۔

6- سخت محنت کرنے کے بعد یا غصہ وغیرہ دماغی تحریک کے وقت یا مجامعت کے بعد ی پستان کا دودھ خراب ہو جاتا ہے ایسی حالت میں بچے کو دودھ پلانے سے اسی وقت بچے کو کوئی سخت بیماری (یہاں تک کہ موت) بھی ہو سکتی ہے۔

دودھ کا بخار (Milk Fever)

وضع حمل کے بعد دودھ پیدا ہو جانے کی وجہ سے کسی کسی زچہ کے پستان میں کانٹا چبھنے کی طرح درد ہوتا ہے اور ایک دو دنوں میں ہی پستان کا دودھ جم کر بخار آ جاتا ہے اسی کو دودھ کو بخار کہتے ہیں اس میں کوئی دوا دینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ صرف بخاری کی موجودگی میں بچے کو دودھ نہ پلانا چاہئے اور پستان کو سردی سے بچانا چاہئے۔

لیکن یہ دودھ کا بخار اگر تیز ہو اور بیس گھنٹہ سے زیادہ رہے تو ایکونائٹ 3x دینا چاہئے۔ اور بخار چھوٹنے پر بھی اگر پستان ملائم نہ ہو جائے تو (پستان سخت رہنے تک) برائیونیا 6x دینا چاہئے۔

ورم پستان (Mastitis)

وضع حمل کے بعد (کسی وقت) ورم پستان اور اس کے ساتھ بخار ہو سکتا ہے اس وقت زچہ کے کل پستان یا صرف بھٹنی میں درد پیدا ہو جاتا ہے اور اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے کل پستان سرخ ہو کر اس میں جلن ہو تو برائیونیا 3x کسی کسی کی رائے ہے کہ بیماری کی شروع حالت میں بیلاڈونا اور برائیونیا باری باری سے دینا چاہئے اس سے درد جلد جلد گھٹ سکتا ہے۔ بڑھ سکتا ہے اس کے ساتھ ہی تیز بخار رہنے پر ایکونائٹ اور برائیونیا (یکے بعد دیگرے) دینے کی صلاح دیتے ہیں جلد نہ گھٹ کر اگر پستان ورم کرتا جائے یا مواد پڑ جانے کا اندیشہ ہو تو مرکیورس سول 6x پستان خوب سخت ہو تو فائٹولکا 3x کا استعمال اور فائٹولکا Q تمیں قطرے آدھا اونس گرم پانی میں ملا کر پستان کے اوپر پٹی باندھنی چاہئے۔

"پستان سخت ہونا" ملاحظہ ہو۔

بھٹنی میں زخم (Soreipples)

پستان کی بھٹنی میں زخم ہونے سے بچے کو سخت تکلیف ہوتی ہے کیلنڈیولا Q 200 قطرے

سے ایک چھٹانک پانی میں ملا کر دھوڈالنا اور پٹی باندھنا چاہئے اگر بھٹنی میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہو کران سے پانی نکلتا ہو تو گریفائٹس 6x دینی چاہئے۔

پستان میں درد (Pain Full Nipples): جس وقت بچہ دودھ پئے اگر اسی طرح پستان میں درد ہو تو فلانڈ ریئم 1x.3x کا استعمال کرنا چاہئے کبھی کبھی بھٹنی سے کندھے تک تو لنجی درد کی طرح درد پیدا ہو جاتا ہے ایسے وقت پر کروٹن ٹگلیم 3x دینا چاہئے۔

پستان خالی معلوم ہونے پر اور بچہ کے دودھ پینے کے وقت بہت تکلیف ہونے پر بوریکس 6x, 30 دینا چاہئے۔

دودھ پلاتے وقت سستی، دودھ پلانے کے بعد اگر زچہ کو کمزوری معلوم ہو تو چائنا 6x ایسڈ فاس دینا چاہئے۔

پستان میں زیادہ دودھ ہونا: پستان میں دودھ یکبارگی بڑھ جائے تو کم کرنے کے لئے نیٹرم سلف 12x سفوف یا پلس دینا چاہئے۔

مسور کی دال پیس کر پستان پر لگانے سے دودھ خوب خشک ہو جاتا ہے۔

پستان میں دودھ نہ ہونا یا کم ہونا وضع حمل کے بیس گھنٹہ کے اندر دودھ نہ ہونے پر اگنس کیکٹس 3x دینا چاہئے یکا یک دودھ گھٹ جانے پر یا بند ہو جانے پر ایسافٹیڈا 3x دینا چاہئے قلمی ساگ کھانے سے اور برانڈا کے پتے پانی میں جوش دے کر اس سے پستان دھوڈالنے سے دودھ خوب بڑھتا ہے۔

دماغی تحریک کی وجہ سے کبھی کبھی دودھ خشک ہو جاتا ہے غصہ کی وجہ سے یکا یک دودھ خشک ہو جانے پر کیمو ملا 6x ڈر جانے پر ایکونائٹ 30 حسد کی وجہ سے ہایوسیامس 3x اور رنج کی وجہ سے کم ہو جانے پر اگنیشیا 6x دینا چاہئے۔

پستان سے خود بخود دودھ نکلنا، بوریکس 3x سفوف کلکیر یا کارب 6x چائنا 6x روزانہ تین چار مرتبہ ٹھنڈے پانی سے پستان دھوڈالنا چاہئے۔

پستان کی سختی: کبھی کبھی دودھ جم کر پستان سخت ہو جاتے ہیں اور تکلیف ہو جاتی ہے۔ برائیونیا 6x اس کی بہترین دوا ہے ورم پستان کا بیان ملاحظہ ہو۔

پستان میں پھوڑا ہونے کو ہو، یعنی پستان سخت ہو اور درد کرتے ہو برائیونیا 3x ہر گھنٹہ پر استعمال کرنا چاہئے اس سے اکثر پھوڑا بیٹھ جاتا ہے اگر 36 گھنٹہ میں کچھ فائدہ نہ ہو تو فائٹولکا 3x

ہر تین گھنٹہ پر استعمال کرنا چاہئے اور فائٹولکاQ (پانچ قطرے تین اونس خوب گرم پانی میں ملاکر) پستان کے اوپر بیچ میں چھڑک دینا چاہئے چولہے کی جلی مٹی کا لیپ پستان پر خوب فائدہ کرتا ہے فائٹولکا سے فائدہ نہ ہو (یعنی مواد پیدا ہو جانے پر) ہیپر سلف 6x.30 استعمال کرنا اور السی کی پلٹس لگانا چاہئے۔

ناسور ہو ہیپر سلکا 6x. 30 استعمال کرنا چاہئے۔

دودھ کی کمی

Suppressed Milk

تعارف: اس میں زچہ کی چھاتیوں میں بعض اوقات دودھ اتنا پیدا نہیں ہوتا کہ جس سے بچے کی پرورش ہو سکے۔

تفصیل مرض

یہ مرض پہلے سے موجود کچھ جسمانی بیماریوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ مریضہ میں خون کی کمی کی وجہ بھی ہو سکتی ہے اور عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے بھی یہ بیماری ہو سکتی ہے۔ مختلف قسم کا جریان خون ہو جائے تو بھی مریضہ میں دودھ کی کمی ہو سکتی ہے۔ اسہال اور قے سے جسم میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے زچہ میں دودھ کی کمی ہو سکتی ہے۔ لیکوریا اور دوسرے متعدی امراض کا شکار عورتوں میں دودھ کی کمی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ دودھ پر بے نالی غدود کی ایک سیکریشن کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے اس سیکریشن کو پرولیکٹن کہتے ہیں جو پچوٹری گلینڈز سے خارج ہوتی ہے اور دودھ بنانے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اگر اس کی کم ہو تو دودھ کی کمی ہو جاتی ہے۔

تشخیص: عام طور پر کلینیکل ہسٹری ہی کافی رہتی ہے لیکن چند کیسوں میں پرولیکٹن ہارمون کی جانچ کرنی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ بسا اوقات سیرم فالیکل سٹیمولیٹنگ ہارمونز اور لیوٹینا ئیزنگ ہارمونز کے ٹسٹوں کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔

انگریزی علاج

1- آکسی ٹاسن Oxitocine ایک ٹیکہ روزانہ تین یوم تک لگائیں۔

2- فائزولیکٹین Physuluctin 5 سی سی 2 سی سی اور ایک سی سی کا 5 یوم تک ٹیکہ کریں۔

3- ڈی کیلس گولیاں Decalc Tablets ایک گولی صبح۔ایک دوپہر۔ایک شام چوسیں۔

4- سانگوبیان گولیاں Sangbion Tabs ایک گولی روزانہ رات دودھ سے کھائیں۔

5- سربیکس سیرپ Surbax Syrup ایک چمچہ صبح۔ایک دوپہر۔ایک شام پلائیں۔

6- فی فال وٹ کیپسولز Fefol Vit Capsules ایک کیپسول روزانہ دودھ سے۔

اس کے علاوہ کارڈیورائیل ٹیکٹا گول اور کیلشیم وغیرہ کی گولیاں بکثرت استعمال کرائی جاتی ہیں۔

ہومیو پیتھک علاج: اس مرض میں درج ذیل ہومیو پیتھک ادویات استعمال کرائی جاتی ہیں۔

ایگنس کاسٹس 3x: دودھ کی مقدار زیادہ کرنے کے لئے بڑی اعلیٰ دوا ہے۔

ایسافوٹیڈا 3x: یہ دوا ہر گھنٹے کے بعد دینی چاہئے اس سے دودھ میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

ریسنیس کمونس 3x: دودھ پیدا کرنے والی یہ ایک بہترین دوا ہے۔

چائنا 3x: اگر مریضہ بہت زیادہ کمزور اور اس میں خون کی کمی ہو تو یہ دوا بہت زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے یا پھر مریضہ لیکوریا کے امراض میں مبتلا رہ چکی ہو۔

سیبل سیرولیٹا Q: چھاتیوں میں دودھ کی کمی کی مجرب دوا ہے۔

یونانی علاج: ارنڈ کا تیل چھاتیوں پر مالش کیا جائے۔اس کے علاوہ تودری سرخ۔بنتاور، سونف، زیرہ اور الائچی خود عام طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔

☆......☆......☆......☆



ماں کی چھاتی کا پہلا دودھ

پیدائش کے بعد بچہ کو پہلی دفعہ جو ماں کا دودھ پلایا جاتا ہے اسے کلوسٹرم کہتے ہیں جو کہ بہت فائدہ مند ہوتا ہے کلوسٹرم ماں کی طرف بچہ کو قوت مدافعت میسر کرتا ہے۔

بریسٹ ٹریٹمنٹ معہ علاج

بریسٹ فیڈنگ (چھاتی کا دودھ پلانا)

(Breast Feeding)

بچے کی پیدائش کے بعد بریسٹ فیڈنگ کے ذریعے بچے کو دودھ پلانے کا واحد قدرتی طریقہ ہے ماں کا دودھ تازہ۔ جسمانی درجہ حرارت کے مطابق۔ غذائیت سے بھرپور اور جراثیم سے پاک ہوتا ہے چھاتی کے دودھ میں بچے کی ضرورت کے مطابق صحیح صحیح مقدار میں اجزاء Components موجود ہوتے ہیں جو بچے کی نشوونما ضرورت اور معیار کے مطابق ہوتے ہیں ماں کی چھاتی کا دودھ انمول اور نور ہے، 95% عورتیں با آسانی اپنے بچے کو چھاتی کا دودھ پلاسکتی ہیں چھاتی کے دودھ کے ذریعے ماں کی طرف سے قوت مدافعت Immunity بھی منتقل ہوتی ہے۔ جس سے بچہ بہت سی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ ماں کے دودھ کا درجہ حرارت بھی انسانی جسم کے درجہ حرارت کے مطابق ہوتا ہے دودھ پیتے وقت بے بی (بچہ) ماں کے ساتھ لپٹ کر قربت، اپنائیت، پیار، جسمانی حرارت اور خوراک حاصل کرتا ہے یہ نعمتیں بچے کو صرف اسی صورت میں نصیب ہوں گی جب ماں بچے کو اپنی چھاتی کا دودھ پلائے گی۔

طریقہ Method Procedure:

بچے کی پیدائش کے فوراً بعد یا کم از نصف سے ایک گھنٹہ کے اندر چھاتی (پستان) کو اچھی طرح دھونے کے بعد بے بی کو چھاتی کے ساتھ لگایا جائے تاکہ وہ نپل کو منہ میں لے کر چوسنا شروع کردے۔ پستانوں میں دودھ بچے کی پیدائش کے تیسرے دن آتا ہے پہلے اور دوسرے دن بریسٹ سے صرف کلاسٹرم Colostrum آتا ہے۔ یہ ابتدائی دودھ نما رطوبت بچے کیلئے انتہائی مفید ہوتی ہے۔ یہ بچے کیلئے ابتدائی مکمل غذا ہے۔ یہ کلاسٹرم نکال کر پھینکنے کی بجائے بے بی کو ضرور پلایا جائے۔ یہ بچے کی ضرورت کے عین مطابق ابتدائی غذا ہے۔ دیگر کوئی بھی شے جدید تحقیقات کے مطابق فائدہ نہیں دیتی ہے۔ ابتدائی ایام میں بے بی جتنا زیادہ نپل کو چوسے گا اس کے چوسنے کے اثرات سے دودھ اتنا ہی زیادہ پیدا ہوگا اگر بچہ کسی وجہ سے براہ راست منہ کے ذریعے دودھ نہ پی سکے تو میڈیکل سٹور سے بریسٹ پمپ خرید کر اس کے ذریعے نکال کر

ابتدائی ایام کا دودھ ضرور بچے کو دیا جائے ہر صورت کوشش کی جائے کہ بچہ خود بریسٹ سے دودھ پئے بعض بچے ایک دو دن دودھ نہیں پیتے ہیں لیکن بعد میں خود ہی پینا شروع کر دیتے ہیں زیادہ کوش اور عمل یہ ہی کیا جائے کہ بچہ خود دودھ پئے۔

ماں کی چھاتی کے پہلے دودھ (کلوسٹرم) کے فوائد

☆ کلوسٹرم میں ماں کی طرف سے قوت مدافعت بھی میسر ہوتی ہے جس سے بچہ پیدا ہونے کے بعد بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ پیدا ہونے کے بعد کلوسٹرم بچے کی جسمانی ضرورت کے عین مطابق قدرت کی طرف سے تیار شدہ غذا ہوتی ہے کیونکہ شروع ہی سے بچہ دیگر جانوروں کا یا فارمولا دودھ ہضم کرنے کے قابل نہیں ہوتا ہے۔

☆ پیدائش کے فوراً بعد یا کم از کم نصف سے ایک گھنٹہ کے اندر جب بچہ ماں کے پستان کی نپل کو منہ میں لے کر چوستا ہے تو چوسنے کے اثر سے ہارمون عورت کی بچہ دانی پر اثر انداز ہوتے ہیں جس سے وہ سکڑنا شروع ہو جاتی ہے جریان خون کم ہو جاتا ہے اور آنول کا اخراج ہو جاتا ہے۔

☆ ماں کے پیٹ میں بچہ ہر لحاظ سے محفوظ ہوتا ہے اسے ماں کے ذریعے صاف بہتر اور حسب ضرورت خوراک اور آکسیجن میسر ہوتی ہے ماں کے پیٹ میں باہر نسبت کی خاص ٹمپریچر ہوتا ہے جونہی بچہ پیدا ہوتا ہے اسے فوراً نئے ماحول سے واسطہ پڑتا ہے۔ سب سے پہلے باہر کے درجہ حرارت کی تبدیلی سے واسطہ پڑتا ہے۔ سانس لینے کیلئے آلودگی والی ہوا ہی میسر ہوتی ہے اس کا مقابلہ کرنے کیلئے اسے فوری قوت کی ضرورت ہوتی ہے جو صرف کلوسٹرم سے مل سکتی ہے۔

جونہی بچے کی پیدائش کا دوسرا مرحلہ ختم ہو تو بچے کو فوراً دودھ پینے کیلئے ماں کی چھاتی سے لگا دیا جائے اس سے بچے دانی کے سکڑنے کے عمل میں تیزی کی بنا پر جریان خون کم ہوگا اور تیسرے مرحلہ یعنی آنول اور جھلی کا اخراج بھی جلدی ہوگا اور بچے کو نئے ماحول سے مقابلہ کرنے کے لئے انرجی (خوراک) بھی مل جائے گی۔

کلوسٹرم (پہلا دودھ بوھلی) نہ دینے کے نقصانات

☆ اگر بچہ نپل کو منہ میں لے کر نہیں چوسے گا تو تین دن بعد قطعاً دودھ نہیں آئے گا بچہ بھوکا رہے گا۔

☆ بچہ ماں کی طرف سے ملنے والی قوت مدافعت سے محروم ہو جاتا ہے فطری اور حسب ضرورت خوراک نہ ملنے سے بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ جس سے بیماریاں حملہ آور ہو جاتی ہیں۔

☆ کلوسٹرم پانی کی طرح پتلا سا دودھ ہوتا ہے۔ اصل دودھ تیسرے دن آتا ہے۔ اصل دودھ تب ہی آئے گا جب بچہ پستان کو منہ میں لے کر چوسنا شروع کرے گا۔ اگر پہلے تین دن بچہ پستان کی نپل کو نہیں چوسے گا تو تین روز بعد بھی دودھ نہیں آئے گا اور بچہ بھوکا پیاسا رہے گا روئے گا چلائے گا نپل کو چوسنا شروع کرنے کے مزید تین دن بعد دودھ نصیب ہوگا۔

☆ جب بچے کو پیدائش کے تین دن بعد چھاتی سے لگایا جاتا ہے تو دودھ نہیں آتا ہے بچہ پہلے ہی تین دن کا بھوکا اور کمزور ہوتا ہے روتا ہے۔ چلاتا ہے ماں سمجھتی ہے کہ دودھ پیدا ہی نہیں ہو رہا ہے پھر بچہ اتنا کمزور ہو جاتا ہے اور اس میں دودھ پینے کی سکت ہی نہیں رہتی ہے اور ماں اسے مصنوعی دودھ پر ڈال دیتی ہے۔ جس سے تمام زندگی دودھ کے اخراجات اور بچے کے اکثر بیمار رہنے سے علاج کیلئے اخراجات کا بوجھ والدین کو برداشت کرنا پڑتا ہے کیونکہ مصنوعی دودھ پینے والا بچہ زیادہ بیمار رہتا ہے۔

☆ انسان کا دودھ انسانوں کیلئے اور جانوروں کا دودھ جانوروں کیلئے ہوتا ہے۔ بلکہ ایک جانور کا بچہ دوسرے جانور کا دودھ نہیں پیتا ہے۔ طبی اصول کے مطابق بچے کو پہلے چار ماہ تک صرف ماں کا دودھ دیا جائے حتیٰ کہ پانی بھی نہیں دینا چاہیے۔ یہی بچے کی صحت۔ صحیح نشوونما کیلئے انتہائی ضروری ہے جس کی ابتدا کلوسٹرم سے ہوتی ہے۔

لیکن اگر بچے کو پہلا دودھ (بوہلی) نہیں دیا جائے گا تو بچہ پیدائش کے بعد نئے ماحول کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ بیرونی ماحول کا درجہ حرارت کم اور آلودگی زیادہ ہوتی ہے جس کا مقابلہ کرنے کیلئے قوت مدافعت اور طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو رف خوراک کی صورت میں ماں کے

دودھ ہی سے میسر ہو سکتی ہے۔ بچے کو پہلے تین دن دودھ نہیں دیا جائے گا صرف گھٹی، پانی پر گزارہ ہوگا تو بچہ تقریباً 4-6 دن بھوکا رہنے سے انتہائی کمزوری محسوس کرے گا اور بیماریوں کی زد میں آ جائے گا پیدائش کے بعد معصوم بے بس نرم و نازک بچے کو چھ دن تک بھوکا رکھنا انتہائی ظلم ہے۔ کیونکہ پہلے تین دن کلوسٹرم آتا ہے پھر جب تین دن بعد بچے کو ماں کی چھاتی سے لگایا جاتا ہے تو چوسنے سے مزید تین دن بعد دودھ آتا ہے۔

کلاسٹرم (ماں کا پہلا دودھ) پلانے کیلئے فضول غلط روایات:

☆ ماں ڈلیوری کے بعد تھکی ہوئی ہوتی ہے اس لئے دودھ نہیں پلا سکتی۔

☆ ماں کو دودھ اترنے تک بریسٹ فیڈنگ کا انتظار کرنا چاہیئے۔

☆ دودھ سے پہلے دیگر اشیاء معدہ صاف کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

☆ فارمولا ملک بچے کی ضرورت کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔

☆ کلاسٹرم خراب دودھ ہوتا ہے جسے نکال کر ضائع کر دینا چاہیئے۔

☆ چھاتی کا دودھ پلانے سے ماں کمزور اور چھاتی ڈھلک جاتی ہے۔

ماں کے دودھ میں ضروری اور اہم اجزاء

i- فیٹ (روغنیات) FAT
ii- پوٹاشیم Potasium
iii- لیکٹوز Lactose
iv- پروٹین Protein
v- وٹامن ڈی Vitamin-D
vi- وٹامن اے Vitamin-A
vii- وٹامن کے Vitamin-K
viii- وٹامن سی Vitamin-C
ix- وٹامن بی کمپلیکس Vit.B1-B2-B6-B12
x- آئرن (فولاد) Iron
xi- زنک Zinc
xii- فاسفورس Phosphorus
xiii- کیلشیم Calcium
xv- سوڈیم Sodium

مندرجہ بالا اجزاء کے علاوہ ماں کے دودھ میں اور بھی بہت سے مفید اجزاء شامل ہوتے ہیں مثلاً اینٹی باڈیز، لیکٹو فیرین، امینوگلوبین، لائسوزائم، اینٹی انفیکٹو، فیکٹر اور امیونٹی وغیرہ۔

یہ مندرجہ بالا ماں کے دودھ میں شامل اجزاء بے بی کی نشوونما اور ابتدائی خوراک کے طور پر انتہائی مفید اور ضروری ہیں یہ اجزاء صرف ماں کے دودھ میں ہی صحیح نسبت سے شامل ہوتے ہیں۔

مصنوعی دودھ Artificail Feed (بوتل کا دودھ) کتنا ہی اچھا اور بہتر کیوں نہ ہو پھر بھی ماں کے دودھ کی نسبت گھٹیا ہوتا ہے کیونکہ اس کی تیاری کے مراحل میں گزرنے سے اصلیت میں کمی آجاتی ہے مثلاً دودھ مختلف مقامات سے اکٹھا کرنا۔ مختلف مراکز پر خراب ہونے سے بچانے کیلئے کیمیکل کا استعمال۔ مختلف جگہوں سے اکٹھا کرنے کے بعد خوب گرم کر کے ٹھوس بنانا۔ خشک پوڈر کی صورت میں تیار کرنا۔ پوڈر کی صورت میں خراب ہونے سے بچانے کیلئے کیمیکل بطور پریزرٹیو Preseravtive کا استعمال وغیرہ سپلائی کے بعد اس کا استعمال بھی ایک دو سال بعد ہی ممکن ہوتا ہے مارکیٹ میں گھٹیا۔ جعلی اور ملاوٹ کے امکانات بھی ہوتے ہیں۔

فیٹ Fat: ماں کے دودھ میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے صبح کے وقت بہت کم اور دوپہر کے بعد بہت زیادہ مقدار ہوتی ہے ماں کے دودھ میں فیٹ Fat کی مقدار بڑھتی رہتی ہے بعض دفعہ پانچ گنا زیادہ ہو جاتی ہے ماں کے دودھ میں انزائم لیپیز Enzyime Lipase ہونے کی بنا پر فیٹ بہت جلد استعمال میں آجاتی ہے یہ انزائم بچے کی انتڑیوں پر اثر انداز ہو کر فیٹ کے انجذاب کا باعث ہوتے ہیں۔

لیکٹوز Lactose: صرف انسانی دودھ میں لیکٹوز بہت زیادہ ہوتے ہیں لیکٹوز انزائم کے زیر اثر گلوکوز میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ گلوکوز شوگر کے انداز میں تیزی کے ساتھ جسم کو طاقت پہنچاتی ہے اور دماغ کی تیزی کے ساتھ نشوونما ہوتی ہے مزید انتڑیوں کی تیزابیت کو بڑھاتے ہیں جس سے بیماری کے جراثیم Pathogenic Organism رک جاتے ہیں۔

پروٹین Protein: ماں کے دودھ میں موجود پروٹین بہت جلد ہضم ہو جاتے ہیں اور گائے کے دودھ کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں ماں کا دودھ معدہ میں جا کر فوراً ہی Crud کی مانند ہو جاتا ہے اور اجزاء میں منقسم ہو جاتا ہے دیگر دودھ کے علاوہ صرف ماں کے دودھ میں دو امائنو ایسڈ سسٹین Cystine اور ٹورین Tourine بھی پایا جاتا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد ابتدائی تین یوم کے دودھ کولوسٹرم Colostrum میں پروٹین تین گنا زیادہ پائی جاتی ہے ماں کے میچور Mature (ہر لحاظ سے مکمل) دودھ میں تمام ضروری دس امائنو ایسڈ موجود ہوتے ہیں۔

وٹامن اے A: ماں کے دودھ میں وٹامن اے 280-iu انٹرنیشنل یونٹ ہوتے ہیں جبکہ

گائے کے دودھ میں صرف 180-iu ہوتے ہیں۔ بچے کی پیدائش کے بعد پہلے ابتدائی دو ایام یعنی کلوسٹرم میں ان کی مقدار دگنی ہوتی ہے۔

وٹامن ڈی D: ماں کے دودھ میں وٹامن ڈی بے بی کی ضرورت کے مطابق موجود ہوتا ہے۔

وٹامن ای E: ماں کے دودھ میں گائے کے دودھ کی نسبت بہت زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے خاص طور پر بچے کی پیدائش کے بعد ابتدائی دو دنوں میں یعنی کولسٹرم دودھ میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

وٹامن کے K: ماں کے دودھ (بریسٹ فیڈنگ) میں اس کی مقدار زیادہ ہوتی ہے وٹامن کے Vit-K ماں کے دودھ میں ابتدائی ایام میں زیادہ ہوتا ہے لیکن کولسٹرم میں اس کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ وٹامن کے k خون کے جمنے Blood Clotting کیلئے ضروری ہے۔

وٹامن بی کمپلیکس B_1-B_2-B_6-B_{12}: ماں کے دودھ (بریسٹ فیڈنگ) میں بے بی کی روزانہ ضروریات کے مطابق وٹامن بی کمپلیکس (بی ون، بی ٹو، بی سکس، بی ٹوالیو) موجود ہوتا ہے۔

وٹامن سی C: ماں کے دودھ میں 43mg/100ml وٹامن ہوتا ہے جبکہ گائے کے دودھ میں 21mg/100ml ہوتا ہے وٹامن سی پیٹ میں خوراک کے اجزا مثلاً فولاد Iron وغیرہ کے انجذاب کیلئے انتہائی ضروری ہے وٹامن سی کی صحیح موجودگی کی وجہ سے جسم میں فولاد کے جذب ہونے میں دگنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ وٹامن سی بیماریوں سے بچاؤ کیلئے بھی کام کرتا ہے۔

فولاد آئرن Iron: ماں کے پیٹ میں 49% فولاد استعمال ہوتا ہے جبکہ گائے کے دودھ میں 4% جذب ہوتا ہے ماں کے دودھ میں موجود وٹامن سی اور لیکٹوز فولاد کے جذب ہونے میں بہت معاون ثابت ہوتے ہیں پیدائش کے بعد بچے کو فولاد کی اشد ضرورت ہوتی ہے کیونکہ پیدائش کے وقت بے بی کا ہیموگلوبین 18-12g/dl ہوتا ہے۔ جو بے بی کی پیدائش کے بعد تیزی کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے بے بی کے جسم میں ذخیرہ شدہ آئرن بھی 6-4 دن میں ختم ہو جاتا ہے اس لئے بچے کی صحیح نشوونما کیلئے ماں کا اپنا دودھ انتہائی ضروری ہے۔

دیگر معدنیات: ماں کے دودھ میں زنک، کیلشیم، فاسفورس، سوڈیم اور پوٹاشیم موجود ہوتے ہیں۔ یہ معدنیات ماں کے دودھ میں قلیل مقدار میں ہوتی ہیں لیکن گائے کے دودھ میں زیادہ ہوتی ہیں ماں کے دودھ پینے سے ان معدنیات کی تھوڑی مقدار کی بناء پر بے بی کے گردوں پر زیادہ بوجھ نہیں پڑتا ہے۔

دودھ پیدا ہونے کے اسباب

چھاتی میں دودھ کی پیداوار بڑھنے کیلئے وہ اسباب ہیں جو ہارمون کے زیر اثر ہیں جو بچے چھاتی کے چھاتی کا دودھ پینے سے پیدا ہوتے ہیں۔

Aپرولیکٹین Prolactin　　Bاوکسی ٹوسین Oxytocin

پرولیکٹین Prolactin: اس ہارمون سے دودھ کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے جیسے جیسے بچہ چھاتی کا دودھ پیتا ہے ایک حد تک دودھ کی پیداوار میں اضافہ ہوتا رہتا ہے Milk Production reflex

اوکسی ٹوسین Oxytocin: اس ہارمون کے زیر اثر دودھ زیادہ اترتا ہے جس کی وجہ بھی صرف بچے کا چھاتی کا دودھ ہی پینا ہے۔ جب بچہ چھاتی کا دودھ پیتا ہے تو اس سے ہارمون پیدا ہونے کے باعث دودھ زیادہ اترتا ہے۔ Milk Ejection or let down reflex

ماں کے دودھ کے فوائد

Advantages Breast Feeding

A چھاتی کے دودھ کے بچے Infant کو فوائد

B چھاتی کے دودھ کے خود ماں Mother کو فوائد

C چھاتی کے دودھ کے خاندان Family کو فوائد

D چھاتی کے دودھ کے ملک Country کو فوائد

☆ ماں کا دودھ براہ راست آتا ہے انفیکشن کے امکانات کم ہوتے ہیں۔

☆ ماں کا دودھ تازہ، خالص اور جسمانی درجہ حرارت کے مطابق ہوتا ہے۔

☆ بریسٹ فیڈنگ (چھاتی کا دودھ) فطری عمل ہے۔

☆ بچے کی نشوونما کیلئے غذائیت سے بھرپور ہے۔

☆ ماں اور بے بی میں اپنائیت قربت اور محبت بڑھتی ہے۔

☆ ماں کے دودھ سے بے بی کو قوت مدافعت مل جاتی ہے۔

☆ بچے تندرست چست اور ذہین ہوتے ہیں۔
☆ بچے کو انسانی درجہ حرارت کے مطابق دودھ ملتا ہے۔
☆ اکثر ماؤں میں خود بخود فیملی پلاننگ بھی ہوتی رہتی ہے۔
☆ رات کو دودھ تیار کرنے کیلئے ماں کے آرام میں خلل نہیں پڑتا ہے۔
☆ بچے کو کبھی ٹھنڈا دودھ پینے سے سانس کی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔
☆ بے بی ماں کے ساتھ لپٹ کر جسمانی درجہ حرارت سے مطمئن ہوتا ہے۔
☆ انسان کا دودھ انسان کے بچے کے لئے ہوتا ہے۔
☆ ماں کا دودھ مفت میسر ہونے سے مالی حالت پر اثر نہیں پڑتا۔
☆ ماں کا دودھ ہاتھوں برتنوں و دیگر آلودگی سے محفوظ رہتا ہے۔
☆ بچے کو پیٹ اور سانس کی بیماریاں بہت کم لگتی ہیں۔
☆ ماں کی خود اپنی صحت پر اچھے اثرات پڑتے ہیں۔
☆ جتنا زیادہ دودھ بچہ پیئے گا خود بخود چوسنے سے زیادہ پیدا ہوگا۔
☆ ماں کے دودھ میں پروٹین اور چکنائی کو باسانی ہضم کر لیتا ہے۔
☆ بچے کو پیٹ کی امراض مثلاً پیچش وغیرہ کم لگتے ہیں۔
☆ بچوں کو کان کی بیماری Otitismedia کم ہوتی ہے۔
☆ بچہ دن میں جب بھی دودھ پیئے گا درجہ حرارت برقرار پائے گا۔
☆ بچے کا سب سے قریبی تعلق اپنی والدہ ہی سے ہوتا ہے۔
☆ بے بی اپنی ماں کے جسم کی بو سے ماں کو پہچانتا ہے۔
☆ ماں کا دودھ بے بی کیلئے ہر وقت باسانی دستیاب ہوتا ہے۔
☆ ماں کے دودھ میں بچے کی ضرورت کے مطابق غذائی اجزاء ہوتے ہیں۔
☆ جانور کا دودھ جانور کے بچے کے لئے ہوتا ہے۔
☆ ماں کا دودھ بچے کی طلب پر فوری اور تازہ دستیاب ہوتا ہے۔

☆.....☆.....☆



بوتل کے دودھ کے نقصانات

مصنوعی دودھ بوتل کے ذریعے پلایا جانے والا ہوتا ہے۔ جو کہ بچہ کی پیدائش کے بعد غذائی ضروریات کو ٹھیک سے پورا نہیں کرتا جس سے بچہ کی نشوونما میں فرق آتا ہے

مصنوعی دودھ (فارمولا ملک)

بوتل کے دودھ کے نقصانات

Desadvantages of Artifiicial Feeding

مصنوعی دودھ (بوتل کے ذریعے) پلانے کے نقصانات۔

☆ بے بی کو دودھ پلانے کا قدرتی طریقہ نہیں ہے دودھ تازہ اور خالص میسر نہیں ہو سکتا ہے۔

☆ بے بی کی پیدائش کے بعد غذائی ضروریات پوری نہیں کرتا ہے۔

☆ یہ دودھ پینے کے دوران اپنا درجہ حرارت (گرمائش) برقرار نہیں رکھ سکتا ہے۔

☆ سردیوں کے دوران مصنوعی دودھ پینے کے دوران جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

☆ بعض مائیں سردیوں کے موسم میں بچا ہوا دودھ بغیر گرم کئے ہی پلا دیتی ہیں۔

☆ ٹھنڈا دودھ پینے سے سانس کی تکلیف اور نمونیہ ہو سکتا ہے۔

☆ سفر کے دوران تمام راستے ایک ہی فیڈر بار بار بچے کو دیا جاتا ہے جس کا درجہ حرارت گر جاتا ہے۔

☆ جو مائیں اپنے بچوں کو چھاتی کا دودھ نہیں پلاتی ہیں انہیں خود چھاتی کے کینسر کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔

☆ بچے میں بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت میں کمی کی بنا پر زیادہ بیماریاں لگنے کے امکانات ہوتے ہیں۔

☆ مصنوعی دودھ سوتے میں پلانے سے کانوں کی تکلیف اٹائیٹس میڈیا Otitis Media ہو جاتی ہے۔

☆ مصنوعی دودھ بہت کم ہضم ہوتا ہے پچس کے ذریعے ضرورت پوری کئے بغیر جلدی خارج ہو جاتا ہے۔

☆ بچہ ذہنی طور پر اور جسمانی طور پر کمزور رہتا ہے۔

☆ نپل کا سوراخ ضرورت سے بڑا ہونے سے دودھ سانس کی نالی میں جانے سے کھانسی ہو جاتی ہے۔

☆ بوتل کے ذریعے مصنوعی دودھ پینے سے بچے کے دانت اور جبڑے متاثر ہو جاتے ہیں۔

☆ اکثر دودھ پیتے وقت فیڈر پر دودھ اور مکھیاں بیٹھتی رہتی ہیں جو بیماریوں کا سبب ہوتی ہیں۔

☆ بچے کو اکثر پیٹ کی تکلیف رہتی ہیں اور پیچس لگتے رہتے ہیں۔

☆ مصنوعی دودھ کے استعمال سے ماں اور بے بی کے درمیان خلا پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ مصنوعی دودھ میں ماں کے دودھ کی مانند اہم اجزا صحیح نسبت میں موجود نہیں ہوتے ہیں۔

☆ رات کو مصنوعی دودھ تیار کرنے کیلئے ماں کے آرام اور نیند میں خلل پڑتا ہے۔

☆ مصنوعی دودھ پلانے کیلئے دن رات کسی وقت بھی محنت کرنا پڑتی ہے اور وقت ضائع ہوتا ہے۔

☆ مطلوبہ مصنوعی دودھ بعض جگہوں اور عام میڈیکل سٹور پر مشکل سے دستیاب ہوتا ہے۔

☆ جانوروں کے دودھ میں گوالوں، برتنوں، گندے ہاتھوں، کیمیکل اور جوہڑوں تالابوں کا گندہ پانی ملانے سے بہت زیادہ آلودگی شامل ہو جاتی ہے جو نرم و نازک اور معصوم بچے کی صحت کیلئے انتہائی مضر ہے دودھ کو محفوظ کرنے کیلئے انتہائی مضر صحت کیمیکل استعمال کئے جاتے ہیں جو بچے کے لئے انتہائی خطرناک ہیں۔ دودھ گرم کرنے اور ابالنے سے بھی ختم نہیں ہوتے ہیں۔

☆ مطلوبہ اور مارکیٹ میں متعارف دودھ کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

☆ مارکیٹ۔ سٹور۔ دکان سے گھٹیا، جعلی ملاوٹ شدہ اور نمبر 2 بھی ملنے کے امکانات ہوتے ہیں۔

☆ مزدوری، تنخواہ۔ خون پسینے کی آمدنی کے پیسے بھی ضائع ہوتے ہیں۔

مصنوعی دودھ مہنگا ہوتا ہے جس کے اخراجات کا خاندان پر بہت اثر پڑتا ہے۔ جب غیر ممالک سے دودھ درآمد کیا جاتا ہے تو ملکی زرمبادلہ ضائع ہوتا ہے۔ پاکستان میں ہر سال 5 ارب کا مصنوعی دودھ منگوایا جاتا ہے۔ جو بہت زیادہ نقصان ہے۔

دودھ پلانے کی مقدار اور وقفہ

نئی تحقیقات کے مطابق بے بی کو اس کی ضرورت اور خواہش کے مطابق دودھ دیا جائے جب صحت مند بے بی رونے لگے تو اس کا زیادہ تر مقصد ہوتا ہے کہ بے بی بھوکا ہے اور بھوک کی بنا پر بلک رہا ہے لہٰذا جتنا دودھ بے بی اپنی خواہش سے ضرورت کے مطابق پی سکے پلایا جائے اسی طرح جب وہ دوبارہ رو کر اظہار کرے اسے دودھ پلایا جائے پرانی تحقیق کے مطابق 4-3 گھنٹے بعد بے بی کو ضرور دودھ پلایا جاتا تھا لیکن اب نئی تحقیق کے مطابق 7-6 ہفتے کے بے بی کو اس کی اپنی طلب پر دودھ پلایا جائے۔ لیکن دن رات 24 گھنٹوں میں 10-8 دفعہ ضرور پلایا جائے۔

بے بی کا چھاتی کا دودھ پینا

کوشش کی جائے کہ بے بی کو روزانہ دونوں پستانوں سے بدل بدل کر دودھ پلایا جائے بعض بے بی دودھ پیتے وقت کافی دیر لگاتے ہیں لیکن اکثرت پہلے پانچ منٹ ہی میں دودھ پی لیتے ہیں بعد میں ویسے ہی لطف اندوزی کیلئے نپل کو چوستے رہتے ہیں بے بی کا نپل کو اسی طرح زیادہ سے زیادہ چوسنا دودھ کی پیداوار میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے اگر بے بی ایک طرف سے دودھ پیتے ہی سو جائے۔ تو دوسری بار دوسرے پستان سے دودھ پلایا جائے بچے کے منہ میں دودھ پلانے کیلئے زبردستی نپل نہ دی جائے بلکہ بے بی اپنی ضرورت کے تحت خود ہی اپنے آپ نپل تلاش کر کے دودھ پینا شروع کر دے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ ماں کو چاہئے کہ بچے کی پیدائش کے بعد ابتدائی اور پہلا دودھ ضائع نہ کرے کیونکہ پہلے ابتدائی دو یوم کے اندر کولوسٹرم Colocstrum کہتے ہیں اور اس میں درج ذیل خصوصیات ہوتی ہیں۔

- ☆ یہ بے بی کی ابتدائی دنوں کیلئے قدرتی طور پر ضرورت کے عین مطابق ہوتا ہے۔
- ☆ جدید تحقیق کے مطابق بے بی کیلئے کولوسٹرم ابتدائی اہم ضرورت ہے۔

☆ کولوسٹرم میں تین گنا زیادہ پروٹین ہوتے ہیں۔
☆ کولوسٹرم میں دوگنا وٹامن اے ہوتے ہیں۔
☆ کولوسٹرم میں وٹامن ای E زیادہ پایا جاتا ہے۔
☆ پیدائش کے بعد بے بی اسے پینے کے بعد بآسانی ہضم کرسکتا ہے۔
☆ عام دنوں کے دودھ کی نسبت اس میں زیادہ غذائیت ہوتی ہے۔
☆ اس سے بیماریوں سے بچاؤ کیلئے قوت مدافعت ملتی ہے۔
☆ یہ ابتدائی طور پر مدافعتی ٹیکے کا کام دیتا ہے۔
☆ کولوسٹرم میں وٹامن K زیادہ موجود ہوتا ہے۔

ویسے بھی جب بے بی پیدا ہوتا ہے تو اس کو پہلے تین دن زیادہ مقدار کی ضرورت نہیں ہوتی ہے بے بی کی پیدائش کے بعد جو ابتدائی 3-2 دنوں کا دودھ زرد رنگت کا ہوتا ہے جسے کولوسٹرم کہتے ہیں۔ یہ کافی رہتا ہے اور یہ غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے جب بے بی کولوسٹرم کو چوس کر پیئے گا تو اس کے دو اہم فوائد حاصل ہوں گے ایک تو بچے کی ضرورت اور غذائی ضرورت پوری ہوگی دوسرے نمبر پر نپل کو چوسنے پر ہارمون پیدا ہونگے جن کے اثرات سے دودھ کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے جس سے تین دن کے بعد بھی بچے کو حسب ضرورت ماں کے دودھ کی مقدار میسر ہوتی رہے گی۔

بریسٹ فیڈنگ کی ممنوعات

Contraindication to Breast Feeding

☆ چھاتی کا کینسر
☆ پستان میں پیپ پڑنا
☆ پستان پر چوٹ
☆ پستان کا آپریشن
☆ علاج کیلئے خاص ادویات کا استعمال
☆ تشنج (ٹیٹنس) کی بیماری کا بھرپور حملہ
☆ ایڈز
☆ باولاپن (آخری سٹیج۔ پانی سے خوف)
☆ زہر خوردنی۔ زہریلے اثرات ہوجانا
☆ پیٹ اور چھاتی کا جل
☆ مانع حمل کیلئے دودھ پلانے کے دوران ممنوع ٹیکہ لگوالینا۔

دودھ کی زیادتی: بعض دفعہ ہارمونز Hormones کے زیر اثر یا عورت کے دیگر نظام میں خرابی کی بنا پر دودھ کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے جو بے بی کی ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے بعض دفعہ اس اضافہ سے دودھ میں غذائی کمی بھی آسکتی ہے جو پرورش میں کمی کا باعث ہو سکتی ہے اگر دودھ کی پیداوار میں بہت زیادہ اضافہ کی علامات ہوں تو بریسٹ پمپ Breast Pump کے ذریعے دودھ نکال کر ضائع کر دیا جائے تا کہ پستان میں بوجھ نہ رہے اور دودھ خود بخود پستان سے ہر وقت رستا نہ رہے۔

دودھ میں کمی: ہارمون کے اثرات عورت کے جسمانی نظام کی خرابی۔ جسمانی کمزوری کی بنا پر دودھ کی پیداوار میں کمی آسکتی ہے دودھ کی پیداوار میں کمی بچے کی نشوونما (گروتھ) میں رکاوٹ کا باعث ہوتی ہے ہارمون کے اثرات کے علاوہ عورت کو دودھ کی کمی درج ذیل وجوہات کی بنا پر بھی ہو سکتی ہے۔

- ☆ زچہ کو ضرورت کے مطابق اچھی خوراک میسر نہ ہونا۔
- ☆ پہلے بچوں کی زیادہ تعداد سے کمزوری ہونا۔
- ☆ خون کی کمی (انیمیا) Anaemia۔
- ☆ مالی حالت بہت خستہ فاقہ کشی سے دن گزارنا۔
- ☆ دن رات محنت مشقت مزدوری کرنا۔ تھکاوٹ۔
- ☆ ذہنی پریشانی غم تفکرات۔ گھریلو پریشانیاں۔
- ☆ پیدائش کے بعد دیر سے دودھ شروع کرنا۔
- ☆ بچے کو اپنے دودھ کے علاوہ دیگر اشیاء بھی جاری رکھنا۔
- ☆ بچے کو دودھ پلانے کے دوران زیادہ وقفہ ہونا۔
- ☆ ماں خود ہی دودھ چھڑانا چاہتی ہو۔
- ☆ زچہ کو متوازن خوراک کی کمی ہونا۔
- ☆ شدید جسمانی کمزوری نقاہت۔
- ☆ ملیریا، ٹائیفائیڈ۔ یرقان وغیرہ ہو جانا۔
- ☆ ایک سے زائد بچوں کی بریسٹ فیڈنگ

علاج Treatment:

دودھ کی کمی پوری کرنے کیلئے زچہ (ماں) کا طبی معائنہ کروایا جائے تشخیص کے بعد عورت کے علاج اور خوراک پر خصوصی توجہ دی جائے کیونکہ ماں کی صحت پر بے بی کی پرورش کا انحصار ہوتا ہے ماں کو چاہئے کہ دودھ میں کمی کے پیش نظر بچے کو دودھ پلانے سے پہلے خود ایک گلاس پانی یا ایک گلاس لسی کا ضرور پئے خود روزانہ دو گلاس دودھ ضرور پیئے۔ جدید تحقیق کے مطابق ضروری ہے کہ خوراک اور اس میں موجود اجزاء کے جسم میں زیادہ سے زیادہ انجذاب کیلئے وٹامن سی Vit-C ضروری ہے اس لیئے سردیوں کے موسم میں روزانہ ایک عدد کنوں، مسی، فروٹر ضروری کھایا جائے (جوس پینے کی بجائے پھل ویسے ہی کھانا چاہئے) اگر گرمیوں کے موسم میں ایک عدد لیموں روزانہ استعمال کیا جائے اس سستے اور آسان طریقے سے صحت خود بخود ٹھیک ہو جائے گی وٹامن سی کی وجہ سے فولاد کا انجذاب بڑھ جائے اور خون زیادہ پیدا ہوگا۔

زچہ عورت متوازن خوراک میں روزانہ ایک گلاس دودھ اور ایک گلاس دہی لسی اور ایک انڈہ ضرور استعمال کرے موسمی پھلوں، سبزیوں، دالوں اور گوشت کو استعمال میں لائے۔ کیونکہ ایک جسم پر دو جانوں کا انحصار ہے۔ اسی حساب سے خوراک بھی دوگنی استعمال کرنی چاہئے یہی سب سے بہتر اور اچھا ہے اگر بچہ صرف اپنی ماں کے دودھ کے استعمال سے چھ سے زائد مرتبہ روزانہ دودھ بڑھانے کیلئے درج ذیل میڈیسن بھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔

ادویات Medicines

- ☆ گولی لارجیکٹل **Tab Largectil**
- ☆ گولی میٹرنا **Tab Materna**
- ☆ ایک دن چھوڑ کر ایک گولی رات کو، ایک گولی روانہ

بے بی کی طرف سے بریسٹ فیڈنگ میں مشکلات

بے بی کو پیدائش کے بعد بریسٹ فیڈنگ میں درج ذیل مشکلات ہو سکتی ہیں۔

- ☆ تالو پیدائشی طور پر کٹا ہوا ہونا
- ☆ بچے کی دماغی جسمانی ساخت مکمل نہ ہونا
- ☆ زبان کا چھوٹا ہونا یا دیگر کسی وجہ سے نپل تک نہ پہنچنا

☆ بچے کی وقت سے پہلے ہی پیدائش ہونا

☆ بچے کا بے ہوش یا نیم بے ہوش ہونا

☆ بچے کا ذہنی توازن صحیح نہ ہونا۔

ماں کی طرف سے دودھ پلانے میں مشکلات

Maternal Breast Feeding Problems

A	انکور جمنٹ	Engorgement
B	زخمی نپل	Sore of Cracked Nipple
C	پستان کی سوزش	Mastitis
D	مقدار میں کمی	Insufficient Milk
E	جڑواں بچے	Multiple Birth
F	بیمار ماں	Sick Mother
G	نپل کا چھوٹا ہونا	
H	نپل کا بڑا ہونا	
I	اندر کو مڑی ہوئی نپل ہونا	
J	بڑی نپل کا صحیح نہ ہونا	

مندرجہ بالا صورتوں میں بریسٹ پمپ Breast Pump سے دودھ نکال کر بچے کو دیا جائے پستانوں سے تمام کا تمام دودھ حسب ضرورت نکال لیا جائے اور بے بی کو دے دیا جائے تمام دودھ اس لئے بھی نکالینا چاہیے تا کہ دودھ کی پیداوار میں کمی نہ آئے اگر کچھ دودھ چھوڑ دیا جائے تو آستہ آہستہ خود بخود پستانوں میں دودھ کم ہوتا چلا جائے گا اس لئے جب بھی بچے کو دودھ دینے کی ضرورت ہو تو بریسٹ پمپ کی مدد سے تمام نکال کر استعمال میں لانا چاہیے۔ اگر نپل چھوٹی یا مڑی ہوئی ہو تو ہاتھ کی دو پہلی انگلیوں کو سیدھا کر کے ان میں پست کی جانب سے نپل کو پکڑ کر باہر کھینچنے کی روزانہ پریکٹس کر کے صحیح کرنا چاہیے۔

بے بی کا دودھ باہر نکالنا:

بعض بے بی ماں کا دودھ پینے کے تھوڑی دیر بعد دودھ باہر نکال دیتے ہیں اس کا علاج بالکل آسان ہے جب بے بی کو دودھ پلا چکے تو بے بی اپنے کندھے اور چھاتی سے لگا کر کمر کی طرف سے بے بی کو ہاتھ سے تھپتھپائے اس طرح معدے میں موجود زائد ہوا باہر نکل جاتی ہے۔ بے بی پیا گیا دودھ قے یا متلی کی صورت میں باہر نہیں نکالتا ہے جب بچہ دودھ پیتا ہے تو چوسنے کے ساتھ ہوا بھی معدے میں چلی جاتی ہے۔ جب وہ ہوا باہر نکلتی ہے تو ساتھ دودھ وغیرہ بھی بچے کے منہ سے باہر آ جاتا ہے دودھ پلانے کے فوراً بعد بے بی کی کمر پر ہاتھ سے زمی اور آہستہ آہستہ ٹھوکر لگانے یا تھپتھپانے سے معدے سے ہوا نکل جاتی ہے اور پھر بعد میں دودھ باہر نہیں نکلتا ہے۔

چوسنی کے مضر اثرات

بے بی کو بہلانے کیلئے چوسنی منہ میں دینا غلط اور انتہائی صحت کیلئے مضر طریقہ ہے۔
اس چوسنی کے استعمال سے کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جس سے بے بی کی صحیح پرورش اور نشوونما میں رکاوٹ ہوتی ہے۔

- ☆ بچے کو اکثر دست لگے رہتے ہیں گیس بھر جاتی ہے
- ☆ بچہ کمزور اور لاغر ہوتا چلا جاتا ہے
- ☆ پیٹ کی خرابی۔ کیڑوں کی شکایت رہتی ہے۔
- ☆ مکھیوں کے منہ اور چوسنی پر بیٹھنے سے ٹائیفائیڈ بخار ہو جاتا ہے
- ☆ بچے کے منہ سے بدبو آتی رہتی ہے۔
- ☆ دانت نکلتے وقت نقصان دیتی ہے انفیکشن کا باعث ہوتی ہے
- ☆ خوراک صحیح ہضم نہیں ہوتی ہے ویسے ہی دستوں کی صورت میں خارج ہو جاتی ہے۔
- ☆ بچہ اپنے آپ میں مست رہتا ہے اردگرد کے ماحول سے سیکھنے سے محروم رہ جاتا ہے۔

اس لئے ماں کو سختی کیس اتھ ہدایت کی جائے کہ بچے کی اچھی صحت اور بہتر نشوونما کیلئے آئندہ چوسنی کا استعمال بالکل ترک کر دے اگر چوسنی موجود ہو یا زیر استعمال ہو تو اسے اتار کر فوراً ضائع کر کے پھینک دیا جائے۔ ماں کو اخلاق کے ساتھ سمجھا کر مطمئن کر دیا جائے کیونکہ چوسنی سے کئی بیماریاں لگ سکتی ہیں۔



نپل کا زخمی یا پھٹ جانا

چھاتی کے نپل کا زخمی یا پھٹ جانا ایسی صورت میں ہوتا ہے جب دودھ پلانے کی پوزیشن درست نہ ہو، چوسنی کے طور پر نپل کو بار بار منہ میں دینا، تنگ کپڑے پہننا وغیرہ



چھاتیوں کا دودھ سے بھرا رہنا

بچہ کی پیدائش کے بعد عموماً ایسا شروع کے چند ہفتوں میں ہوتا ہے جب بچہ کمزور ہو اور ٹھیک سے دودھ پی سکتا ہو تو عموماً ماں کی چھاتیوں میں دودھ بھرا رہتا ہے تو ایسے میں دودھ کو چھاتیوں سے نکال لینا چاہیے۔

چوسنی کو تقریباً کبھی بھی دھو کر استعمال نہیں کیا جاتا ہے اس پر گندگی جمع ہوتی رہتی ہے۔ ہر وقت تھوک سے تر رہتی ہے اوپر سے مکھیاں بیٹھی رہتی ہیں۔ جب بھی بچہ روتا ہے اس کو بہلانے کیلئے منہ میں چوسنی ٹھونس دی جاتی ہے۔ یہ عمل بار بار استعمال ہونے کا لگاتار چوسنی کے خود ناکارہ ہونے تک جاری رہتا ہے۔

چوسنی کے استعمال کے بے بی کی صحت پر بہت مضر اثرات ہوتے ہیں۔

زخمی یا پھٹا ہوا نپل

Sore of Carcked Nipple

وجوہات Causes

A دودھ پیتے وقت بچے کی پوزیشن صحیح نہ ہونا

B چھاتی کے زیادہ بھرنے کی وجہ سے نپل کو منہ میں نہ لے سکنا۔

C چوسنی کے طور پر نپل کو بچہ کے منہ میں بار بار دینا۔

D بچہ اگر بہت زور سے چوستا ہو۔

E نپل کو صاف کرنے کیلئے صابن یا دوسرے کیمیکل استعمال کرنا۔

F تھرش Thrush کا انفیکشن ہونا

G تنگ کپڑے پہننا

H بچے کا نپل کو دانتوں سے کاٹ لینا

اقدامات Managment

☆ بچے کو صحیح رخ گود میں لے کر دودھ پلایا جائے۔

☆ چھاتی کا دودھ پلانے کے بعد انگلی بچے کے منہ میں ڈال کر علیحدہ کرنا۔

☆ تھرش Thrush انفیکشن کا علاج کرنا چاہئے۔

☆ بچے کو کم وقت کے لئے بار بار دودھ پلایئے

☆ دودھ پلانے کے بعد نپل کو ہوا میں خشک ہونے دیجئے۔

☆ متاثرہ نپل پر اپنا ہی دودھ لگا کر ہوا میں خشک ہونے دیں۔

ڈھیلے اور آرام دہ کپڑے پہننے چاہئیں۔

☆ دردوں کے لئے ایسی ادویات استعمال کریں جو دودھ پر اثر انداز نہ ہوں

☆ چھاتی کو صابن سے مت دھوئیے کریم مت لگائیں۔

☆ بچے کو چھاتیوں پر صحیح طریقے سے لگائیے اور طرف بدلتے رہیے۔

☆

چھاتیوں کا بھرنا

Engorgment of Breast

وجوبات Causes

A چھاتیوں کی جانب خون اور لمف کا زیادہ آنا

B دودھ کا اکٹھا ہونا۔

C ماں کا صحیح وقت پر دودھ نہ پلانا

D ہر فیڈ پر چھاتی کا اچھی طرح سے خالی نہ ہونا۔

اقدامات

1- جلد جلد دودھ پلائیں اور ہر دفعہ چھاتیوں کو خالی کر دیں۔

2- اگر زیادہ بھرنے سے نپل بند ہو گیا ہے تو تھوڑا سا دودھ ہاتھ سے نکالیں۔ اور پھر بچے کو چھاتی سے لگائیں تا کہ بچے کو پینے میں آسانی رہے۔

3- گرم پانی کی ٹکور کریں۔

4- سہارا دینے والی بریزیئر استعمال کریں۔

احتیاطی تدابیر: A دن اور رات میں بار بار دودھ پلائیں۔

B اگر بچہ پاس نہ ہو تو چھاتی کو ہاتھ سے ہی خالی کر دیں۔

متورم چھاتیاں:

بعض ماؤں کی چھاتیوں میں بہت زیادہ دودھ بنتا ہے اور ایسا عموماً پیدائش کے پہلے چند ہفتوں میں ہوتا ہے۔ اگر بچہ کمزور ہے تو وہ زیادہ دودھ نہیں پئے گا اور چھاتیاں خالی نہیں ہوں

گی۔ تو وقتی طور پر چھاتیاں دودھ کی وجہ سے سوج جائیں گی اور مائیں ہی بہت تکلیف محسوس کریں گی چھاتیاں سخت ہو جائیں گی اور بچہ دودھ نہیں پی سکے گا اگر ایسا ہے تو ماں کی چھاتیوں سے فالتو دودھ نکال دینا چاہئے۔ اور سوجن کا علاج بھی کرنا چاہئے۔

چھاتیوں سے دودھ نکالنا:

اگر ماں کی چھاتیوں میں دودھ زیادہ مقدار میں بن رہا ہو تو ماں کو یہ سیکھنا چاہئے کہ اسے کیسے نکالا جائے ماں کو بتایا جائے کہ وہ پہلے اچھی طرح اپنے ہاتھ دھوئے اب وہ ایک پیالے اور دونوں ہاتھوں کی مدد سے چھاتی کو آہستہ آہستہ دبا کر دودھ نکال لے یاد رہے کہ دودھ دونوں چھاتیوں سے نکلنا چاہئے جب چھاتیاں خالی ہو جائیں تو وہ نرم ہوں گی اگر ایک بھری ہوئی چھاتی کو خالی نہ کیا جائے تو دودھ کی مقدار بننا کم ہو جائے گی اس دودھ کو مختلف طریقوں سے بچوں کو پلایا جا سکتا ہے۔

دکھتے ہوئے نپل Sore Nipple:

ماں کے نپل بہت حساس ہوتے ہیں اگر ان کی جلد بہت نرم ہو اور بچہ بہت زور لگا کر یا دبا کر دودھ پئے تو یہ دکھنے لگتے ہیں عام طور پر ایسا عورتوں میں ہو جاتا ہے جن کی چھاتیاں سوجی ہوئی ہوں یا نپل چپٹے ہوں اور بچے کو نپل منہ میں لینے کے لئے بہت کوشش کرنی پڑتی ہو بعض دفعہ یہ تکلیف چھاتی کے زخم یا نپل پر زخمی لکیریں بننے کا باعث بھی بن جاتی ہے۔ یہ زخمی لکیریں یا کریک بچے کا کاٹنے کی وجہ سے نہیں بنتا بلکہ بعض دفعہ اس کا سبب کسی قسم کا جراثیم اثر بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس تکلیف سے بچنے کیلئے ماں کو چاہئے کہ وہ چھاتیاں اور نپل بالکل صاف رکھے یہ بھی احتیاط کریں کہ بچہ ایک ہی چھاتی سے زیادہ وقت تک دودھ نہ پیتا رہے بلکہ دونوں چھاتیوں سے باری باری پلائیں تا کہ ان پر دباؤ کم رہے اور یہ بھی یقین کر لیں کہ بچے کے دودھ پینے کے بعد چھاتیاں خالی ہو گئیں ہیں اور نپل کو ہوا میں خشک ہونے دیں۔

دکھتے ہوئے نپلوں کا علاج چھاتیوں کو دودھ سے خالی رکھ کر کریں ان سے بچے کو دودھ نہیں پلایا جا سکتا کیونکہ یہ بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں اس لئے ماں کو چاہئے ان سے دودھ نکال کر بچے کو پلائے اور ان نپلوں پر کوئی مرہم نہ لگائے اپنا ہی دودھ اوپر لگا کر ہوا میں خشک ہونے دیں تا کہ انہیں جلدی آرام آ جائے اور اگر چھاتیوں میں درد ہے تو کوئی درد کو رفع کرنے والی گولی بھی مثلاً اسپرین یا

پیراسٹامول استعمال کی جاسکتی ہے۔ درد کے لئے ایسی میڈیسن استعمال کرنی چاہئے جو دودھ میں کمی کا باعث نہ بنے۔

چھاتی کی سوزش Mastitis

وجوہات Causes:

A نالیوں کا بند ہونا B چھاتی کا بھر جانا۔

C نامکمل طور پر چھاتی کا خالی کرنا۔

D پھٹے ہوئے نپل CreakedNipple سے انفیکشن کا داخل ہونا۔

E تھکاوٹ یا خوراک کی کمی کی وجہ سے ماں میں کمزور قوت مدافعت۔

علاج Mananement:

A دودھ پلانے سے پہلے گرم پانی کی ٹکور کرنی چاہئے۔

B درد کے لئے ہلکی سی دوا مثلاً اسپیرین استعمال کی جاسکتی ہے۔

C دودھ پلانا جاری رکھنا چاہئے۔ ہر دفعہ سوزش والی چھاتی سے شروع کرنا چاہئے۔

D ماں کو زیادہ آرام کا موقع دینا چاہئے۔ لیٹ کر دودھ پلائے اور بہتر خوراک مہیا کرنا چاہئے۔

E کم از کم دس منٹ تک ہر چھاتی سے دودھ پلانا چاہئے۔ اگر پھر بھی خالی نہ ہو تو ہاتھ سے دودھ نکالنا چاہئے۔

F مناسب اینٹی بائیوٹک دینا چاہئے۔

G اگر ضروری ہو تو چیرا دے کر پیپ خارج کردی جائے۔

بریسٹ انفیکشن Breast Infection: عورتوں میں پستانوں Breast کی انفیکشن اکثر سٹیفیلوکوکس Stophylococcus Aureus کی وجہ سے ہوتی ہے اس جراثیم کی منتقلی زیادہ تر بے بی کی طرف سے ہوتی ہے۔ بریسٹ انفیکشن چھوٹے بچوں کی آنکھوں کی انفیکشن اور جلد کا بیرونی طور پر پھٹ جانے سے ہوسکتی ہے۔ چھوٹے بچوں کی آنکھوں میں انفیکشن جراثیم Stophylococcus کی وجہ سے ہوتی ہے جہاں سے باسانی دودھ پیتے وقت پستان Breast تک جراثیم پہنچ جاتے ہیں۔

چھاتی کی انفیکشن دو طریقوں سے ہوتی ہے۔

☆ پھٹی ہوئی نپل Cracked Nipple کے ذریعے پستانوں کے اندر بیولر ٹشو تک پہنچتی ہے۔

☆ اگر بریسٹ میں پہلے ہی جراثیم موجود ہوں تو انفیکشن کا باعث بن سکتے ہیں۔

علامات Signs and Symptoms

پستانوں کی سوزش Mastifis پیوئر پریم Puerperium کے کسی وقت بھی ہوسکتی ہے لیکن ڈلیوری کے بعد آٹھ دن کے اندر زیادہ ہوتی ہے۔ بریسٹ انفیکشن کا آغاز جلد ہوتا ہے۔ ٹمپریچر میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہوتا ہے۔ ٹمپریچر 40oC سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے نبض تیز ہو جاتی ہے پستان Breast میں درد ہوتا ہے۔ ہاتھ لگانے سے سخت اور سوزش کی علامت محسوس ہوتی ہیں۔

A اینٹی بائیوٹک Antibiotic — B پٹی کرنا A.S Dressing

C اینٹی پائریٹک Antipyretic — D دودھ پلانا روکنا Stop Lactation

علاج Treatment

اینلجیزک Analgesic

گولی میگنو پائرول 6-8 گھنٹے بعد ایک گولی Tab. Magnopyrol (500mg)

گولی پیراسٹامول 6-8 گھنٹے کے بعد ایک

Tab.Paracetamol (Paracetamol 500mg)

ٹیبلٹ پونسٹان: ایک گولی تین مرتبہ روزانہ Tab Ponstan (Mefenamic Acid 500mg)

ٹیبلٹ پیناڈول: 6-8 گھنٹے بعد ایک گولی Tab Panadol (Paracetamol 500mg)

ٹیبلٹ نوولجین: 6-8 گھنٹے بعد ایک گولی

Tab.Novalgin (Pyrazolone Magnesium) 500mg)

ٹیبلٹ میڈی پرین 6-8 گھنٹے بعد ایک گولی Tab. Mediprin

ٹیبلٹ بیسرول 6-8 گھنٹے بعد ایک گولی Tab. Beserol (Paracetamol)

Tab. Famidol ٹیبلٹ فیمیڈال ایک گولی 3-4 مرتبہ روزانہ

Tab Dispirin ٹیبلٹ ڈسپرین ایک گولی 4-3 مرتبہ روزانہ

Tab Calpol (Paracetamol) 500mg ٹیبلٹ کال پول 6-8 گھنٹے بعد ایک گولی

اینٹی بائیوٹک Anti Biotic:

Cap. Doxyn (Dcxycycline) کیپسول ڈوکسن 1-2 کیپسول روانہ

100mg

کیپسول ڈیلاسین سی ایک کیپسول تین مرتبہ روانہ

Cap. Dalacin-C (Clindamycin) 150-300mg

Cap. Ceclor (ceecclor) 250, 500 mg) کیپسول سیکلور ایک کیپسول صبح وشام

کیپسول فاسفومائی سینا ایک کیپسول ہر آٹھ گھنٹے بعد

Cap- Fosfomycin (250, 500mg)

کیپسول لنکوسین ایک کیپسول 1-2 مرتبہ روزانہ

Cap. Lincocin (lincomycing) 500mg

کیپسول مائنوسین ایک کیپسول 1-2 مرتبہ روزانہ

Cap. Minocin (Minociline HCL) 50, 100mg

کیپسول ویلوسیف ایک کیپسول ایک مرتبہ روزانہ

Cap. Velosef (Cephradine) 250 , 500mg)

چھاتی کا کینسر

Breast Cancer

خواتین میں چھاتی کے کینسر کی بیماری باقی تمام اعضاء کے کینسر سے زیادہ ہے۔ یہ بیماری مردوں کو بھی ہو سکتی ہے لیکن عورت اور مرد میں تناسب 1:1000 کا ہے۔ زیادہ تر یہ بیماری عورتوں کو 55 سال کی عمر کے قریب ہوتی ہے۔ اس عمر سے پہلے امکانات کم ہوتے ہیں۔ والدین کو بیماری ہو تو اولاد میں امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ جسم میں ہارمون کی کمی بیشی کا کینسر کی

افزائش سے تعلق ہے۔ بعض وائرس بھی اس بیماری کا موجب ہو سکتے ہیں لیکن جو عورتیں بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتی ہیں ان میں یہ بیماری نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔

تشخیص Diagnosis

چھاتی Breast کے سرطان میں تشخیص کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ جتنی جلدی علاج کیا جائے اتنا ہی زیادہ فائدہ ہوگا۔ بریسٹ کینسر میں سب سے زیادہ چھاتی کا اوپر والا اور باہر والا چوتھائی حصہ متاثر ہوتا ہے۔ یہ کینسر بہت آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اپنا سائز 9-12 ماہ کے اندر دوگنا کرتا ہے۔ گلٹی محسوس ہونے کے قابل ہونے تک 5 سال کا عرصہ لگ سکتا ہے۔ کینسر کی گلٹی ہڈی کی طرح سخت اور کنارے بے قاعدہ ہوتے ہیں۔ گلٹی بعض دفعہ تیزی اور کبھی آہستہ آہستہ بڑھتی رہتی ہے۔ اس میں عموماً درد نہیں ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد اوپر کی جلد کے ساتھ چمٹ جاتی ہے اور اس میں چھوٹے چھوٹے گھاؤ پڑ جاتے ہیں۔ نپل اندر کو دھنس جاتا ہے اس سے اگلی سٹیج میں بغل کے غدود متاثر ہو جاتے ہیں اور بغل میں گلٹیاں بن جاتی ہیں۔ اگر علاج نہ کیا جائے تو یہ بیماری پھیپھڑوں اور جگر تک پہنچ جاتی ہیں۔

علاج Teatment:

تشخیص کے لئے حساس ٹیسٹ میموگرافی Mammography ہے جس میں ایکسرے کے ذریعے چھوٹی سے چھوٹی گلٹی کا پتہ چل جاتا ہے۔

- ☆ ہر مریضہ کے بارے میں انفرادی طور پر علاج کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔
- ☆ موثر اور ابتدائی علاج سرجری Surgery ہے۔ جس سے کچھ متاثر حصے یا مکمل پستان کو علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔
- ☆ بغل کی گلٹیاں موجود ہوں تو سرجری کے ذریعے وہ بھی نکال دی جاتی ہیں۔
- ☆ ٹیسٹ کروانے کے بعد شعاعیں لگانے کا فیصلہ بھی کیا جا سکتا ہے۔
- ☆ ہارمون کا استعمال اور اینٹی کینسر میڈیسن بھی علاج کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔

دودھ پلانے والی عورت کی خوراک Diet of Lactating Women:

حاملہ عورت کی طرح دودھ پلانے والی عورت پر بھی دو زندگیوں کا انحصار ہوتا

بے بی کی صحیح نشوونما اور صحت کیلئے حسب ضرورت دودھ کا میسر ہونا ضروری ہے ویسے بھی پہلے 8-4 ماہ تک بچے کو صرف اور صرف ماں کا دودھ ہی دیا جاتا ہے کیونکہ ماں کا دودھ غذا بھی ہے شفا بھی ہے۔ اس دوران ماں کو زیادہ خوراک کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

A عام عورت کو روزانہ	2200Calories	کیلوری کی خوراک درکار ہوتی ہے
B حاملہ عورت کو روزانہ	2500Calories	کیلوری کی خوراک درکار ہوتی ہے
C دودھ پلانے والی عورت کو روزانہ	2200Calories	کیلوری کی خوراک درکار ہوتی ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ زندگی میں سب سے زیادہ عورت کو خوراک کی ضرورت بچے کو دودھ پلانے کے دوران ہی پڑتی ہے اس لئے اسے خود بھی صحت منداور بچے کی بھی صحیح نشوونما اور صحت کیلئے اچھی تازہ متوازن خوراک کی اشد ضرورت ہے۔

☆ عورت کی صحت اور تندرستی کیلئے خوراک اشد ضروری ہے۔
☆ صحت مند عورت اپنے بچے کی دودھ کی ضرورت پوری کر سکتی ہے۔
☆ کمزور عورت کو بیماریاں لگنے کے زیادہ امکان ہوتے ہیں۔
☆ کمزور اور کم وزن بچے کو زیادہ بیماریاں لگنے کے امکانات ہوتے ہیں۔
☆ عورت کو دودھ، لسی، دہی حسب ضرورت ضرور استعمال کرنا چاہئے ورنہ جسم میں کیلشیم کی کمی سے آسیٹوملیشیا Osteomalacia ہو جائے گی۔

روزانہ کی خوراک کیلئے شیڈول

Daily Food Guide

A	روٹی	Roti- Bread	6 عدد
B	فروٹ	Fruit	3 عدد (موسمی پھل، سیب، کیلے، کینو، امرود، آم)
C	سبزی	Vegetable	ایک پاؤ
D	دال	Legume	ایک پاؤ
E	ایک انڈہ	Egg یا گوشت	ایک پاؤ
F	1 کلو دودھ	Mulk یا دہی Yogurt	

G	تیل یا چربی	Oil or Fat	آٹھ چمچے
H	کچی سبزیاں	جو کھائی جا سکتی ہیں بطور سلاد خوب اچھی طرح چبا کر کھائی جائیں۔	

حمل کے ایام کے علاوہ دودھ پلانے کے دوران ڈیڑھ پاؤ دودھ کا اضافہ ہے باقی خوراک حمل والی ہوتی ہے دودھ پلانے کے دوران فلوئیڈ (مائع پانی) کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے خاص طور پر پکی لسی (دہی والی، چاٹی والی) زیادہ سے زیادہ پی جائے۔ کیونکہ 70-80 فیصد آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ گھر۔ ہمسائے۔ گلی۔ محلے سے بآسانی مفت مل جاتی ہے یہ دودھ کا نعم البدل ہوتی ہے لسی میں بھی دودھ والے تمام اجزاء ہوتے ہیں صرف فیٹ (گھی) نہیں ہوتا ہے۔

عورت کو روزانہ متوزن۔ حسب ضرورت تازہ اور اچھی خوراک کھانی چاہئے کیونکہ ماں کے دودھ میں تمام غذائی ضروریات موجود ہوتی ہیں یہ ضروریات ماں کے اندر خود بخود نہیں بنتی ہیں بلکہ ماں جو خوراک کھاتی ہے اس کی مدد سے ہی دودھ میں تمام غذائی ضروریات پوری ہوتی ہے جبکہ خود ماں کو بھی ان غذائی اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے ماں کو بہتر اور ڈبل خوراک چاہئے۔

لسی Lassi

دودھ سے دہی بنتا ہے اور پھر دہی سے لسی تیار ہوتی ہے اسے پکی لسی یا چاٹی والی لسی بھی کہتے ہیں۔ عام ہوٹلوں پر جو دہی سے تیار کر کے لسی فروخت کی جاتی ہے وہ بھی اسی میں شامل ہے عام لوگوں کے ذہن میں بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ دودھ اور لسی کی غذائیت میں فرق ہے حالانکہ دودھ اور لسی ایک جیسی ہی غذائیت کے حامل ہیں۔ صرف ایک چیز کی کمی آجاتی ہے وہ فیٹ (مکھن۔ گھی) ہوتا ہے یہ واحد شے ہے باقی دودھ والے تمام کے تمام اجزاء لسی میں موجود ہوتے ہیں۔ تھوڑی بہت فیٹ بھی لسی میں رہ جاتی ہے۔ سپریٹا دودھ اور پکی لسی ایک جیسی ہی غذائیت رکھتے ہیں۔ دیہات میں تقریباً ہر گھر میں لسی تیار ہوتی ہے۔ ہمسائے سے مفت بھی مل سکتی ہے پاکستان میں 60-70 فیصد خواتین دیہات میں رہتی ہیں۔

A سپریٹا دودھ میں سے کریم (فیٹ) نکال لی جاتی ہے = جسے کچی لسی کہہ سکتے ہیں۔

B دہی میں سے مکھن (فیٹ) نکال لیا جاتا ہے = جسے پکی لسی کہتے ہیں۔

اگر سپریٹا دودھ سے دہی بنایا جائے اس میں سے مکھن نہیں نکلے گا۔

دودھ اکٹھا کرنے والی بڑی بڑی فیکٹریاں (حلیب، ملک پیک، پاک سپریم، نیسلے وغیرہ) دودھ میں موجود فیٹ کی مقدار کے مطابق ریٹ لگاتی ہے۔ سپریٹا دودھ قطعاً نہیں خریدتی ہیں لیکن دودھ بیچنے والے کریم (فیٹ) نکلوا کر 300-200 روپے روزانہ کما لیتے ہیں باقی سپریٹا دودھ عام محلے گلی، دکانوں پر دودھ کے بھاؤ ہی فروخت کرتے ہیں سپریٹا دودھ کی غذائیت پہلے ہی لسی جیسی ہوتی ہے اس میں مزید نہروں، کنوؤں، نالوں، جوہڑوں، نلکوں کا آلودہ پانی تک مزید ڈال لیتے ہیں بعض دفعہ گاڑھا کرنے کیلئے گھٹیا سستا دودھ کا خشک پاؤڈر بھی استعمال کر دیتے ہیں فیکٹریوں والے بھی ڈبوں والے دودھ میں فیٹ (مکھن۔ کریم۔ گھی) نکال کر علیحدہ فروخت کر دیتے ہیں۔ ٹیکنیکل طریقہ سے گاڑھا کر لیتے ہیں۔ ٹیٹرا پیک (ڈبہ والا) بھی سپریٹا جیسا ہی غذائیت کے لحاظ سے اور مہنگا بھی ہوتا ہے۔ اس لئے دونوں صورتوں میں کریم مکھن نکل جانے سے باقی ایک جیسی ہی غذائیت رہ جاتی ہے۔

☆ سپریٹا دودھ فیٹ کے بغیر کچی لسی رہ جاتی ہے۔

☆ دہی جمنے سے پکی لسی بن جاتی ہے۔

لسی میں سے ایک چیز (فیٹ) کے نکل جانے کے باوجود لسی کے فوائد میں دودھ کی نسبت اضافہ ہو جاتا ہے جو درج ذیل ہیں۔

☆ مفت اور باسانی دستیابی۔

☆ دودھ کی طرح غذائی اجزاء سے بھرپور۔

☆ کیلشیم کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ۔

☆ نظام انہضام کو تیز کرتی ہے بھوک لگاتی ہے۔

☆ اچھا ذائقہ کی وجہ سے زیادہ مقدار میں استعمال سے پانی کی کمی نہیں رہتی۔

☆ پیشاب آور Diuretic ہونے سے گردے صاف ہوتے رہتے ہیں۔

☆ دافع تیزابیت اثرات رکھتی ہے۔

☆ انتڑیوں میں بیکٹیریا پہنچاتی ہے جو وٹامن B12 پیدا کرتے ہیں۔

☆ وٹامن B.12 خون پیدا کرتے ہیں اور خون کی کمی نہیں ہوتی ہے۔

☆ اکثر نمکین استعمال ہوتی ہے جسم میں نمکیات پورے ہو جاتے ہیں

لسی کی خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں مختلف جانوروں کے دودھ کو اکٹھا ہونے اور دہی بننے کا موقع ملتا ہے اس طرح لسی میں غذائی مادوں کی نسبت اور مقدار اور بھی بہتر ہو جاتی ہے بڑے افسوس کی بات ہے عام آدمی فخر سے کہتا ہے کہ مجھے بھیڑ بکری اونٹنی کا دودھ کا ذائقہ اور مہک پسند نہیں ہے اور نہ ہی ان کی لسی پسند ہے اس جاہل کم عقل اور کم علم کو کیا پتہ کہ انبیائے کرام نے انہیں جانوروں کا دودھ بڑے شوق سے استعمال کیا ہے ہم بحیثیت مسلمان تمام انبیائے کرام کے پیروکار اور ماننے والے ہیں۔ مختلف جانور مختلف جڑی بوٹیاں بطور چارہ استعمال کرتے ہیں جن کے مفید اجزاء دودھ میں زیادہ ہوتے ہیں اس لئے مختلف علاقوں کا دودھ اکھٹا کرنے سے تمام اجزاء بھی میسر ہو جاتے ہیں۔

لسی درج ذیل افراد کیلئے بہت بڑی نعمت ہے۔

- ☆ حاملہ عورت کے جسم کو کیلشیم کی مقدار کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔
- ☆ چھوٹے بچے کیونکہ ان کے جسم کی نشوونما ہونی ہوتی ہے کیلشیم ہڈیوں کیلئے انتہائی ضروری ہے۔
- ☆ دودھ پلانے والی عورتوں کو بھی کیلشیم کی بہت ضرورت ہوتی ہے کمی کی صورت میں جسم میں بھی کیلشیم کی کمی (آسیٹوملیشیا) ہو جاتی ہے۔ تمام افراد کے ہڈیوں میں 98% کیلشیم ہوتی ہے۔
- ☆ بوڑھے اور ضعیف لوگ کیونکہ انہیں بھی ہڈیوں کی مضبوطی کے لئے کیلشیم کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

بیماری کے دوران علاج کے پیش نظر ادویات سے انتڑیوں میں مفید بیکٹیریا بھی مر جاتے ہیں جس سے وٹامن بی بارہ B-12 بننا بند ہو جاتا ہے۔ یہ وٹامن خود پیدا کرنے کیلئے اشد ضروری ہے لسی یا دہی کے استعمال سے وہ دوبارہ انتڑیوں میں پہنچ کر اپنا عمل شروع کر دیتے ہیں کیونکہ دودھ سے دہی میں بھی بیکٹیریا بدلتے ہیں اس لئے میڈیسن کے استعمال کے ساتھ ساتھ دہی۔ لسی کا استعمال ضرور کیا جائے۔ لسی استعمال سے معدہ کی تیزابیت میں کمی ہوتی ہے اور بھوک بھی زیادہ لگتی ہے۔ اچھا ذائقہ ہونے کی بناء پر زیادہ مقدار میں پینے سے جسم میں پانی کی کمی نہیں ہوتی ہے پیشاب زیادہ آنے سے گردے مثانہ وغیرہ بھی صاف ہوتے رہتے ہیں۔

پستانوں کی بیماریاں اور علاج

درد پستانوں میں (Pain in Breast): اگر عورت کے دونوں پستانوں میں درد پایا جاتا ہو اور حیض میں بھی کم مقدار میں آئیں تو مریضہ کو "نیم" دینے سے فائدہ ہوگا۔

حیض کے دوران پستانوں میں درد (Breast pain in menses):
اگر کسی عورت کو حیض کے دوران پستانوں میں درد ہو۔ پستان ہر وقت گرم اور درد کرتے ہوں یا اس کی وجہ پستانوں کا پھوڑا ہو تو "برائی اونیا" سے درد ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

پستانوں میں اجتماع دودھ، دودھ چھڑانے کے بعد: اگر کوئی عورت بچے کو دودھ پلانا ترک کر دے جس سے پستانوں میں دودھ جمع ہو جائے تو "پلساٹیلا" اچھی دوا ہے۔ اس سے فائدہ نہ ہونے کی صورت میں "کلکیریا کارب" دینی چاہیے۔

رسولی پستانوں کی (Breast Tumour): اگر کسی عورت کے پستانوں میں مہلک رسولی پائی جاتی ہو اور حیض بہت جلد اور مقدار میں بھی زیادہ ہوں اور بہت دیر تک رہیں تو مریضہ کو "ٹیوبرکولینم" 200 یا "مرک آئیوڈائیڈ" کی چار چار گولیاں یکے بعد دیگرے ہر روز چار مرتبہ دینے سے رسولی ختم ہو جائے گی۔

ورم اور دکھن پستانوں میں: اگر مریضہ کے پستانوں میں دکھن اور ورم پایا جاتا ہو تو "برائی اونیا" اور "بیلاڈونا" دینے سے فائدہ ہوگا۔

اگر درد دونوں پستانوں کے درمیان ہوتا ہو تو "رنفیس" عمدہ دوا ہے۔

پستانوں کی نشوونما عمر کے لحاظ سے نہ ہو (Breast not developing according to age): وہ عورتیں جن میں پستانوں کی نشوونما ان کی عمر کے لحاظ سے نہ ہو تو انہیں "ولیسی تھین" 6x تین گرین اور "کلکیریا فاس" 12x کی چار چار گولیاں ایک دوسرے کے بعد دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

گلٹی پستانوں کی (Lump in breast): جب عورت کے پستانوں میں دودھ پلانے کے ایام میں گلٹی ہو یا کسی اور وقت تو "نتھائی ٹولاکا کونیم" یا "ہیپر سلف" دینے سے گلٹی حل ہو جائے گی اور اس سے آپریشن سے بچا جا سکے گا۔ جب کہ پستانوں میں گلٹیوں کے ظاہر ہونے کا شک ہو تو "سورائینم" سے بہتر نتائج سامنے آتے ہیں۔

پستانوں اور بھٹنیوں کا سوکھا پن (Atrophy of nipples & breast): اگر کسی عورت کی بھٹنیاں میں بڑھنے کی بجائے چپٹی اور سوکھا ہونے کا رجحان پایا جائے، تو ڈاکٹر جہار کے مطابق "سارسا پریلا" دو تین قطرے پانی میں ملا کر ہر چار چھ گھنٹے کے بعد دینے سے فائدہ ہوگا۔

(2) اگر کسی جوان لڑکی کے پستانوں کی نشوونما بالغ ہونے کے وقت ٹھیک نہ ہو رہی ہو تو اسے "ونکس موسکاٹا" دینا بہتر ہے۔

پھوڑا پستانوں کا (Mammory Abscess): اگر کسی مریضہ کے پستان متورم ہوں، بہت زیادہ گرم ہوں، سوجے ہوئے اور پر درد ہوں۔ ٹیکن دار ہو۔ جس وقت تک پھوڑا پھٹ نہ جائے تو "بیلا ڈونا" استعمال کروائیں اور ہر دو گھنٹے کے بعد "مرکیورس وائیوس" کے بعد دیگرے دیں اگر مریض کانپتا ہو اور پستان پھٹ پڑیں تو تین چار روز تک "بیلا ڈونا" اور "ہیپر سلف" دینا بہتر ہے اور دن میں تین بار "ہائیڈراسٹس" بھی دیں۔

-2 اگر پستانوں کی نشوونما رک گئی ہو تو ڈاکٹر ڈیوی کے مطابق مریضہ کے لئے "سٹیل ساریولاٹا" اعلیٰ دوا ہے۔

-3 جب عورت کے پستان دودھ پلانے کے دوران شدید حساس ہوں اور دودھ بھی شدید اخراج ہوتا ہو تو "فائی ٹولاکا" سے مریضہ تندرست ہو جائے گی۔

-4 اگر عورتوں کے پستانوں پر زخم لگ جائے۔ رسولیاں پائی جائیں یا مکے وغیرہ کی چوٹ ہو کسی قسم کے دباؤ یا ورزش سے چوٹ آئے تو "کونیم" اس کی بہترین دوا ہے۔

دودھ کی زیادتی (Gala Ctorrhoea): دودھ کی حد سے زیادہ کثرت ہامون کی سیکرشن بعض صورتوں میں ایبنارمل ہو جاتی ہے۔ بعض صورتوں میں دودھ زیادہ بننے لگتا ہے۔ دودھ کو کم کرنے والی ادویات نہایت سوچ سمجھ کر دینی چاہئے۔

ادویات: پلساٹیلا۔ کلکیریا کارب۔ برائی اونیا۔

چھاتیوں سے دودھ کا بے اختیار نکلتے رہنا (Unnotice Milk From Breast): جب مریضہ حد سے زیادہ کمزور ہو تو چھاتیوں سے دودھ بے اختیار نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ مریضہ کی خوراک کو بہتر کیا جائے تو دودھ کا بے اختیار نکلنا بند ہو جاتا ہے۔

ادویات: بوریکس، برائی اونیا۔ چائنا۔ پلساٹیلا۔

دودھ کا خراب ہونا: دودھ کی خرابی کی وجہ سے بچہ دودھ کی قے کر دیتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب دودھ خراب ہوتا ہے۔ وجہ صرف اور صرف دودھ بنانے والے گلینڈ اور ہارمون کے اندر حد سے زیادہ ایب نارملٹی دودھ کے خراب ہونے کا باعث بنتی ہے۔ یا پھر حمل بھی اس کی وجہ ہو سکتی ہے۔

ادویات: کلکیر یا کارب، پلساٹیلا، فائی ٹولاکا۔

اگر آپ کسی موذی مرض میں مبتلا ہیں تو فوراً آپ رابطہ کر سکتی ہیں۔

پستان کی خرابیاں: پستان کی خرابیاں عموماً پستان چھوٹے یا معدوم ہونے سے لاشعوری طور پر بیمار معلوم ہوتی ہے۔ عورت کے جسم سے پستان معدوم کر دیں تو کشش 70 سے 80 فیصد کم ہو جاتی ہے۔

پستان کی خرابیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

پستان کا چھوٹا ہونا۔ پستان کا بڑا ہونا۔ پستان کی رسولیاں۔ پستان کا کینسر

پستان کا چھوٹا ہونا (Atrophy of Mammae): نسوانی حسن میں پستانوں کا ایک خاص حد تک ابھرا ہوا ہونا عورت کی کشش کو مکمل کرتا ہے۔ اگر عورت کے پستان نارمل حد سے چھوٹے رہ جائیں۔ سوکھ جائیں۔ کمزور پڑ جائیں۔ ڈھیلے پڑ جائیں یا بعض اوقات معدوم ہو جائیں تو پستان کا سائز میں فرق ہوتا ہے۔ پستانوں کی نشوونما میں رکاوٹ سے چہرے و جسم کی خوبصورتی پر پانی پڑ جاتا ہے۔

نفسیاتی طور پر لڑکیاں پریشان رہتی ہیں۔ لڑکیاں عموماً کریمیں، لوشن، اشتہاری ڈاکٹروں کی بنی بنائی کریمیں لگا لگا کر بریسٹ کی اصل سائز کو مزید خراب کر لیتی ہیں۔ اس کا مکمل اور پائیدار علاج صرف اور صرف ہومیوپیتھک میں ہے۔

کیونکہ یہ نقص صرف اور صرف اندرونی یعنی ہارمون کی ایب نارملٹی کو دور کرنے، نفسیاتی الجھن کو دور کرنے سے یا کسی ناکامی محبت یا کوئی غم یا پریشانی کی ہسٹری تو موجود ہیں اس کو دور کرنے کے بغیر پستان کبھی بھی اپنی نارمل حالت میں نہیں آ سکتے۔

پستان کا بڑا ہونا (Hypertropy of Mammae): خواتین کے پستان عمر و جسم کے لحاظ سے اگر حد سے بڑھ جائیں تو پستان بڑھ جاتے ہیں۔ اگر دبلی پتلی کم عمر و کم

کے پستان زیادہ بڑے ہو جاتے ہیں جو کہ غیر موزوں نظر آتے ہیں۔ عموماً ایسا چوٹ لگنے کے بعد، خون حیض کی زیادتی، سن یاس اور خون حیض کے دوران، بریسٹ نپل کی سوزش وغیرہ یا حد سے زیادہ جنسی خواہش بھی پستان کے بڑا ہونے کا سبب ہے۔

ڈاکٹر کینٹ کی ریپرٹری کی صفحہ 835 پر مندرجہ ذیل Rubric ہیں۔

پستان کا بڑا ہونا۔

(1) Hypetrophy- Mammae (k.p 835)

Carb-an, Cham, Con, Iod, graph, Phyt, Phos. Puls, Ruta, Sep Sil, Sulph, Thui

(2) Hypertrophy- Right (K.p 835)

پستان کے بڑا ہونا۔ دائیں طرف کا۔

Arn, Con, Phyt, Vip.

(3) Hypertrophy- Left (K.P 835).

پستان کا بڑا ہونا۔ بائیں طرف کا۔

Sil.

(4) Hypertrophy- Abscess- After (K.P 835)

پھوڑا ہونے کے بعد پستان کا بڑا ہونا۔

Con, Graph.

(5) Hypertrophy- Menses before (k.p 835)

خون حیض سے قبل۔ پستانوں کا بڑا ہونا۔

Con, Lac-c, Sang.

بروقت علاج کیجئے: پستانوں کے بڑے یا کم ہونے کی صورت میں کوئی کریم استعمال نہ کریں۔ (ڈاکٹر قمر تبسم)

پستان کی رسولیاں: رسولیاں کی دو بڑی اقسام ہیں۔

سادہ رسولی (Benign Cyst)

خبیث رسولی (Malignent Cyst of Tumour)

سادہ رسولی (Benign Cyst)

ایسی رسولی جو پستان کے اندر تو موجود ہو لیکن نقصان نہ دے یا بہت کم دے سادہ رسولی یا Benign Cyst کہلاتی ہے۔ پستانوں میں اس طرح رسولیاں موجود ہیں تو اسے فائبروسسٹک (Fibrocystic Disease) کا نام دیا جاتا ہے۔ نارمل پستان کی ساخت Texture میں گلٹی نما ابھار موجود ہو تو پستان کو کہہ سکتے ہیں کہ رسولیاں سادی ہیں۔ فائبروسسٹک عارضہ یعنی ایسی رسولی دار ساختیں جن کے متوازی عمل کے طور پر نسیجی ریشوں کی غیر نارمل بھرمار آن موجود ہوں۔

خبیث رسولی Malignant Cyst of Tumor

ایسی رسولیاں جو پستان کے اندر موجود ہونے کے ساتھ پستان کے اندر نقصان دینے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہوں کیونکہ یہ رسولیاں جڑ دار ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کو خبیث رسولیاں (Malignant Cyst) کہتے ہیں۔ پستان میں سوزش ورم کا عارضہ عموماً کینسر کا سبب بن سکتا ہے اور خبیث رسولیاں نہایت خطرناک ثابت ہوتی ہیں۔

ادویات (Medicines): سادہ رسولیوں کے لئے اہم ادویات: کونیم، کلکیر یا فلور، فاسفورس۔ (چھوٹی طاقتوں میں)۔

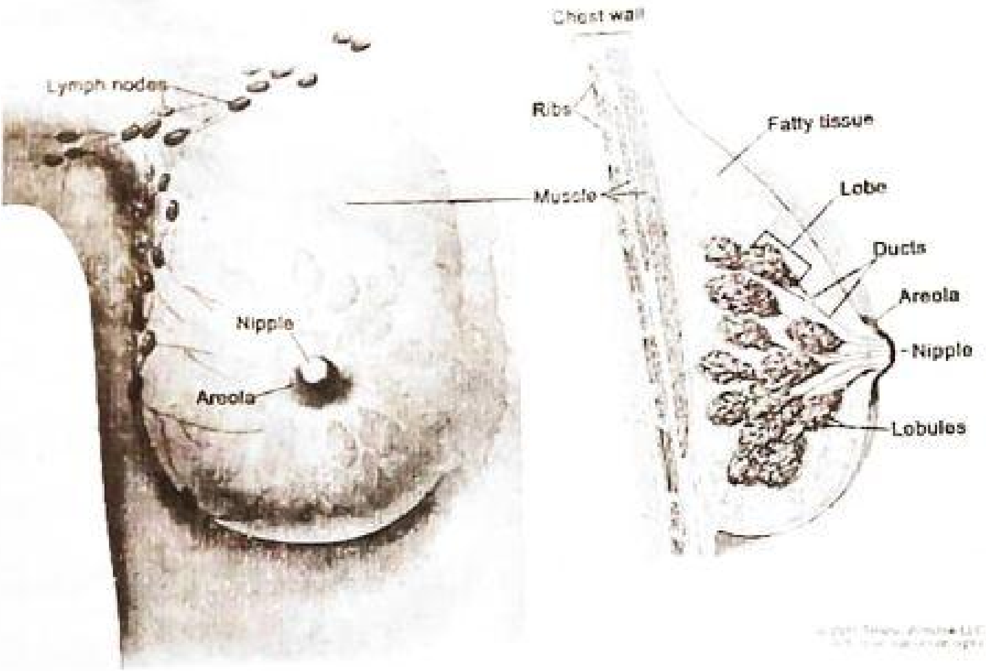
خبیث رسولیوں کے لئے اہم ادویات: کونیم۔ کلکیر یا فلور۔ نیٹرم میور۔ (اعلیٰ طاقتوں میں)۔

(iv) پستان کا کینسر (Cancer of Breast)

اگر چھاتی میں مستقل درد ہوتا رہے تو اپنے بریسٹ کا چیک اپ کروانا چاہئے کہ آیا پستان کا کینسر تو نہیں ہوگا۔ لیکن یاد رکھیئے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر درد، یا چھاتی کی نپل کا پھٹنا، درد ہونا وغیرہ پستان کا کینسر ہی ہو۔ لہٰذا یہ چیک اپ کے بعد ہی ممکن ہے۔

چھاتی کے درد کی اصل وجوہات تو بے شمار ہیں۔

پیتھالوجی کی رو سے چھاتی میں مستقل درد کا رہنا کسی بیماری کی نشاندہی کرتا ہے۔



بریسٹ کینسر

چھاتی کا ایسا پھوڑا یا ایسا درد ایسی سوزش جو ٹھیک ہونے میں نہ آئے بریسٹ کینسر کہلاتا ہے۔ چھاتی میں کینسر ہو جائے تو بذریعہ آپریشن چھاتی نکال دی جاتی ہے۔

امراض پستان ... سے زائد گٹھلیاں ہونا، چھاتی کی چوٹ کا لگنا، چھاتی کی ٹی بی، چھاتی میں گٹھلی یا دو

چوٹ کا لگنا

خارش، چھاتی کا درد کی شدت ہلکی یا بروقت محسوس ہونے والا درد ہو سکتی ہے۔

چھاتی کے کینسر کی تشخیص کے لئے ایک خاص ایکسرے ہوتا ہے جسے میموگرافی (Mamo Graphy کہتے ہیں۔ جو کہ بیماری کی نشاندہی آسانی سے ہو جاتی ہے۔

کینسر کی تعریف

ایسا پھوڑا۔ یا ایسا درد، ایسی سوزش جو ٹھیک ہونے میں نہ آئے کینسر کہلاتا ہے۔ کینسر ایک پھیلنے والا مرض ہے۔ اگر چھاتی میں شروع سے جبکہ کینسر کی نشاندہی کی گئی ہو تو بذریعہ آپریشن نکال دیا جاتا ہے لیکن ڈاکٹر برنٹ کے یہ الفاظ کتنے سنہری ہیں۔

سیب کے درخت سے سیب اتارنے سے کیا سیب پھل دینا بند کر دے گا۔ یقیناً نہیں اگر کینسر کی تشخیص بروقت ہو جائے تو ہومیو پیتھک میں اللہ کے فضل و کرم سے مکمل علاج ہے۔ اگر ایلو پیتھک طریقہ علاج اپنایا جائے تو پھر متاثرہ حصہ کو بذریعہ آپریشن کرا کے نکال دینے سے باقی حصہ بچ سکتا ہے۔ چھاتی کے جسم سے الگ ہو جانے کے بعد جو خلا پیدا ہوتا ہے۔ اس کو نئے سرے سے چھاتی لگا دی جاتی ہے جسے Prosthesis کہتے ہیں۔

بریسٹ کینسر کی مزید وجوہات: عام وجوہات

- ☆ چوٹ لگنا
- ☆ غیر فطری فعل (یعنی حد سے زیادہ غیر محرم مردوں سے مباشرت)
- ☆ دودھ نہ پلانا
- ☆ ٹی بی
- ☆ چھاتی میں گٹھلیاں

سر پستان، گھنڈیاں Nipples

پستان کی گھنڈیوں میں شگاف	گریفائٹس	30
گھنڈیوں کی نوکیں اندر کی طرف گھسی ہوئی۔	سارسا پریلا	30
پستان اور گھنڈیاں زخمی اور دردناک، پستان برف کے	ہیپر سلف / سیڈ ورم	200

مانند ٹھنڈے خصوصاً سر پستان۔

سر پستان میں شدید درد کہ چھوا بھی نہ جا سکے۔	اوسمیم کین	4
دودھ پلانے والی مستورات کے پستانوں میں شگاف	رٹنہیا	30
سر پستان میں خارش	پٹرولیم	200
سر پستان میں شگاف اور جلن دار درد، چھونے سے ذکی الحسی	گریفائٹس	30
سر پستان میں شدید درد اور ورم، شگاف اور زخمی۔	فلینڈریم	30
گھنڈیوں سے درد شروع ہو کر کندھوں تک پہنچے۔	کروٹن ٹگ	30
گھنڈیوں میں پھوڑے کا سا درد اور گہرے شگاف۔	کلکیریا کارب	30
گھنڈیوں میں پھوڑے کا سا درد اور گہرے جن میں جلن اور خون۔	سلفر	30

پستانوں کی تکلیفیں

Diseases of Breast

Abscess دنبل

ابتداء میں سختی شروع ہونے پر برائی اونیا 30 کا استعمال بالکل کافی ہوتا ہے۔ اگر برائی اونیا پورا کام نہ کر سکے اور پک جانے کا اندیشہ ہو تو۔ فائی ٹولاکا 200

اگر دنبل پک جائے اور ذکی الحسی ہو تو	ہیپر سلفر	200-30
پستانوں کی ناسوری کیفیت کے لئے۔	سلیشیا	200-30
سردی لگ جانے سے یا سرد موسم میں پستانوں میں درد اور گلٹیاں	فائی ٹولاکا	30

دودھ پلانے کے زمانے کی خرابیاں

(Disorders of Lactation)

دوران حمل کی تکلیفات کا اثر والدہ کے دودھ پر ہوتا ہے کہ دودھ میں نشوونما کی کمی ہو جاتی ہے۔ اس لئے بچہ پوری طرح نشوونما نہ ملنے سے تکلیف اٹھاتا ہے کیونکہ بچے کو اس دودھ میں پوری غذائیت نہیں ملتی نتیجہ کمزوری ہوتا ہے۔

سر پستانوں (گھنڈیوں) کا پک جانا

یا ان میں درد (Sore Nipples)

دودھ پلانے کیلئے ہمیشہ والدہ کو تیار رہنا چاہیے اور اس بات کی احتیاط کرنی چاہیے کہ دوران حمل پستانوں کی گھنڈیاں نہ تو درد کریں نہ پھٹیں اور نہ پکیں۔ ان حالات کے لئے عموماً دوائیں گریفائٹس، لائیکوپوڈیم، پٹرولیم، پلسا ٹیلا، سلیسیا، سیپیا سلفر ہوتی ہیں۔ دوران حمل میں ان دواؤں کے استعمال سے دودھ پلانے کے وقت کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی اور اگر دودھ پلانے کے زمانہ میں تکلیف ہو یعنی پستان درد کریں، پک جائیں تو مفصلہ ذیل دواؤں میں سے کوئی دوا بالمثل ہوگی۔

اگریکس: اگر مریضہ کی گھنڈیاں پھٹ جاتی ہوں یا ان میں بوائیاں آ جاتی ہوں۔ جلن خارش ہوتی ہو اور سرخی ہوتی ہو یا اگر گھنڈیوں میں بے حد سرخی اور جلن و خارش ہو۔

آرنیکا: جب پہلی دفعہ بچہ کو دودھ پلانے سے گھنڈیوں میں پھوڑے کا سا چوٹ کا سا درد ہو، یہ دوا عموماً اس وقت کام آتی ہے جب پہلی دفعہ بچے کے چھاتیوں سے لگانے سے درد پیدا ہو جائے۔

کلکیر یا کارب: گھنڈی پر زخم ہو جائے جس میں سے مواد نکلے، یہ دوا عموماً کلکیر یا کی طبعی مریضاؤں کے لئے مفید ہے۔

کیمو ملا: گھنڈیوں میں ورم اور درد، مریضہ بچے کو دودھ پلانے کے وقت کا درد برداشت نہیں کر سکتی اور چڑچڑاہٹ اور بے صبری۔

کیسٹرا کوئی: ان حالتوں میں جبکہ ابتداء میں اس تکلیف کی پروا نہ کی گئی ہو اور جہاں گھنڈیوں میں زخم ہو چکے ہوں۔ گھنڈیاں اس طرح لٹک جائیں جیسے مسے کے چھوٹے ٹکڑے۔

کروٹن ٹگ: ہر بار جب بچہ دودھ کھینچتا ہے تو درد اسی طرف کندھے میں جائے جو تیز سوزش پیدا کرنے والا ہے۔ گھنڈیوں کو ہاتھ لگانے سے بہت درد ہو لیکن سب سے زیادہ تکلیف اس درد کی ہو جو کندھوں کو جائے۔

گریفائٹس: گاڑھی شہد کی سی رطوبت کھرنڈ کی طرح سے جم جائے اور دودھ پلانے سے اتر جائے اور دودھ پلا چکنے کے بعد پھر وہی کھرنڈ بن جائے اور پھر دودھ پلاتے وقت اتر جائے وغیرہ وغیرہ۔

لائیکوپوڈیم: گھنڈیوں سے بہت خون بہے اور بہت درد کریں چنانچہ گھنڈیوں کے راستے بچہ اس قدر خون پی جائے کہ جب قے کرے تو خون کی ہو، لائیکوپوڈیم ایسی حالت میں فوراً زخموں کو درست کر دیتا ہے اور پھر خون گھنڈیوں سے نہیں نکلتا۔

مرکیوریس: گھنڈی پھوڑے کا سا درد کرے اور پکی معلوم ہو، مسوڑھوں میں ذکی الحس اور دانتوں میں درد، حلق کے غدود بڑھ جائیں یا مرکری کی دیگر علامات پیدا ہو جائیں۔

فاسفورس: گھنڈیاں گرم ہوں اور درد کریں، معدے میں خالی پن کا احساس اور کمزوری، کمر کے نیچے گردوں کے مقام میں حدت۔

فائی ٹولاکا: گھنڈیاں پھٹ جائیں اور حد سے زیادہ درد کریں جب بچہ دودھ سے پیے تو بعض وقت والدہ کو تشنجی کیفیت پیدا ہو جائے یا درد بازوؤں اور ٹانگوں میں تمام جسم میں جائے۔

پلساٹیلا: متحمل مزاج، منکسر المزاج عورتوں کے لئے جو ہر وقت آنسو ڈبڈبائے رہیں یا جو ہر دفعہ دودھ پلاتے وقت روئیں، دودھ پلانے سے درد سینہ میں، گردن میں اور پیٹھ کے نیچے کمر میں جائے اور اکثر اپنی کیفیت تبدیل کیا کرے۔

سیپیا: گھنڈیوں کی جڑ میں شگاف یا گھنڈیوں کی جڑیں پھٹ جائیں، گہرے شگاف، پھوڑے کا سا درد۔

سلیسیا: گھنڈیوں میں بہت جلد زخم پڑ جائیں اور ان میں بہت درد اور ذکی الحس ہو۔ دودھ پلاتے وقت درد جو پیٹھ کی طرف جائے۔

سلفر: دودھ پلا چکنے کے بعد گھنڈیوں میں جلن اور درد، گھنڈیاں جڑ میں پھٹ جائیں اور ان میں سے خون نکلے۔

فلینڈ رینیم: دودھ پلاتے وقت درد دودھ کی نالیوں میں جائے۔

یہ والدہ کا قدرتی اور اخلاقی فرض ہے کہ اپنے بچے کو اپنا دودھ پلائے۔ وضع حمل کے بعد ہر دفعہ دودھ پلانے سے رحم میں سکڑن پیدا ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ رحم اپنی جگہ پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ والدہ کی اپنی صحت بچہ کو دودھ پلانے سے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ لیکن وہ والدائیں جو صحت کے خراب ہونے کی وجہ سے بچے کو دودھ نہیں پلا سکتیں یا دودھ پلانے کے قابل ہی نہیں ان کو اوپر کے دودھ سے پالنا چاہیے۔

دودھ کی غیر معمولی تراوش

بعض حالتوں میں ایسا ہوتا ہے کہ دودھ زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ یہ والدہ کے نظام کی ابتری کا باعث ہوتا ہے۔ دودھ کی زیادتی کے ہوتے ہوئے یہ ضروری نہیں کہ دودھ عمدہ ہو یا دودھ کی غذائیت کافی ہو بلکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ دودھ کی مقدار تو بڑھی ہوتی ہے لیکن اس میں غذائیت کی کمی ہوتی ہے جس کی وجہ سے بچہ عموماً بیمار رہتا ہے اور دودھ کو بچہ عموماً پسند نہیں کرتا ہے ایسی حالت میں یہ ضروری ہے کہ اس ابتری کو دور کیا جائے۔

مندرجہ ذیل ادویہ اس ابتری کو رفع کرنے کے لئے کافی ہوں گی:

اکونائٹ: اس دوا کا استعمال تب کرنا چاہئے جب جلد گرم خشک ہو، بے حد پیاس، بے چینی اور بے حوصلگی، ناامیدی، چھاتیاں سخت اور گانٹھ دار۔

ایتھوزا: بچہ دودھ کافی مقدار میں پیتا ہے پھر کافی مقدار میں یہاں تک قے کرتا ہے کہ تھک جاتا ہے لیکن جونہی کچھ طاقت آتی ہے پھر دودھ پینے کے لئے چلاتا ہے۔ بچہ کے پاخانے قبض یا ڈھیلے ہوتے ہیں، بچہ بہت روتا ہے۔ والدہ کی صحت ٹھیک نہیں ہوتی، نقاہت بہت پتلا اور پانی کا سا ہوتا ہے۔ وہ اعصابی ہوتی ہے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا، دودھ موافق نہیں آتا، شکم پھولا ہوا ایسے حالات میں ایتھوزا ماں اور بچہ دونوں کو دینا چاہئے۔

اگنس کاسٹس: والدہ بہت غمگین عموماً یہی کہتی ہے کہ وہ مر جائے گی، دودھ کی تراوش بہت کم۔

بیلاڈونا: چھاتیاں بھاری محسوس ہوں، سخت اور سرخ ہوں۔ ان پر سرخی کی لکیریں دوڑتی دکھائی دیں، چہرے پر تمتماہٹ، آنکھیں سرخ، نبض بھری ہوئی اور سخت غنودگی، چبکن والے دردسر، شور اور روشنی سے ذکی الحسی، تکلیفات ٹھنڈ لگنے سے پیدا ہوں۔

بورکس: دودھ بہت گاڑھا اور بدمزہ، کھینچنے کے بعد فوراً دہی کی طرح پھٹکیاں بن جائیں، صبح کے وقت متلی جیسے حمل میں ہوں۔

برائی اونیا: چھاتیاں بھری جیسے پتھر ہو، پیلی لیکن سخت، منہ اور ہونٹ خشک، قبض، پاخانہ خشک اور جلا ہوا، ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے دردسر، بیٹھنے پر متلی اور غشی سے۔

کلکیریا کارب: دودھ مقدار میں کم، چھاتیاں تنی ہوئی، مریضہ ٹھنڈی ہوا سے ذکی الحسی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مریضہ کی قوت حیات میں دودھ لانے کی طاقت نہیں رہی، دموی مزاج مستورات۔

کاربو اینملس: چھاتیوں میں درد، گلٹیاں، دودھ پلانے سے چھاتیوں میں سوئیاں چبھنے کے سے درد، جس کی وجہ سے تنفس رک کے، مریضہ چھاتیوں کا چھوا جانا یا ہاتھ لگانا برداشت نہ کر سکتی ہو، دودھ پتلا اور نمکین سا، مریضہ کھانا کھاتے کھاتے رک جائے۔

کاسٹیکم: زیادہ محنت راتوں کو جاگنا اور پریشانی کی وجہ سے دودھ بالکل غائب ہو جائے۔ عموماً نازک اندام، خوبصورت، پیلے چہرے والی مستورات کے لئے مفید ہے۔ معدے میں چونا جلنے کا احساس۔

کیمومِلا: چھاتیاں ذکی الحس، گھنڈیاں متورم اور پھولی ہوئی، بے چین، خیال کرے کہ وہ اپنی تکلیفات کو برداشت نہیں کر سکتی۔ گھبرائی ہوئی، سہمی ہوئی بے خوف اور چڑچڑی خصوصاً جبکہ تکلیفات غصہ کے دورے سے پیدا ہوئی ہوں۔

چائنا: مریضہ وضع حمل کے دوران سیلان خون کی زیادتی یا نفاس کی زیادتی کی وجہ سے بہت کمزور ہو، ہر دوسرے دن بدتر محسوس کرے۔ شکم میں بھراؤ کا احساس دودھ مقدار میں کم پتلا۔ پانی کا سا۔

سنا: معدے میں نوچن کا احساس جیسے بھوک سے ہو جو مسلسل بنا رہے، ناک میں کھجلی اچھی طرح سو نہ سکے، چڑچڑی اور لڑاکی جس کی جلد تشفی نہ کی جا سکے۔

کروٹن ٹگ: چھاتیاں متورم بھی ہو سکتی ہیں اور نہیں بھی لیکن ہر وقت جب بچہ چھاتی کو چوسے، گھنڈی سے کندھے کی ہڈی تک درد جو نہایت پریشان کن اور ناقابل برداشت ہو، چھاتیوں کی سختی اور ورم کے لئے بھی یہ ایک نہایت عجیب دوا ہے۔

ڈلکامارہ: دودھ کی تراوش بند ہو جائے کیونکہ مریضہ کو ٹھنڈ لگ گئی ہے۔ جس کا اثر خاص طور پر چھاتیوں میں ہوا ہے۔ پستان متورم، بے درد کے اوران پر خارش۔

کالی بائیکرام: دودھ جب چھاتیوں سے بہے تو ایسا دکھائی دے جیسے وہ تاروں اور پانی کا بنا ہوا ہے۔

لیکیسس: دودھ پتلا اور نیلگوں جن کو بچہ پینے سے انکار کر دے۔ مریضہ صبح اٹھنے پر غمگین اور غیر تسلی یافتہ ہوتی ہے اور تمام دن افسردگی اور ناخوشی میں گزارتی ہے۔ یہ سب تکلیف کسی لمبی دماغی خرابی سے پیدا ہوتی ہے۔

مرکیوریس: یہ دوا خصوصاً اس حالت میں مفید ہے جب آتشک کی کچھ لاگ نظام میں موجود ہو، چھاتیاں سخت اور متورم اور ان کے اندر چھیلن اور پھوڑے کے سے درد کا احساس، تھوک کی زیادتی،

مسوڑھوں میں زخم اور خون بہے نیز مرکری کی دیگر علامات اس دوا کے چناؤ میں بہترین مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

نکس وامیکا: یہ دوا خصوصاً ان مستورات کے لئے مفید ہے جو عادتاً چٹپٹی مصالحہ دار مرغن غذائیں اور بیر شراب وغیرہ کی عادی ہوں یا جن میں غذا کی غلطی کی وجہ سے یہ خرابی پیدا ہوئی ہو، قبض اور نفاس کی حالت میں ابتری۔

پلساٹیلا: چھاتیاں بے حد متورم اور بائی کے درد جو سینہ کے اعضاء کندھے گردن بغلوں اور پاؤں میں جائیں، مریضہ کو خفیف سی حرارت آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی بغیر پیاس کے ٹھنڈے کمرہ میں بہت محسوس کرے، دودھ پتلا اور پانی کا سا اور اس میں سے دودھ کے اصلی اجزاء بالکل غائب ہوں۔ صبح کے وقت منہ میں بڑا ذائقہ، مرغن اور چربیلی غذائیں موافق نہ آئیں۔ مریضہ ٹھنڈی تازہ ہوا کی خواہش کرے۔ گرم بند کمرہ مریضہ کو برا محسوس ہو۔

ریوم: کھٹی بو والے دست، درد شکم کے ساتھ پاخانہ کے دوران کپکپی، دودھ اسی قسم کے دست بچے میں پیدا کرے، دودھ پینے کے فوراً بعد ہی بچہ کو پتلا پاخانہ ہو جس سے کھٹی بو آئے۔ جس کے ساتھ درد شکم ہو۔

رسٹاکس: چھاتیوں میں دردناک تناؤ اور سرخ دھاریاں، جس کے ساتھ تمام جسم میں بائی کی حالت، جوڑوں میں اکڑن پہلی حرکت دردناک اور اکڑن کے ساتھ ہو لیکن مریضہ بعد میں آسانی سے چل سکے، مریضہ ایک وضع میں بہت دیر تک نہیں لیٹ سکتی، اسے بار بار آرام حاصل کرنے کے لئے کروٹ بدلنی پڑتی ہے۔

سیپیا: نرم اور ذکی الحس جلد والی مریضائیں تمتماہٹ کے دورے، فم معدہ میں کمزوری اور درد کا احساس، ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے، مریضہ غذا کی خوشبو سے پریشان ہو جائے۔

سلیسیا: بچہ چھاتی کو منہ لگائے یا دودھ پینے کے فوراً بعد قے کر دے، پہلے چھاتی کو منہ لگانے سے انکار کر دے پھر دودھ پینا شروع کرے۔ جس کے بعد قے ہو اور بچہ جیسے کہ اسے بڑھنا چاہئے نہ بڑھے۔ والدہ عموماً صحت ور نہیں ہوتی ہے۔ اس میں سلیسیا کا قبض اور دیگر علامات پائی جاتی ہیں۔

زنکم: مریضہ میں کپکپاہٹ خصوصاً پاؤں میں جن کو وہ ساکن نہیں رکھ سکتیں۔

دودھ کا نہ ہونا یا دودھ کی کمی: جب والدہ میں بچہ کو دودھ پلانے کے لئے کافی مقدار دودھ کی نہیں

ہوتی تو اس کی وجہ سے والدہ کے نظام کی کوئی ابتری ہوا کرتی ہے اور ٹھیک ہومیو پیتھک دوا ایسی حالت کو تبدیل کر دیتی ہے جس سے دودھ کی مقدار قدرتی ہو جاتی ہے۔ (Porter) یا بچوقسم کی دیگر نشیلی ادویات سے دودھ کا بڑھانا، ماں اور بچہ ہر دو کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس لئے والدہ کا مزاجی علاج ایسی حالتوں میں اس کے نظام کو بھی ٹھیک کر دیتا ہے۔ جس سے دودھ کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔ جہاں دودھ میں کمی ہو وہاں مندرجہ ذیل ادویہ مفید ہوں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ اگلی سرخی کی ادویہ کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔

اکونائٹ: چھاتیوں میں اجتماع خون جلن دار گرمی سخت اور تناؤ، دودھ کے نہ ہونے یا کمی کے ساتھ پریشانی اور بے چینی۔

اگنس کاسٹس: عام طور پر مفید ہے۔ خصوصاً جب ناامیدی اور غمگینی، رہنما کن علامات موجود ہوں۔

اسافوٹیڈا: جہاں بے حد ذکی الحسی ہو۔ وریدیں غیر قدرتی طور پر پھولی ہوئی ہوں، کم وبیش استعمال ہوتی ہے۔

بیلاڈونا: چھاتیاں لبی اور بھاری معلوم ہوں، دردسر آنکھوں میں سرخی مریضہ اچھی طرح نہ سو سکے، آدھی سوتی اور جاگتی ہو۔

برائی اونیا: خشک پھٹے ہوئے ہونٹ خشک منہ قبض، پاخانہ جلا ہوا، بھوک ندارد کھانے کے بعد متلی۔

کلکیریا کارب: دموی مزاج مستورات، سرد مزاج جن کے حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ رہے ہوں اور عموماً لیکوریا کی شکار ہوں۔

کاسٹیکم: جہاں بینائی کے جاتے رہنے کا خدشہ ساتھ موجود ہو۔ کانوں میں شوروغل اور ٹیکن پریشانی اور غمگینی، مریضہ عموماً راتوں کو جاگنے یا تفکرات کی عادی ہوں۔

کیموملا: چھاتیاں سخت، چھونے سے ذکی الحس اور ان میں کھینچنے والی درد ہوں۔ لڑاکی غیر مہذب اور دوسروں کو برا بھلا کہے۔

چائنا: جہاں رطوبات زندگی خصوصاً خون یا دست یا سیلان رحم وغیرہ کے ضائع ہو جانے سے کمزوری ہو، کندھوں کے درمیان شدید درد۔

کافیا: بے خوابی اور شدید اعصابی اکساہٹ۔

ڈلکامارہ: خصوصاً جب ٹھنڈی مرطوب ہوا کے لگنے سے دودھ کی تراوش رک گئی ہو۔ دودھ مقدار میں کمی، جلد ٹھنڈک سے ذکی الحس اور ٹھنڈ لگنے سے جلد پر دانے پڑ جائیں۔

مرک سال: دودھ مقدار میں کم، مسوڑھوں میں زخم اور خون بہے، غدود پھولے ہوئے وغیرہ۔

فاسفورک ایسڈ: دودھ مقدار میں کم کمزوری اور دماغی طور پر لاپرواہی سی۔

پلساٹیلا: حلیم الطبع منکسر اج، رونے کی رغبت والی مستورات جو ظاہراً طور پر صحت اور معلوم ہوں، دودھ مقدار میں کم، اس دوا کو ایسے حالات میں عموماً استعمال کرنا چاہئے۔

رسٹاکس: بھوک بالکل ندارد، دماغی خرابیاں، خودکشی کے خیالات نفاس بہت عرصہ تک جاری رہے، ٹانگوں میں ناطاقتی۔

سیکیل کار: ایسی مستورات جو سیلان کی وجہ سے بے حد تھک گئی ہوں۔ دبلی پتلی سوء المزاج مستورات، چھاتیاں قدرتی طور پر دودھ سے نہیں بھرتیں، چھاتیوں میں ڈنگ لگنے کے سے درد۔

سلفر: حدت کے دورے، کمزوری اور غشی کے دورے، چاند پر حدت، پاؤں ٹھنڈے 11 بجے قبل دوپہر دھوپ، کلیجہ بیٹھنے کا احساس، مریضہ کھانے کا انتظار نہ کر سکے وغیرہ وغیرہ۔

اگر دودھ مقدار میں زیادہ ہو لیکن اس کے باوجود بھی بچہ کی نشوونما ٹھیک نہ ہو تو ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ ماں میں ہو یا بچہ میں۔ ایسے حالات میں ماں کو کلکیریا، چائنا، سنا، مرکیورلیس یا سلفر یا بچہ کو کلکیریا، سلیشیا، برٹا کارب، بورکس یا دیگر ادویہ جن کی علامات آپ کو بچہ یا والدہ میں مل سکیں، منتخب کر کے دینا چاہئے۔

دودھ کا بہنا اور زیادہ وقت تک دودھ پلانا

ایسے حالات میں جہاں دودھ کا سیلان مسلسل ہو۔ جس کی وجہ سے متواتر چھاتیاں بھیگی رہیں۔ ٹھیک ہومیوپیتھک دوا کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ذیل میں چند ایک ادویہ اس مقصد کیلئے دی گئی ہیں لیکن معالج کو انہی پر اکتفا نہ کرنا چاہئے بلکہ میٹریا میڈیکا کی دیکھ بھال سے اور ادویہ بھی ایسی صورت میں مفید مل سکتی ہیں۔ دودھ پلانا ایک قدرتی فعل ہے اور خاص خاص طاقتوں کے زیر اثر بہت سی مستورات عموماً دودھ پلانے ہی کے زمانے میں کلی طور پر صحت مند رہتی ہیں۔ بہت سی تو یقیناً ایسی بھی ہیں جو دودھ پلانے کے سوا کبھی صحت مند نہیں رہتیں۔ اس کے زیر اثر آلات ہضم میں چستی آجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے بھوک میں تیزی اور ہاضمہ کی قوت بھی عام طور ہو جاتی ہے۔ غذا کی تبدیلی کا اثر بہت تیز ہوتا ہے اور چاہئیے کی زیادتی دودھ کو بڑھاتی ہے۔ جہاں



دودھ کا بہنا اور زیادہ وقت تک دودھ پلانا

ایسے حالات میں جہاں دودھ کا سیلان مسلسل ہو۔ جس کی وجہ سے متواتر چھاتیاں بھیگی رہیں۔ ٹھیک ہومیوپیتھک دوا کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔

ضرورت سے زیادہ خون بن جاتا ہے تو نظام آہستہ آہستہ تھک جاتا ہے اور کمزور طبیعتوں میں تو دودھ کے کم مقدار میں بننے سے بھی نظام تھک کر جلد ہی ہو جاتا ہے۔ دودھ کا بہ زیادہ بننا مقدم الذکر حالت میں قوت حیات کی زیادتی سے ہوتا ہے جبکہ موخر الذکر حالت میں قدرتی تکلیفات کا سامنا کرتے ہوئے بھی دودھ کی طراوت میں زیادتی کو برقرار رکھتی ہے۔

لیکن ایسے بھی کیس دیکھنے میں ملتے ہیں جن میں دودھ کی طراوش میں زیادتی بھی دودھ میں کمی یا دودھ کے کم بننے کی طرح اندرون نظام کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ دودھ کی تراوت میں زیادتی یا دوسرے الفاظ میں غیر ضروری طور پر پلاتے رہنا۔ (جس کا مطلب قریب قریب وہی ہے یعنی ضرورت سے بغیر دودھ پلاتے رہنا بھی دودھ کی زیادتی کے ضمن میں آ جاتا ہے) پاگل پن پیدا ہو جاتا ہے۔ ذیل کا اقتباس جو ڈاکٹر ٹیلر اسمتھ کی کتاب سے لیا گیا ہے۔ ناظرین کی خدمت میں اس دودھ کی زیادتی سے پیدا شدہ خطرناک اثرات کو سمجھانے کے لئے دیا جاتا ہے تا کہ ناظرین ابتدائی علامات سے اس خطرے سے محفوظ ہو سکیں۔

پاگل پن کے تمام کیس جو بغیر ضرورت کے دودھ پلانے یا دیگر وجوہات سے پیدا ہوتے ہیں۔ حقیقی پاگل پن سے ملتے جلتے ہیں کیونکہ ہر دو میں پاگل پن آہستہ آہستہ نمودار ہوتا ہے۔ دودھ پلانے والی عورتیں جب قوت سامعہ یا قوت باصرہ سردرد وغیرہ کی شکایت کریں تو یا تو ان کی غذا میں نشو و نما والی اشیاء کی زیادتی کر دینا چاہئے یا بچے کا دودھ فوراً چھڑا دینا چاہئے۔ جہاں پاگل پن کی ذرا سی بھی رغبت ہو جہاں تک ممکن ہو والدہ کو بچوں کو دودھ پلانے سے روک دینا چاہئے۔ اس طرح کی تمام مریضاؤں کا پاگل پن کمزوری پر مبنی ہوتا ہے۔ یہ عموماً ایسے وقتوں میں واقع ہوتا ہے۔ جب حمل اور دودھ پلانے کا زمانہ ساتھ ساتھ جاری رہے۔

ایسی مستورات میں ان سب بیماریوں کی بھی رغبت ہوتی ہے جن میں حقیقی دیوانگی اور خودکشی کی رغبت پائی جاتی ہے۔ مجھے ایک ایسی مریضہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا جس کے دس بچے ہوئے تھے۔ جن کو مدت تک دودھ پلانے کی وجہ سے اس کا دماغ خراب ہو گیا اور اس قسم کی دیوانگی دودھ پلانے کے کئی ماہ کے ختم ہونے کے ہفتوں یا مہینوں کے بعد شروع ہوتی ہے۔ اس قسم کی دیوانگی کو روکنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ علامات ہوتے ہی یا ظاہر ہونے کے آثار شروع ہوں۔ دودھ کا کام بند کر دیا جائے۔

مندرجہ بالا بیان سے یہ اچھی طرح سے واضح ہوتا ہے کہ دودھ کی زیادتی یا ناجائز طور پر دودھ کا پلاتے رہنا نظام جسم اور دماغ کے اندر ہیبت ناک اور خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ وہ کون سی علامات ہیں جن سے یہ ظاہر ہو کہ والدہ پر دودھ پلانے کا اثر ہو رہا ہے۔ ان علامتوں کو مختصراً اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔

فم معدہ میں خالی پن کا احساس، ڈوبنے اور کمزوری کا احساس جو بہت دیر تک قائم رہے اور کھانے کے فوراً بعد ہی پھر پیدا ہو جائے۔ عام تھکاوٹ اور کمزوری نیند کے بعد طبیعت میں فرحت نہ ہو، رانوں میں کھنچن اور درد اور ٹانگیں ٹھنڈی ذرا سا زینہ چڑھنے سے سانس میں تنگی اور پھلاوٹ اور اگر یہ حالت بڑھتی جائے اور اس کو نہ روکا جائے تو دردسر، چکر، کانوں میں آوازیں، بازوؤں اور ٹانگوں کا سن ہو جانا، بینائی میں خرابی، حافظہ میں کمی، چڑچڑاپن اور مایوسی، پیاس، زبان میں خشکی رات کے پسینوں کے ساتھ شروع ہو جاتی ہیں۔ پھیپھڑوں کی دق بھی ہو سکتی ہے۔ اس طرح سے خون کی کمی، لیکوریا، ہاتھوں، پاؤں اور چہرے میں استسقائی کیفیت اور مختلف قسم کے اعصابی درد کی بھی نمود ہو سکتی ہے۔ ان تکلیفوں کے ساتھ دماغ، پھیپھڑوں اور رحم میں عضوی تبدیلیاں بھی شامل کی جا سکتی ہیں۔ یہ تکلیفات جو ناجائز طور پر دودھ پلاتے رہنے سے وقوع میں آسکتی ہیں۔ (از ڈاکٹر لیڈھم)

ان حالات میں سب سے بہتر علاج ہومیوپیتھک بالمثل دوا کا دینا ہے جو قریب قریب ان تمام شکایات کو جلد جلد رفع کر دیتی ہے۔

دودھ کی زیادہ تراوش یعنی دودھ کے حد سے زیادہ آنے میں بیلاڈونا، برائی اونیا، بورکس، چائنا، کلکیریا کارب، کونیم، فاسفورس، پلساٹیلا، رسٹاکس، سٹرامونیم دوائیں ہوا کرتی ہیں۔

دودھ پلانے کی وجہ سے معدے میں اینٹھن کے لئے کاربوایج ملس، کاربوج، چائنا یا فاسفورس کی ضرورت ہوتی ہے۔

فم معدہ میں خالی پن کے احساس دودھ پلانے کی وجہ سے کاربوایج ملس، سیپیا، اگنیشیا اور اولنڈر میں پائے جاتے ہیں۔



Breast Pain
Mastitis
Breast Swelling

چھاتیوں کا ورم/سوجن

ورم پستان کے اوپر والے حصے میں خصوصاً سیاہ حلقے کو ماؤف کرسکتا ہے اور اس میں زہرباد کی سی حالت ہوسکتی ہے۔ دودھ پلانے والی عورتوں کے ایک دو پستانوں میں ورم نمودار ہوسکتا ہے اور اسکے بعد وہ پک بھی سکتے ہیں۔

پستانوں کا سوجنا

پستانوں میں ورم (Mastitis)

دودھ پلانے والی مستورات کے ایک دو پستانوں میں ورم نمودار ہو سکتا ہے اور اس کے بعد وہ پک بھی سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تکلیف در حقیقت طبعی خراب سے پیدا ہوتی ہے یا جہاں ایک بار پیدا ہو جاتی ہے تو بار بار عادتاً یہ نمودار ہوتی ہے اور اس لئے ایسی مستورات اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلا سکتیں یا دودھ پلانے کے زمانے میں ہمیشہ پریشان رہتی ہیں۔

ورم پستان کے اوپر والے حصے میں خصوصاً سیاہ حلقے کو ماؤف کر سکتا ہے اور اس میں زہر بادکی سی حالت ہو سکتی ہے۔ یا یہ ورم پستانوں کے علاوہ مادہ میں گہرا واقع ہو سکتا ہے یا ورم پستانوں کے غدودوں میں ہو سکتا ہے۔ بعض کیس ہمیں ایسے بھی ملتے ہیں جن میں ورم تمام کی تمام پستان کی بناوٹ کو گھیر لیتا ہے اور پستان محض ایک گوشت کا لوتھڑا دکھائی دیتا ہے کئی دفعہ وریدیں پستان میں بکھر جاتی ہیں اور دردبھری گانٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے پستانوں کے غدود ایک تکلیف کی آماجگاہ بن جاتے ہیں۔

معالجین کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ان ورموں کی یا ان تکلیفوں کی وجوہات کیا ہیں اور کس طرح یہ تکلیفات پیدا ہوتی ہیں کیونکہ فرض کیجئے کہ اگر پستان سردی لگ جانے کی وجہ سے سوج گیا ہے جبکہ دودھ پلانے کا ابتدائی زمانہ ہے تو تمام کے تمام پستان میں ایک ورم ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے دودھ کی پیدائش اور اس کا اجزاء نالیوں کے متورم ہو جانے سے بہت کچھ خراب ہو جاتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ پستان کی تکلیف میں طبعی خرابی اور طبعی کیفیت بہت حد تک ذمہ دار ہوتی ہے۔ تاہم ظاہراً اور موجودہ علامات کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ طبعی اور مزاجی خرابیوں کو روکنے کے لئے ایک آدھ خوراک انٹی سورک دوا کی دینا از بس لازمی ہوتا ہے۔

جب دودھ کی تراوش حد سے زیادہ ہوتی ہے اور چاہے بچہ کی کمزوری کی وجہ سے یا بچہ نہ ہونے کی وجہ سے یا گھنڈیوں کے سوراخ بند ہو جانے کی وجہ سے ہو تو دودھ کافی طور پر نہیں کھنچتا۔ ایسی حالت میں جہاں تک ممکن ہو سکے، دودھ عارضی اور مصنوعی طریقہ سے کھینچ کر پستانوں کو خالی کر دینا چاہئے۔ بعض اوقات پستانوں کو خالی کرانے کے لئے دوسرے بچوں کو یا کتے کے پلوں کو

دودھ پلانا پڑتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ پستانوں کو خالی کر دیا جائے تا کہ ان کے اندر ورم اور سوجن بڑھنے نہ پائے۔ اس کے بعد ٹھیک بالمثال دوا دینی چاہئے تا کہ جتنا ممکن ہو سکے تکلیف رفع ہو یا رکاوٹ دور ہو۔

اکونائٹ: جب ٹھنڈی خشک ہوا کے لگنے سے پستانوں میں تحریک پیدا ہوئی ہو یا بخار ہو، ڈر، پریشانی، بے چینی، ٹھنڈے پانی کی پیاس وغیرہ ایسی حالتوں میں موجود ہوتی ہے۔

بیلاڈونا: جب پستان بھاری معلوم ہوں، پستان کے درمیان سے چاروں طرف دھاریاں جاتی ہوئی معلوم ہوں۔ پستان چھونے سے گرم معلوم ہوں۔

برائی اونیا: پستانوں میں پتھر جیسا بھاری پن پستان سخت اور درد کریں لیکن سرخ نہ ہوں۔ مریضہ پہلی دفعہ اٹھ کر بیٹھنے پر متلی محسوس کرے اور کھڑے ہونے پر اس سے زیادہ متلی کا احساس ہو۔ ہونٹ کھرکھرے، خشک، پیاس اور قبض، پاخانہ خشک جیسے جلا ہوا ہو۔ مریضہ حرکت سے بدتر محسوس کرے۔ اس لئے چپ چاپ پڑی رہے۔

کاربوانیملس: پستانوں میں تیر لگنے کے سے درد جس کی وجہ سے تنفس میں رکاوٹ ہو دبانے سے تکلیف بڑھ جائے۔ مریضہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے۔ دودھ پلانے سے مریضہ محسوس کرے کہ اس کا آخری سانس ہے۔

کیلکس: یہ دوا عموماً خنازیری مزاج کی مستورات کے لئے مفید ہے۔ جہاں ٹھنڈی ہوا سے حد درجہ کی ذکی الحسی ہو۔ پستانوں میں ورم اور ان کا پک جانا سینہ میں بھراؤ یا ابھار کے احساس کے ساتھ۔

گریفائٹس: ان تمام حالتوں میں جہاں گھنڈیوں کے گرد اس قدر شگاف اور زخم ہوں کہ دودھ بالکل نہ نکل سکے۔ یہ دوا اونچی طاقت میں دودھ کے سیلان کو جاری کر دیتی ہے اور ہونے والے دنبل کے خدشہ کو مٹا دیتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فائی ٹولاکا میں بھی طاقت موجود ہے۔

کونیم: پستانوں میں گو مڑ چیرنے والے دردوں کے ساتھ جس کی زیادتی رات کے وقت ہو۔ پستانوں کے غدود حد سے زیادہ ذکی الحس، داہنی طرف کے پستانوں میں سختی جس کو چھونے سے درد ہو اور رات کے وقت سوئیاں چبھیں، بائیں پستانوں میں سوئیاں چبھنے کے درد۔

ہیپر سلفر: جب پستانوں کا پک جانا رک نہ سکے۔ ایسی حالت میں اس دوائی کی ایک خوراک اونچی طاقت میں دینی چاہئے اور نتیجہ کا انتظار کرنا چاہئے۔ یہ یاد رہے کہ ہیپر میں حد درجہ کی ذکی الحسی اور درد ہوتا ہے۔

لیکیسس: جب پستانوں کا رنگ نیلگوں یا ارغوانی ہو اور مریضہ کو رات کے وقت جاڑہ اور دن کے وقت گرمی کی تمتماہٹ ہو۔

مرک سال: پستان میں سختی والا ورم پھوڑے کے سے درد کے ساتھ دودھ اچھا نہ ہو۔ اسی لئے بچہ دودھ کو منہ نہ لگائے، مسوڑھوں کی خرابی اور مرکری کی دوسری علامات۔

فاسفورس: پستانوں میں ورم یہاں تک کہ زخموں کا خدشہ ہو۔ سوئیاں چبھنے کے سے یا کاٹنے والے دردوں کے ساتھ یہ یاد رہے کہ جب ناسور ہوتا ہے تو اس کا رنگ نیلا ہوتا ہے۔

فائی ٹولاکا: خصوصاً اس وقت جبکہ سختی آغاز مرض سے ہی ہو۔ گھنڈیاں یا پستان حد سے زیادہ ذکی الحسی جن میں کم وبیش درد ہو اگر سیلان پک بھی جائے جب بھی مندرجہ صدر علامات ہوتی ہیں۔

سلیسیا: پستانوں میں ڈنبل جن میں اس بات کا خدشہ ہو کر پک جائیں گے۔ اگر یہ دوا وقت پر دے دی جائے تو تمام کی تمام تکلیف رفع ہو جاتی ہے اگر یہ دوا کچھ دیر میں پہنچے تو یقیناً پستان پک جاتے ہیں۔ پستانوں میں چٹکن، ذکی الحسی اور بوجھ، یہ دوا ایسے وقت میں بھی پستانوں کے تباہ ہونے کو روک دیتی ہے۔ یہ یاد رہے کہ ان حالتوں میں کبھی گرم پلٹس یا گرم چیز نہ لگانا چاہئے کیونکہ ان گرم اشیاء سے سب کا خون مقام ماؤف میں جمع ہوتا ہے جس کی وجہ سے پستان کے غدود ماؤف ہو کر ہمیشہ کے لئے تباہ ہو جاتے ہیں اگر بالشل دوا کو کام کرنے کا موقع دیا جائے تو یقیناً ایک یا دو اونچی طاقت کی خوراکیں تمام تکالیف کو قدرتی طور پر رفع کر دیتی ہے اگر ناسور پیدا ہو جائے اور رطوبت یا مواد پتلا پانی کا سا گاڑھا اور متعفن ہو تو بھی یہ دوا اس قسم کی تکلیف کو رفع کر دیتی ہے۔

سلفر: گھنڈیوں سے چاروں طرف ورم جاتا معلوم ہوتا ہے، حد سے زیادہ پک جانے یا پکنے کی رغبت، دن کے پہلے حصہ میں سردی اور دوسرے حصہ میں گرمی اور تمتماہٹ یہ دوران پستانوں کے لئے بھی مفید ہے۔ جن میں پرانے زخم ہوں یا ایسی جگہ موجود ہوں جو چھونے سے درد کرے، پستان گرم معلوم ہوں۔

کروٹن ٹگ: جب دودھ پلانے سے درد، پستانوں سے نکل کر پیٹھ میں جائے۔ پھوڑے کا سا کھینچنے والا شدید درد۔

کالی کارب: دودھ کے سیلان سے چٹکن اور سوئیاں چبھنے کے سے درد۔

رسٹاکس: سرخی، مریضہ کو چلنا پڑے یا ہر بار وقت بدلنی پڑے۔

دودھ چھڑانے کے متعلق چند ہدایات

اگر والدہ کی صحت قائم رہے تو اس وقت تک دودھ نہ چھڑانا چاہئے جب تک کہ بچہ دوسری غذائیں کھانا نہ شروع کر دے یا ان کا عادی نہ ہو جائے۔ اگر ماں کی صحت اس قدر اچھی نہیں ہے کہ بچہ کو دودھ پلایا جا سکے تو بچہ کو چھ مہینے کی عمر سے مختلف غذاؤں پر رکھنا سکھانا چاہئے۔ اس طرح سے بچہ دوسری چیزوں کا عادی ہوتا جائے گا اور اس طرح کسی قدر ماں کا دودھ بھی ملتا رہے گا۔ بچہ کی پیدائش کے دوسرے دن ہی ماں کا اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے کہ بچہ کو اپنی چھاتی پر سلانے کا عادی نہ کرنا چاہئے کیونکہ اگر ایسا ہوا تو بچہ ماں کے سو جانے کی حالت میں دودھ پیتا رہے گا۔ مندرجہ ذیل وقفوں میں حتی الامکان بچہ کا دودھ نہ چھڑانا چاہئے۔

1- جب بچے کے نچلے دو دانت نکل رہے ہوں یہ دانت عموماً چھٹے یا ساتویں مہینے تک نکلتے ہیں اور ان کا وقفہ عموماً پندرہ دن ہوتا ہے۔ اس کے بعد چار سے چھ ہفتہ تک بچہ کے اور کوئی دانت نہیں نکلتا۔

2- اوپر کے اگلے دو دانت، یہ دانت عموماً چھٹے سے دسویں مہینے تک نکلتے ہیں اور اس کے بعد کچھ وقفہ پھر ملتا ہے۔

3- بارہویں سے چودھویں مہینے میں۔

ان وقفوں کے نزدیک بچے کا دودھ نہ چھڑانا چاہئے کیونکہ بچے کی جسمانی اور دماغی صحت پر بہت بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ جس زمانہ میں بچے کے دانت نہ نکل رہے ہوں اس زمانہ میں بچہ کا دودھ چھڑانا بچہ کی صحت پر کوئی اثر نہیں کرتا۔

خون بہنا۔(Bleeding)

لائیکو پوڈیم (Lycopodium): چھاتیوں میں خون بچہ اتنی مقدار میں پی لے کہ جب قے کرے تو خون کی ہی ہو۔ پستانوں سے کون اور پانی کا اخراج جلدی سے خون ہے۔

ہیمامیلس (Hammamelis): شدید درد کے ساتھ خون

سیپیا: خون بہے پیپ کا بھی امکان ہو۔

کینسر۔ (Cancer)

پستانوں کا حجم بڑھ جانا۔ (Hypertrophy)

(دیکھئے رسولیاں)

فائیٹولاکا (Phyitolacca): پستان بڑھ جائیں۔ بھرے ہوئے کہ جیسے حاملہ پن کے۔

فریگیا ویسکا (Fragria Vesca): یہ پستانوں کے حجم کو کم کر دیتا ہے اور دودھ کو سکھا دیتا ہے۔

کونیم (Conium): تمام بڑھوتری یا حصے کی بڑھوتری۔

چمافیلا (Chimaphila): یہ دوائی پستانوں کا بڑھ جانا یا کم ہو جانا دونوں کو ٹھیک کرتی ہے۔

سوزش (Inflammation)

برائی اونیا (Bryonia): دودھ کے جم جانے یا کسی اور وجہ سے پستانوں کی سوزش۔

بیلاڈونا (Balladonna): جب حصے سرخ اور گرم ہوں۔

مرکیورس (Mercurius): جب بیلاڈونا اور برائی اونیا ناکام ہو جائیں۔

بیلس پر (Bellis Per): چوٹ یا کچلے کے بعد جب سوزش اور سختی قائم رہے۔

کونیم (Conium): سوزش کی سختی کی نتیجے سے مضبوط، سخت اور بڑے ہو جائیں۔ یا پستان میں سوئیاں سی چبھن سوزش اور سختی کے ساتھ۔

فائیٹولاکا (Phitolacca): جب پستان زیادہ تکلیف کے ساتھ پتھر کی طرح سخت ہوں۔ پستانوں میں سوزش اور پیپ پڑ جانا۔ پستانوں میں دکھن اور ڈنگ جیسے۔

دودھ (Milk)

کلکیریا کارب (Calcarea Carb): دودھ بڑھانے کے لئے۔

لیک ویک ڈیفلو (Lac Vace Defl): دودھ کم کرنے کے لئے۔

چوئنینتھس (Choinanthus): دودھ کو روکنے کے لئے۔

سیبل سیر (Sabal Serr): دودھ کی پیدائش بڑھانے کے لئے۔

لیکٹوسا وائروسا (Lactusa Virosa): دودھ پلانے والی عورتوں میں دودھ بڑھانا اور کنواریوں میں بھی۔

سٹکٹا فاس (Sticta Phos): کم دودھ یہ دودھ کی مقدار کو بڑھا دیتی ہے جبکہ دودھ دب گیا ہو جیسے دودھ کی کمی کا رونا روئے۔

بوریکس (Brax): دودھ بہت گاڑھا اس کا ذائقہ برا۔ یہ بات والدہ کو بچہ کو دودھ پلانے سے روکتی ہے۔ یہ دوائی حمل کے دوران دی جانی چاہئے تا کہ پیدائش کے بعد دودھ موزوں اور ذائقہ دار ہو جائے۔ بچہ برے ذائقہ کی وجہ سے چھاتیوں کو منہ میں لینا پسند نہ کرے۔

آرٹیکا یورینس (urtica Ur): چھاتیوں کی سوزش کے ساتھ دودھ کم اترے۔ جو عورتیں دودھ چھڑانا چاہیں۔ ان کا دودھ سکھا دیتا ہے۔

پلساٹیلا (Pulsatilla): دودھ کو روکنے کے لئے ان ماؤں میں جو اپنے بچوں کا دودھ چھڑانا چاہیں۔ یہ دودھ چھڑانے کے فوراً بعد دی جانی چاہئے۔ اگر یہ صدمے افاقہ نہ دے یا آسانی پیدا نہ کر سکے تو کلکیریا کارب دی جانی چاہئے۔ یہ دودھ کو دباتے اور سوجی ہوئی چھاتیوں اور درد کو روکنے کے لئے مفید ہے۔

اسافوٹیڈا (Asafoetida): دودھ بڑھانے کے لئے اس کی قسم اچھی کرنے کے لئے۔ پستان دودھ سے تنے ہوئے حمل کے بغیر بھی۔

لیسی تھین (Laceithin): دودھ بڑھانے والی شاندار دوائی ہے۔ یہ دودھ زیادہ تقویت دینے والا اور مقدار میں زیادہ ہو۔

مرکیوریس (Mercurius): حیض کی بجائے پستانوں میں دودھ۔ لڑکیوں میں بھی چھاتیوں میں دودھ ہو سکتا ہے کے لئے مفید ہے۔ غیر شادی شدہ۔

لڑکیوں کی چھاتیوں میں دودھ

کلکیریا فاس (Calcarea Phos): بچہ دودھ پینے سے انکار کر دے کیونکہ دودھ نمکین ذائقہ کا ہو۔

فائٹولاکا (Phytolacca): چھاتیوں کی سوزش جب دودھ تاردار ہو اور نپل سے نیچے لٹکے۔ جما ہوا دودھ۔ دودھ کم، گاڑھا غیر صحت مند اور جلد خشک ہو۔ پانی کی طرح کا خونی اخراج جو برسوں جاری رہے۔ بچے کو دودھ چھڑانے کے بعد اس دوائی سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

بیوفو (Bufo): جب دودھ خونی ہو۔

آرم سلف (Aurum Sulph): پستانوں کی سوزش کے ساتھ دودھ دب جائے یا بالکل نہ رہے۔

لیک کینی نم (Lac Can): دودھ کو سکھانے کے لئے جب وہ بہت کثرت سے ہو۔

سیکل کار (Secale Cor): بچہ کی پیدائش کے بعد دودھ دب جائے یا ظاہری ہی نہ ہو یعنی نہ اترے۔

اگنس کاسٹس (Anus Castus): دودھ کی کمی ٹھیک ہونے کی امید نہ ہو جب اس ذہنی کیفیت کے بعد زچگی پر دودھ ظاہر نہ ہو۔

کیمومیلا (Chmomilla): جب غصے کے دورے کی وجہ سے دودھ دب جائے۔

الفلفا (Alfalfa): دودھ پلانے والی عورتوں میں دودھ کی مقدار کو بڑھاتی ہے۔ 5 سے 10 قطرے مدر ٹنکچر دن میں چار بار دی جائے۔

سر پستان۔ بھٹنی۔ نپل (Nipples)

فائٹولاکا (Phytolacca): بھٹنیاں دکھیں اور پستانوں میں پھوڑے کا رجحان۔ بھٹنیاں اندر کو دھنس جائیں بچوں کو دودھ پلاتے وقت شدید درد۔ بھٹنیاں پھٹی ہوئی یا چری ہوئی۔ بھٹنیاں حساس دکھیں اور چیرے آئے ہوئے۔ دودھ پلانے پر زیادتی ہو۔

سارسپریلا (Sarsaparilla): بھٹنیاں سکڑی ہوئیں درد والے حیض کے ہمراہ۔ اسہال۔ قے اور غشی کے دورے۔ بھٹنیاں چھوٹی مرجھائی ہوئی اور غیر جوش پذیر ہوں۔ یعنی جذبات برانگیختہ نہ ہوں۔

کیسٹر اکوی (Castor Equi): بھٹنیاں دکھیں۔ چربی ہوئی اور پھٹی ہوئی۔ شدید حساس چھوا جانا برداشت نہ کر سکیں۔

ہائیڈراسٹس (Hydrastis): دودھ پلانے والی عورتوں میں پستانوں پر خراش۔ بھٹنیاں اندر کو دھنسی ہوئیں۔

گریفائٹس (Graphites): کھا جانے والی چھالے یا پھوڑے یا ناسور جن سے چپکنے والا مادہ خارج وقت اتارا جائے۔ لیکن دوبارہ ہو جائے۔ بھٹنیاں دودھ پلانے سے چرھ جائیں یا پھٹ جائیں۔

کاسٹیکم (Causticum): پھنسیاں جن کے گرد داد ہوں۔

کاربوانی میلس (Carbo Ani): بھٹنیوں پر گومڑ سخت اور مرغیوں کے انڈے کے برابر ہوں۔

کروٹن ٹگ (Croton Tig): بھٹنیوں سے درد کمر تک جائے، بچوں کو دودھ پلاتے وقت۔ بھٹنیوں کا درد کی وجہ سے کھنچاؤ جیسے کہ رسی سے کھینچا جا رہا ہو۔

سلیشیا (Silicea): سارے جسم اور بھٹنیوں میں دودھ پلاتے وقت درد۔

فلینڈریم (Phellandrium): دوران دودھ پلانے کے نا قابل برداشت درد ہو۔

بوریکس (Borax): جب دودھ پلائے تو مخالف بھٹنی میں درد ہو۔

رٹہنیا (Ratanhia): بھٹنیاں دودھ پلانے سے پھٹ جائیں اور چر جائیں۔

☆......☆......☆......☆

پستانوں کے امراض

ورم پستان، پستان میں پھوڑا Mammary Abscess, Mastitis

پستانوں سے دودھ نہ نکلنے پر وہ تن جاتے ہیں، عورت کے جلے اندر کو دھنس جاتے ہیں، بچہ دودھ نہیں پی سکتا، تناؤ بڑھ جانے پر پستان کی سوزش اور التہاب، شدید درد، بخار اور ورم وغیرہ جیسی علامات پیدا ہو جاتی ہیں اور دودھ نہ نکلنے پر پیپ پیدا ہو کر پھوڑا بن جاتا ہے، چھاتی پر زور سے ہاتھ یا چوٹ لگ جانے پر بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علاج:

☆ بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دیں۔

☆ گرم پانی میں بورک ایسڈ ڈال کر گرم گرم لوشن سے پستانوں کی ٹکور کریں۔

☆ کلورومائی سٹین Chloramphenicol (Chloromycetin) ایک کیپسول روزانہ ۲ بار کھانا پستان کے پیپ دار انفکشن اور ولادت کے بعد سیلان (Lochia) رک جانے سے پیدا ہونے والے ورم پستان میں مفید ہے۔

☆ Amclox ایمکلاکس Cloxacillin +Ampicillin 1 سے 2 کیپسول دن میں 4 بار کھانے سے آدھا گھنٹہ پہلے دیں. خصوصی فائدے کے لئے 500 ملی گرام والے 1 سے 2 وائلیں کا کافی واٹر فار انجکشن میں اچھی طرح ملا کر کولہے کے گہرے عضلے میں روزانہ انجکشن لگائیں۔

توجہ! پنی سیلین سے حساس افراد اور انفکشن والے ایک نواتی کثرت خلیات ابیض میں اس کا استعمال نہ کریں۔

☆ اینٹرو مائی سٹین Chloramphenicol (Enteromycetin) ایک کیپسول یا سیرپ 5 سے 10 ملی لیٹر دن میں 4 بار دیں۔

- ☆ ٹیرامائی سین Oxytetracycline (Terramycin) ایک کیپسول 250 ملی گرام والا دن میں تین بار دیں۔
- ☆ سوگینرل Piroxicam (Suganril) ایک دو ٹکیہ 1-2 بار روزانہ کھلائیں۔
- ☆ رفائنڈ کیسٹر آئل کو گرم کر کے اس میں کافور (Camphor) ملا کر، اس سے مالش کریں۔

حلمے (نپل) کے گھاؤ

Nipples Cracked

پستانوں کے حلمے صاف نہ کرنے پر دودھ اور میل کچیل جم کر گھاؤ یا خراش پیدا کر دیتا ہے۔ بچے کو دودھ پلانے کے بعد پستانوں کو گرم پانی سے صاف کر دینا چاہیے۔ گھاؤ ہو جانے پر بچے کو دودھ نہ پلائیں۔

علاج:

- ☆ ٹینک ایسڈ 4 ملی گرام کو 30 ملی لیٹر گلسرین میں ملا کر ایک یا دو بار لیپ کریں یا بورک گلسرین لگائیں یا بوروفیکس مرہم لگائیں۔
- ☆ نیوپرکینال Cinchocain (Nupecainal) مرہم کو نپل پر لگائیں۔
- ☆ بورولین (Borolin) مرہم نپل پر دن میں 3-4 بار لگائیں۔
- ☆ فوراسین Nitrofurazone (Furacin) مرہم نپل پر اور حلمے پر 2-3 بار لگائیں۔ ساتھ ہی سپٹران ایک ٹکیہ دن میں 3-4 بار پانی سے کھلائیں۔
- ☆ جنٹی سین ٹاپیکل کریم Genticin typical cream (Genticin) متاثرہ حلمے پر دن میں 3-4 بار لگائیں۔
- ☆ نیوسپورین انگ Polymixin B sulph + Neomycin +

Hydrocortisone(H-Neosporin) مرہم کو حلمے پر دن میں 3-2 بار لگائیں۔

☆ نیباسلف اسکن آئنٹمنٹ (oint.skinNebasulf) اسے متاثرہ حلمے پر دن میں 3-2 بار لگائیں۔

توجہ! دوا سے حساس مریضوں میں اس کا استعمال نہ کریں۔

☆ کامیلوسان Anti-infective(Camilosan) مرہم حلمے کے گھاؤ پر دن میں 3-2 بار لگائیں۔

☆ لیڈر مائی سین Demeclocycline(Ledermycin) مرہم کو متاثرہ پستان کے حلمے پر 3-2 بار لگائیں۔

☆ ٹٹراڈاکس Doxycycline(Tetradox) پہلے دن 2 کیپسول (200 ملی گرام) اور اس کے بعد ایک کیپسول (100 ملی گرام) یا سیرپ 10 ملی لیٹر روزانہ دیں۔

پستانوں میں دودھ کی زیادتی

کبھی کبھی ماں کے پستان میں دودھ کی اتنی زیادتی ہو جاتی ہے کہ بچہ دودھ نہیں پی سکتا، ایسی حالت میں دودھ کو کم کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

علاج:

☆ پستانوں پر بلاڈونا گلسرین لگائیں۔

☆ چھاتیوں پر چمپا کے پھول باندھیں. پروکٹینال Bromocriptine (Proctinal) 1 سے 2 ٹکیہ دن میں 3-2 بار غذا کے ساتھ دیں۔

☆ بریسٹ پمپ سے پستانوں سے تھوڑی دیر بعد دودھ نکالتے رہیں. ساتھ ہی ڈینوجن Danazol(Danogen) 100 سے 400 ملی گرام روزانہ دیں۔

آدمی (Esedrex) Hydrochlorthiazide اے سیڈریکس

☆ ایک ٹکیہ دن میں تین بار دیں۔

☆ سسٹانن 100 (Sustanon 100) ایک ملی لیٹر کا ہر 2-3 ہفتے بعد عضلاتی انجکشن لگائیں۔

پستانوں میں دودھ کی کمی

کبھی کبھی ماں کے پستانوں میں بچے کی پرورش کے لئے لازم دودھ نہیں آتا یا بہت کم دودھ آتا ہے۔ ایسی حالت میں ماں کو دودھ، مکھن، گوشت اور دوسری مقوی غذائیں کھلائیں۔ گرم اور خشک اشیاء نہ کھانے دیں۔ مسور کی دال کافی مقدار میں کھلائیں۔

علاج:

☆ اگر عورت کو تغذیاتی غذائیں جیسے دودھ، مکھن، ملائی، گندم کی دلیاں، سینویاں دودھ میں پکا کر کھلائیں اور بتولے کی کھیر وغیرہ زیادہ مقدار میں کھلائیں، رات کو بار بار بچے کو دودھ پلانے کی عادت نہیں ڈالنی چاہیے، تاکہ دودھ پلانے والی عورت کم سے کم 6 گھنٹے تک سو سکے۔ آرام کرنے سے ماں کا دودھ بڑھ جاتا ہے۔

☆ پستانوں پر کیسٹر آئل کی مالش کرتے رہیں اور ارنڈ کے پتے پستانوں پر باندھنے سے دودھ بڑھ جاتا ہے۔

☆ لیکٹونک (Lactonic) گرینولس دو چائے چمچہ بھر دن میں دو بار دیں۔

☆ عورت کے جسم میں لیکٹوجینک ہارمون کی کمی ہو جانے سے دودھ آنا کم ہو جاتا ہے۔ ساتھ ساتھ کافی مقدار میں مچھی مونگ پھلی کے دانے اور شتاور صبح شام کھلاتے رہیں۔

دودھ کا رک جانا یا جم جانا

بعض اوقات پستانوں میں دودھ بہت گاڑھا ہو کر رک جاتا ہے اور ملے (نپلز) کے باریک سوراخ سے نہیں نکل سکتا۔ زیادہ وقت تک پستان میں دودھ جم یا رک جانے سے دودھ سڑنے لگتا ہے۔ اس انفیکشن سے عورت کو بخار، پستانوں میں ورم اور بے چینی وغیرہ کی علامات پیدا ہوتی ہیں۔

علاج:

☆ عورت کو بستر پر لٹائے رکھیں۔ گرم پانی میں بورک ایسڈ ملا کر فلالین یا کسی صاف کپڑے کو اس میں بھگو کر دھیرے دھیرے حاشر پستان پر ٹکور کریں۔ سخت ہونے پر کپڑے کو نچوڑ کر گرم حالت میں پستان پر رکھ دیں۔ ٹکور سے دودھ پتلا ہونے پر بریسٹ پمپ سے نکال دیں۔

☆ بریسٹ پمپ سے دودھ نکال لینے کے بعد پستان کو پونچھ کر اکتھیول یلاڈونا پلاسٹر یا اکتھیول کریم لگائیں۔

دودھ کا بخار

پستانوں میں دودھ رک جانے اور دودھ سڑنے سے عورت کو بخار ہو جاتا ہے اور پستان میں ورم ہونے لگتا ہے۔ پستان میں کافی درد والی چبھن، اکڑن اور چھونے سے شدید تکلیف ہوتی ہے۔

علاج:

☆ بریسٹ پمپ سے اگر تھوڑا بھی دودھ نکل سکے تو نکال دیں۔ اگر دودھ نہ نکلے تو بھول کر بھی زبردستی دودھ نکالنے کی کوشش نہ کریں۔ پستان پر بورک ایسڈ ملے گرم پانی سے بار بار آہستہ آہستہ ٹکور کریں۔ اس کے بعد اسپنج کو اس بورک ملے گرم پانی میں بھگو کر قابل برداشت گرم اسپنج کو متورم پستان پر رکھیں۔ پھر اسی

طرح تکرار کریں۔ ایسا کرنے پر دودھ پتلا ہو جائے تو بریسٹ پمپ سے تھوڑا تھوڑا نکالنے کی کوشش کریں یا عورت کا اپنا لڑکا یا لڑکی یا شوہر منہ سے دودھ کو دھیرے دھیرے کھینچ کر پھینک دے اور منہ کو ضد جراثیم ڈائیلوشن سے صاف کر لے۔

دودھ نہ نکلے تو زبردستی نہ نکالیں۔

نوٹ!

☆ انٹرومائی سیٹین (Enteromycetin) 250 ملی گرام ایک کیپسول

☆ وائی سولون Prednisolone (Wysolone) 5 ملی گرام ایک ٹکیہ

☆ سیلن Vitamin C (Celin) 500 ملی گرام آدھی ٹکیہ

تینوں کو ملا کر ایسی ایک مقدار ہر 4 گھنٹے بعد کھلائیں۔ دافع تپ والتہاب ہے۔

☆ اومناٹاکس Cfotoxim (Omnatax) ایک وائل میں اچھی طرح واٹر فار انجکشن ملا کر روزانہ عضلاتی انجکشن لگائیں۔

☆ ایمکلاکس Ampicillin + Cloxacillin (Amclox) 500 ملی گرام کے ایک وائل کا روزانہ گہرے عضلے میں انجکشن لگائیں۔

☆ بسٹرے پین Procain penicillin + Penicillin G sod.+ Streptomycin (Bistrepen) آدھے سے ایک گرام جیسی ضرورت ہو ویسی مقدار میں روزانہ عضلاتی انجکشن لگائیں۔

☆ ۔ میکروپائرین۔ سی Aspirin + Caffein (C-Micropyrin) 2 سے 4 ٹکیہ 2-4 بار روزانہ کھانے کے بعد دیں۔

پستانوں کا پورا نہ ابھرنا

بعض کنواری لڑکیوں کی چھاتی اچھی طرح نہیں ابھرتی، جس کو مرض کہا جاتا ہے۔ قدرت کا نظام ہے کہ شادی ہو جانے کے پر ایسی لڑکیوں کی چھاتیاں اچھی طرح ابھر آتی ہیں۔ اگر شادی کے بعد بھی چھاتیوں میں ابھار نہ آئے تو علاج کرنا چاہیے۔

علاج:

☆ پلے سنٹریکس (Placentrex) placenta human of Ext. 2 ملی لیٹر کا عضلاتی انجکشن روزانہ یا تیسرے دن لگائیں. کل 15 سے 20 انجکشن لگائیں۔

☆ سینٹے وینی (Santevini) Calcium & B Vit. سیرپ 3 چھوٹے چمچے (15 ملی لیٹر) 2 بار روزانہ پلائیں۔

☆ نیو گیٹڈین الکور 15 سے 30 ملی لیٹر کھانے کے بعد یا پہلے روزانہ 2 بار دیں۔

☆ درخت بڑ کی داڑھی کے سرے پر جو سرخ اور زرد رنگ کے نرم و نازک ریشے ہوتے ہیں انہیں لے کر پانی میں پیس کر کے پستانوں پر لیپ کریں ایک ہفتہ تک روزانہ استعمال کرنے سے پستان سکڑ کر سخت ہو جائے گی۔

☆ کٹائی کی جڑ اور انار کی چھال کو پانی میں پیس کر کے چند روز پستان پر لیپ کریں اس سے پستان کا ڈھیلا پن جاتا رہیگا۔

☆ چھال انار دو چھٹانک، مازو ایک تولہ، دونوں کو آدھا سیر پانی میں جوش دے کر چھان لیں پھر اس میں تل کا تیل آدھا پاؤ ملا کر دوبارہ اتنا جوش دیں کہ پانی کا حصہ ختم ہو جائے۔ روغن کو حفاظت سے رکھ لیں اور چھاتیوں پر روزانہ ملیں اس سے پستان کا ڈھیلا پن جاتا رہے گا۔

☆ چھوئی موئی بوٹی (لاجونتی) کی جڑ کو پانی میں پیس کر پستانوں لگائیں اس سے پستان سکڑ جاتی ہے۔

☆ پتھریلی زمین کی مٹی کو باریک کر کے سرکہ میں ملا کر پستان پر لیپ کریں چند روز کے استعمال سے پستان کا ڈھیلا پن جاتا رہے گا اور سختی آجائے گی۔

......☆......

دودھ کی تراوش

قدرت کا کھیل اس معاملہ میں عجیب وغریب ہے۔ جب بچہ ابھی ماں کے شکم میں ہوتا ہے تو قدرت پستانوں کو بڑھا دیتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنا فعل کر رہے ہیں اور بچہ دنیا میں سانس لیتا ہے اور پہلی دفعہ ماں کے پستانوں سے لگتا ہے تو کم وبیش دودھ کا بخار شروع ہو جاتا ہے اور جھٹ پٹ تمام نظام میں ایک تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دودھ کی تراوش شروع ہو جاتی ہے۔

بعض مستورات کے بچہ پیدا ہونے کے قبل ہی دودھ دیکھا گیا ہے لیکن یہ دودھ اصل نہیں ہوتا کیونکہ اس کے اجزاء دودھ کے نہیں ہوتے مگر اصل دودھ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب بخار سے تحریک پیدا ہوتی ہے۔

دودھ کی مقدار مختلف مستورات میں مختلف ہوتی ہے۔ بعض عورتوں میں دودھ کم ہونے کے باوجود بھی دودھ زیادہ طاقت والا ہوتا ہے اور بعض میں دودھ کی زیادتی ہوتے ہوئے بھی دودھ میں نشوونما فراہم کرنے والے اجزاء کی کمی ہوتی ہے۔ قدرت کی طرف سے ہر عورت کو اتنا کافی دودھ ہوتا ہے کہ اپنے بچے کو اچھی طرح نشوونما دے سکے لیکن اگر دودھ میں نشوونما کی یہ طاقت موجود نہ ہو تو عورت کے نظام میں کوئی خرابی ہوتی ہے۔

ہر ماں کو بچہ پیدا ہونے کے بعد اپنے بچے کو دودھ پلانا چاہیے۔ ایک تو بچہ کا پیٹ بھرتا ہے اور دوسرے زچہ بہت سی آنے والی تکلیفوں سے بچ جاتی ہے۔

اگر بچہ رحم کے اندر مر جائے تو اس کے پیدا ہونے کے بعد قدرت کی طرف سے دودھ نہیں نکلتا اور جو کچھ بھی نکلتا ہے وہ اصل دودھ نہیں ہوتا۔

عام طور پر کھینچے بغیر پستانوں سے دودھ نہیں نکلا کرتا لیکن جب عورتوں کے بغیر کھینچے یا چوسے دودھ نکلتا رہے تو اس کا علاج کرنا چاہیے۔

زمانہ قدیم کی طب پر مخصوص و اصلی کتابیں

طب کی عظیم و قدیم کتابیں جو نوے (90) سال سے لیکر ایک سو بیس (120) پرانی اصلی جوں کی توں کتابیں اصل تحریر قدیم چھاپ قدیم رسم الخط۔ نہ کمپیوٹر کی غلطیوں کا مسئلہ نہ مجربات تحریر میں کوئی کمی۔ ابھی فون کریں اور گھر بیٹھے کتابیں منگوائیں۔

قرابادین اکمل اعظم حکیم اعظم خان قیمت 1200 روپے	قرابادین نجم الغنی حکیم نجم الغنی رام پوری قیمت 1500 روپے	قرابادین کبیر اول دوم یکجا حکیم کبیرالدین قیمت 1500 روپے
الاکسیر المعروف الاکسیر اعظم حکیم اعظم خان قیمت 1200 روپے	مخزن علاج بیاض جیلانی ڈاکٹر حکیم غلام جیلانی قیمت 1500 روپے	رموز اطبا اول دوم یکجا حکیم فیروز الدین قیمت 1500 روپے
مخزن حکمت اول دوم یکجا حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی قیمت 960 روپے	القانون اول دوم یکجا (عربی اردو) حکیم کبیرالدین...... بوعلی سینا قیمت 1350 روپے	رسائن شاستر وید کرشن دیال قیمت 900 روپے
خزان الادویہ 8 حصے یکجا علامہ حکیم نجم الغنی رام پوری قیمت: باتصویر 3000، بغیر تصویر 2500	کلیات نفیس اول دوم یکجا حکیم امین الدین قیمت 450 روپے	مفرح القلوب حکیم اکبر ارزانی قیمت 2500 روپے
طب اکبر حکیم اکبر ارزانی قیمت 600 روپے	معالجات شرح اسباب 4 حصے یکجا حکیم کبیرالدین (دو جلدوں میں) قیمت 960 روپے	کلیات الادویہ حکیم کبیرالدین قیمت 900 روپے
مجربات اعظم حکیم اعظم خان قیمت 250 روپے	تاریخ الاطبا حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی قیمت 1200 روپے	بیاض کھنڈرات وید جوگی سوامی داس قیمت 360 روپے

عثمان پبلی کیشنز

جلال دین وقف ہسپتال اردو بازار، لاہور فون: 042-37640094 موبائل 0311-41412906 - 0333-4275783

عثمان پبلی کیشنز کی مایہ ناز بکس



کرشماتِ کلونجی

مؤلف

نوید چوہدری

حکیم عبدالرحمٰن

موت کے سوا ہر مرض کا علاج کلونجی کرتی ہے لیکن کیسے کلونجی سے دوائے بنائی جائے ،کلونجی سے درست فائدہ اٹھانا اب آپ کے ہاتھ میں ہے۔

قیمت -/120 روپے



پتھریاں

حکیم عبدالرحمٰن

ڈاکٹر ظفر اقبال

تیز مرچ مصالحہ جات اور گندی چیزوں میں جتنے پتھر یعنی مٹی ،گند ہوتا ہے وہ اندر جا کر پتھری بن جاتا ہے ان سے نجات کیسے حاصل ہو ،آئیں علاج کریں۔

قیمت -/150 روپے



نبض اور تشخیص امراض

حکیم بوعلی سینا

حکیم عبدالرحمٰن

نبض اور تشخیص پر قدیم کتاب بوعلی سینا کی بہترین اور تشخیص یکجا موضوع کئی سال سے گم تھی اب ملی تو چھاپ دی ہے قدیم کتابوں کے شوق رکھنے والے حضرات ضرور دیکھیں۔

قیمت -/390 روپے



سلک مروارید

جنسی امراض

حکیم علاؤالدین قرشی

مترجم عبدالرحمٰن تھانوی

جنسی الجھنوں کے حل پر ایک مکمل جنسی کتاب جنسی بیماریوں کا بھرپور علاج، تشخیص علاج اسباب علامات کا ذکر با تصویر، جنسی بیماریوں کا حل مردانہ امراض پر ڈاکٹر بیماریوں کو کیسے درست کرتے ہیں۔

قیمت -/450 روپے

ملنے کا پتہ

عثمان پبلی کیشنز جلال دین ہسپتال چوک اردو بازار لاہور

Ph # 042-7640094 Mob # 0333-4275783